اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# الفضل قادیان

ہفتہ میں دوبار

ایڈیٹر:- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

رجسٹرڈ ایل

قیمت فی پرچہ ۱ر

قیمت سالانہ پیشگی

نمبر ۵۷ | مورخہ ۲۱ جنوری سنہ ۱۹۳۰ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۰ شعبان سنہ ۱۳۴۸ھ | جلد ۱۷




## مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ خطبہ جمعہ حضور نے خود پڑھا۔

۱۶ جنوری مدرسہ احمدیہ کے بعض طلباء اردگرد کے دیہات میں تبلیغ کے لئے گئے۔

۱۷ جنوری مذبح کے موقعہ کا ملاحظہ کرنے کے لئے کمشنر صاحب لاہور معہ ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور تشریف لائے۔ موقعہ پر بہت بڑی تعداد میں مسلمان جمع تھے۔ اردگرد کے دیہات کے سکھ اور ہندو بھی آئے ہوئے تھے۔ کمشنر صاحب نے دیہاتی نمبرداروں کو بلا کر ان سے گفتگو کی۔ پھر تھانہ کا معائنہ کرنے کے بعد ظفروال چلے گئے۔ جہاں کے تفصیلی حالات دوسری جگہ درج ہیں۔

بعد نماز جمعہ شیخ یعقوب علی صاحب نے طلباء مدرسہ احمدیہ کے لئے مدرسہ احمدیہ میں "نوجوان اور اسلامی روح" پر تقریر کی۔

# ندائے ایمان

## حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا تحریر فرمودہ تبلیغی اشتہار

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس سال تبلیغ احمدیت نہایت زور اور پوری پوری کوشش سے کرنے کے لئے تبلیغی اشتہارات کا سلسلہ بھی جاری فرمایا ہے۔ جس کا پہلا نمبر انشاء اللہ عنقریب چھپکر شائع ہو جائے گا۔ حضور کا منشاء ہے کہ یہ اشتہار کم از کم ایک لاکھ کی تعداد میں شائع ہو۔ اشتہار مطبع میں بھیجدیا گیا ہے۔ اور انشاء اللہ جلد تیار ہو جائیگا۔ جہاں جہاں احمدی احباب ہیں۔ وہاں انہیں اس اشتہار کی اشاعت کے لئے پوری پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ ایک ہزار اشتہار کی قیمت کا اندازہ پانچ روپے ہے۔ جو بہت معمولی ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ جس قدر اشتہارات وہ اپنے خرچ پر تقسیم کر سکیں۔ ان کے متعلق فوراً دعوت و تبلیغ قادیان کو اطلاع دیں۔ تاکہ مطلوبہ تعداد کے مطابق چھپوایا جائے۔ اور پھر اس کی اشاعت کے لئے ایسا مکمل انتظام کرنا چاہیئے۔ کہ ہندوستان کا کوئی گوشہ اور کوئی قریہ اس سے محروم نہ رہے۔ امید ہے۔ احباب جلد توجہ فرمائیں گے۔

اس بارے میں یہ بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ اشتہارات اس طرح نہ بانٹے جائیں۔ جس طرح عام اشتہارات گذرگاہوں یا مجمعوں میں بانٹے جاتے ہیں۔ بلکہ ایسے لوگوں میں تقسیم کئے جائیں۔ جو پڑھے لکھے ہوں۔ اور بات کو سمجھنے اور غور کرنے کی قابلیت رکھتے ہوں

# [حضر]ت خان عبداللہ خان صاحب کی آمین

## [ح]ضرت اُم المؤمنین رضی اللہ عنہا

(از جناب ذوالفقار علی خان صاحب گوہرؔ)

(۱)

کہاں تک شکر ہو تیرا خدایا
نواسی کو مری قرآں پڑھایا
زہے قسمت کہ یہ انعام پایا
ہنسایا ہم کو دشمن کو رلایا

خوشی کا دن مجھے تُو نے دکھایا
کلام پاک اپنا خود سکھایا
رہے اُس پر تری رحمت کا سایا
فسبحان الذی اوفی العطایا

(۲)

کرم تیرا ہے یہ تیرا ہے احساں
حصول علم کردے اس پہ آساں
خوشا قسمت ہمیں شاکر بنایا

کیا ہے آمنہ نے ختم قرآں
عطا کر اُس کو نور عقل و عرفاں
فسبحان الذی اوفی العطایا

(۳)

الٰہی دے اُسے توفیق و ہمت
کرے اسلام کی ہر وقت خدمت
تجھے پایا تو سب کچھ اُس نے پایا

پڑھے وہ شوق سے علم شریعت
مُسلط اُس پہ ہو تیری محبت
فسبحان الذی اوفی العطایا

(۴)

ہمارے دین و ایماں ہیں تیرے
ہزاروں سر پہ ہیں احسان تیرے
مری اولاد پر رکھ اپنا سایا

سر آنکھوں پر رہیں فرمان تیرے
وہی پھر لطف ہوں قربان تیرے
فسبحان الذی اوفی العطایا

(۵)

پھلے پھولے یہ باغ احمدیت
رہے اسلام کی قائم شریعت
ہمیں یہ گیت احمدؐ نے سکھایا

ملے دُنیا کو اس گھر سے ہدایت
چمکتا ہی رہے شمس صداقت
فسبحان الذی اوفی العطایا

(۶)

دعا ہے بخش دے ان سب کو پیارے
پڑے ہیں یاں تری اُلفت کے مارے
یہ سارا باغ ہے تُو نے لگایا

جو گرد و پیش ہیں سب ساتھی ہمارے
بنیں یہ سب کے سب روشن ستارے
فسبحان الذی اوفی العطایا

(۷)

الٰہی بخش دے خادم ہے تیرا
مصائب نے اسے آکر ہے گھیرا

یہ گوہرؔ بندۂ ناچار تیرا
لیا ہے غم نے اس کے گھر بسیرا

نجات جاودانی دے خدایا
فسبحان الذی اوفی العطایا

# ظفر وال میں کمشنر صاحب لاہور ڈویژن کی آمد

چونکہ سرکاری طور پر اعلان ہوا تھا کہ ۷ اجنوری کمشنر صاحب ظفروال آئینگے۔ اس لئے اذان کمیٹی امرتسر کے معزز اراکین یعنی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب غزنوی۔ عبداللہ خان صاحب بی۔ اے ڈاکٹر میاں محمد شریف صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس اور شیخ صادق حسن صاحب بیرسٹرایٹ لاء سابق ممبر لیجسلیٹو اسمبلی ۷ اجنوری وہاں پہنچ گئے۔ گورداسپور سے شیخ چراغ الدین صاحب وکیل اور مرزا عبدالحق صاحب احمدی وکیل آئے۔ اس کے علاوہ فیض اللہ چک سے بھی اکثر احمدی احباب وہاں پہنچ گئے۔ چار بجے کے قریب کمشنر صاحب اور ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع گورداسپور وہاں پہنچے۔ مسجد کا ملاحظہ کرنے کے بعد کمشنر صاحب نے کہا۔ اس میں تو کوئی شک و شبہ نہیں۔ کہ یہ مسجد ہے۔ سکھوں کا یہ دعوےٰ کہ گوردوارہ تھا۔ بالکل بے بنیاد ہے۔ اس کے بعد آپ نے میاں خیرالدین صاحب امام مسجد سے تمام ماجرا سنکر کہا۔ چونکہ تمہارے ہمسایہ سکھوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اسلئے بہتر ہے۔ کہ تم اذان کا خیال چھوڑ دو۔ شیخ صادق حسن صاحب نے کہا۔ اسطرح تو کل سکھ کہیں گے۔ نماز سے ہمیں تکلیف ہوتی ہے اسلئے نماز نہ پڑھو۔ مسلمانوں کے روٹی کھانے سے ہمیں تکلیف ہوتی ہے۔ اسلئے روٹی مت کھاؤ۔ کمشنر صاحب نے کہا نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔ صرف اذان کے لئے ہمارا یہ مشورہ ہے۔ اسیطرح آپ نے سکھوں کو بھی مشورہ دیا۔ کہ وہ مسلمانوں کو کوئی تکلیف نہ دیں۔ کمشنر صاحب نے کہا۔ میرے خیال میں باہر کے لوگ آکر معاملہ کو طول دیتے ہیں۔ شیخ صادق حسن صاحب نے کہا یہ درست نہیں۔ کمشنر صاحب نے کہا پھر آپ کیوں یہاں آئے۔ شیخ صاحب نے کہا۔ میں گزشتہ انتخابات میں اس علاقہ کا اسمبلی میں نمائندہ تھا۔ اور مجھے امید ہے اگلے انتخابات میں پھر کھڑا ہوں گا۔ اسلئے میرا حق ہے۔ کہ اپنے علاقہ کے حالات سے آگاہ رہوں۔ ڈاکٹر محمد شریف صاحب سے جب یہی سوال کیا گیا۔ تو انہوں نے کہا۔ یہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ یہاں آئے۔ اور اگر فیصلہ نہ ہوا۔ تو سب ہندوستان کے مسلمان یہاں آئیں گے۔ کمشنر صاحب نے کہا۔ آپ لوگوں کا داخلہ قانوناً روکا جاسکتا ہے۔ جس پر ڈاکٹر صاحب نے کہا۔ بے شک ایسا قانون ہے۔ لیکن ہم اس کی تعمیل کے لئے تیار نہیں۔ کمشنر صاحب نے کہا اگر یہاں کوئی فساد ہوا۔ تو اس کی ذمہ واری تم پر ہو گی۔ انہوں نے کہا۔ ہاں میں اس بات کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ کمشنر صاحب نے پوچھا۔ آپ کا نام کیا ہے۔ انہوں نے اپنا نام بتا دیا۔ کمشنر صاحب کو مرزا عبدالحق صاحب نے توجہ دلائی۔ کہ مسجد سے ملحقہ مکان کو سکھوں نے نقصان پہنچایا ہے۔ اور پرنالہ دکھایا جو ٹوٹا ہوا تھا۔ مگر آپ نے جواب دیا۔ کہ میں اس بات کو نہیں مانتا۔ اور اس کے بعد گھوڑوں پر سوار ہو کر چلدیئے۔ مسلمان واپس ہو رہے تھے۔ کہ تحصیلدار صاحب گورداسپور پنڈت اقبال نرائن آئے اور انہوں نے کہا۔ آپ لوگ پندرہ یوم تک یہاں اپنی سرگرمیاں ترک کر دیں۔ اور کوئی جتھہ وغیرہ نہ لائیں میں آپ سے حتمی وعدہ کرتا ہوں۔ کہ یکم فروری تک اذان کھل جائے گی۔ جس پر کہا گیا اس طرح کا وعدہ پہلے بعض دیگر افسروں نے بھی کیا تھا۔ اور اس طرح معاملہ کو کھٹائی میں ڈالکر کئی مہینوں کی تاخیر کردی لیکن بعد میں بنایا کچھ بھی نہیں۔ اس لئے ہم ان وعدوں پر اب اعتبار نہیں کر سکتے۔ لیکن تحصیلدار اور علاقہ کے سب انسپکٹر صاحب پولیس کے بے حد اصرار پر آخرکار یہ طے پایا۔ کہ پندرہ روز تک یہاں کوئی جتھہ وغیرہ نہ لایا جائے۔ اور دیکھا جائے۔ کہ تحصیلدار صاحب اور تھانیدار صاحب کہاں تک اپنے الفاظ کا پاس کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں کا حق انہیں دلاتے ہیں۔ یا نہیں۔ (رپورٹر الفضل)

## ایک ملازم کی ضرورت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۵۷ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ جنوری سنہ ۱۹۳۰ء | جلد ۱۷

# ویدک دھرم میں انقلاب عظیم

اگرچہ بانی آریہ سماج نے ویدک دھرم کے بہت سے احکام کو ناقابل عمل دیکھ کر اور ہندوؤں میں ان کے متعلق بیزاری محسوس کرتے ہوئے ان میں بہت کچھ تغیر و تبدل کر کے سمجھ لیا تھا۔ کہ ہندو اب مطمئن ہو جائیں گے۔ لیکن چونکہ وہ خود بے حد متعصب انسان تھے۔ اس لئے انہوں نے کوئی ایسی اصلاح گوارا نہ کی۔ جو انہیں خدا تعالےٰ کے اس دین کی صحیح معنوں میں خوشہ چین قرار دیتی۔ جسے انسانی فطرت کے عین مطابق ہونے کا فخر حاصل ہے۔ اور جس میں انسان کی ہر حالت اور ہر طبعی ضرورت کے متعلق صحیح طریق کار اور مفید احکام موجود ہیں۔

سوامی دیانند جی نے بت پرستی کے خلاف تو آواز اٹھائی۔ لوہے اور پتھر کے بتوں اور مختلف قسم کی مورتیوں کو توڑ پھوڑ کر پھینک دینے کی تلقین کرنے کی ضرورت تو سمجھی۔ اور اس طرح ہندوؤں کو ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کی پرستش سے باز رکھنے کی کوشش کی۔ لیکن باوجود اس کے صحیح معنوں میں خدا تعالےٰ کی وحدانیت نہ قائم کر سکے۔ کیونکہ انہوں نے پرمیشور کے ساتھ روح اور مادہ کو بھی ازلی ابدی قرار دے دیا۔

اسی طرح سوامی جی نے یہ تو ضروری سمجھا۔ کہ ہندو بیواؤں کو بغیر شادی نہیں بٹھا رکھنا چاہئے۔ اور اس کے شرمناک نتائج نے ان پر اثر تو کیا۔ لیکن اس کا علاج انہوں نے "نیوگ" کے نام سے ایسا گھناؤنا اور غیرت کش تجویز کیا۔ کہ ان کے پرجوش اور پر اخلاص پیرؤوں میں سے بھی آج تک کوئی علے الاعلان اس پر عمل کرنے کی جرأت نہیں کر سکا۔ اور بیوہ کی شادی کے متعلق ان کی صاف اور صریح ممانعت کے باوجود آریہ سماجیوں نے متعدد ایسی سوسائٹیاں بنا رکھی ہیں۔ جن کا کام ہی بدھواؤں کی شادی کرانا۔ اور ان کے لئے "ور" تلاش کرنا ہے۔

ان مثالوں سے ظاہر ہے۔ کہ سوامی دیانند جی نے ویدک دھرم میں اصلاح اور تبدیلی کی ضرورت تو محسوس کی۔ لیکن اپنی ناقابلیت اور تعصب کی وجہ سے جو اصلاح بھی کی۔ وہ حقیقی اصلاح نہ تھی۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوؤں کو اپنی اصلاحات سے مطمئن نہ کر سکے۔ اور جوں جوں ہندوؤں میں تعلیم پھیلتی جا رہی ہے۔ اور مذہبی بندھنوں کو توڑنے کی انہیں جرأت ہو رہی ہے۔ وہ نہایت سرگرمی کے ساتھ ویدک دھرم کے بنیادی احکام اور قوانین میں تغیر و تبدل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

گذشتہ دسمبر میں لاہور جہاں سیاسی چہل پہل کا مرکز رہا۔ وہاں ہندو دھرم میں بھی اسی جگہ انقلاب عظیم پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ کہیں "ذات پات توڑک منڈل" کے نام سے۔ کہیں "آل انڈیا سوشل کانفرنس" کے روپ میں۔ کہیں "آریہ مہیلا کانفرنس" کی شکل میں اس بات کی سر توڑ جد و جہد کی گئی۔ کہ ہندو دھرم کے جو اصول ہندوؤں کی تمدنی۔ معاشرتی اور قومی تباہی و بربادی کا موجب بن رہے ہیں۔ انہیں یکسر توڑ دیا جائے۔

اس میں شک نہیں۔ ویدک دھرم سے بغاوت کے اس جوش نے جو ہندو پرشوں اور استریوں میں یکساں موجزن تھا۔ بعض صورتوں میں انہیں بالکل غلط اور تباہ کن طریق عمل اختیار کرنے پر آمادہ کر دیا اور وہ ویدک دھرم کی ہلاکت خیز اور برباد کن پابندیوں کو قطع کرتے ہوئے بعض ضروری اور مفید امور کی خلاف ورزی کرنے پر بھی تل گئے۔ لیکن یہ بات بہت خوش کن ہے۔ کہ ہندو دھرم کے ناقابل عمل اور نقصان رساں احکام کو چھوڑ کر ان کی بجائے جو راہ انہوں نے اختیار کی۔ وہ وہی ہے۔ جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل خطہ عرب میں طلوع ہونے والے شمس بازغہ نے اپنی رحمۃ للعالمینی کے صدقے ظلمت اور تاریکی میں پڑی ہوئی دنیا کو دکھائی تھی۔ اور جس پر چل کر دین اور دنیا کی فلاح حاصل ہو سکتی ہے۔

قبل اس کے کہ ہم ان قابل تعریف اصلاحی کوششوں کا ذکر کریں جو ہندوؤں کے پیش نظر ہیں۔ ہم مختصر طور پر ان امور کا ذکر کر دینا چاہتے ہیں جن کے متعلق غلط راہ اختیار کی گئی ہے۔

ہندوؤں کی ان اصلاحی کانفرنسوں نے جن کا اوپر ذکر آ چکا ہے جن امور میں ٹھوکر کھائی۔ ان میں اپنے اثرات اور نتائج کے لحاظ سے اہم پردہ ہے۔ "آریہ مہیلا کانفرنس" یعنی ہندو عورتوں کی کانفرنس نے اس بارے میں یہ ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ کہ پردہ جس میں گھونگھٹ بھی شامل ہے۔ قطعاً اڑا دینا چاہیئے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ تاکید کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی ہے۔ کہ "پردہ مٹانے کے ساتھ ساتھ سادگی اور لجا (حیا) کا بھنگ نہ ہونے پائے۔" (ملاپ یکم جنوری ۱۹۳۰ء)

اس کے متعلق سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے:

درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ ئی
باز میگوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

جب گھونگھٹ تک اڑا کر کھلے بندوں نمائش گاہ عالم میں آنا ضروری سمجھا گیا۔ تو پھر آرائش و زیبائش کے سامان میسر آنے اور آزادانہ خلا ملا کے مواقع ملنے پر "سادگی اور لجا" کو بھنگ ہونے سے بچانا کار دارد۔

ذرا غور تو کیجئے۔ پردہ کو کلیتہً اڑاتے ہوئے سادگی اور لجا قائم کرنے کی توقع اس کانفرنس میں کی گئی ہے جس کی استقبالیہ کمیٹی کی صدر شریمتی پورن دیوی جی دھرم پتنی پنڈت ٹھاکر دت جی امرتسر دھارا کو اپنے ایڈریس میں بلا پس و پیش تسلیم کرنا پڑا۔ کہ

"پنجاب میں یہ بہت برا ہو رہا ہے۔ کہ بے پردگی کے ساتھ ساتھ شوقینی یعنی نمائش بھی بڑھتی جاتی ہے۔ لڑکیاں فیشن کی غلام ہو رہی ہیں اور نواور آنکھ کا پردہ تک ان میں نہیں رہا۔ جو بھارت ورش کی ناری کا فخر ہے۔ لڑکیاں ایسے لباس اور ایسے بھیس میں باہر نکلتی ہیں کہ خواہ مخواہ ہر ایک کی نظر ان پر پڑتی ہے۔ بدمعاشوں کو مخول اور چھیڑ چھاڑ کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ کیا پردہ کو شوقینی اور نمائش کے لئے دور کیا ہے!" (کشمیری ۷ جنوری)

جہاں پہلے ہی یہ حالت ہو۔ وہاں "پردے کو نکال (مکمل طور پر) اڑا دینے" سے جو نتائج رونما ہونگے۔ وہ ظاہر ہیں۔ اور یہ امید رکھنا کہ پھر "سادگی اور لجا کا بھنگ" نہ ہوگا۔ قطعاً فضول ہے۔

دوسری ٹھوکر ان اصلاحی کانفرنسوں نے تعدد ازدواج کی مخالفت کرنے میں کھائی ہے۔ بے شک ایسے مرد جو ایک سے زیادہ شادی کر کے عورتوں پر مظالم کرتے اور ان کے جذبات اور احساسات کی پرواہ نہیں کرتے۔ اس قابل ہیں۔ کہ سوسائٹی ان کے متعلق سخت نوٹس لے۔ اور ان سے ایسا سلوک کرے۔ کہ دوسروں میں ان کی تقلید کرنے کی جرأت نہ پیدا ہو۔ لیکن قطعی طور پر دوسری شادی کو ناجائز قرار دینا۔ اور کسی حالت میں بھی اس کی اجازت نہ ہونا نہایت ہی خطرناک امر ہے۔ اس بارے میں اہل یورپ کا تجربہ ہمارے سامنے ہے۔ وہاں اس ممانعت کے جو تباہ کن نتائج نکل رہے ہے اور مدبران یورپ تعدد ازدواج کی اجازت کا جس سختی کے ساتھ احساس کر رہے ہیں۔ اس سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ مرد دوسری شادی کے لئے مجبور ہوتا ہے۔ لیکن پہلی بیوی کو علیحدہ کر کے دوسری شادی کرنا انسانیت

کے قطعاً خلاف سمجھتا ہے۔ اس کا آج تک کوئی مناسب علاج تعدد ازدواج کے مخالف تجویز نہیں کر سکے۔ اور نہ آئندہ کر سکیں گے۔ کیا یہ صورت بہتر ہے۔ کہ ایک دائم المرض عورت کا خاوند اسے طلاق دے کر در بدر کی ٹھوکریں کھانے کے لئے گھر سے نکال دے۔ اور پھر دوسری شادی کرے۔ یا یہ کہ اسے اپنے گھر میں رکھکر اس کی خدمت گذاری کا بوجھ بھی اٹھائے۔ اور جن اغراض کے لئے شادی ضروری سمجھی جاتی ہے۔ ان کے لئے دوسری شادی کرلے؟

---

غرض اصلاح پسند ہندو اسٹری پرشوں سے اس قسم کی حرکتیں بھی سرزد ہوئی ہیں۔ لیکن ہم انہیں معذور سمجھتے ہیں۔ کیونکہ انسانی عقل محدود ہے۔ اور وہ ایک ہی وقت میں ہر بات کے مفید اور مضر پہلوؤں تک نہیں پہونچ سکتی۔ اس کے لئے تجربہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور ہم امید رکھتے ہیں۔ اگر اس وقت نہیں۔ تو کچھ مدت تجربہ ہو جانے کے بعد ان امور میں بھی وہی طریق اختیار کریں گے۔ جو اسلام نے پیش کیا ہے۔ جیساکہ اور بہت سے امور کے متعلق جن کا انشاء اللہ مفصل ذکر دوسری صحبت میں کیا جائیگا۔ وہ اختیار کر چکے ہیں۔

---

## ڈاروِن تھیوری اور حکمائے یورپ

انسانی پیدائش کے متعلق اسلامی نقطۂ خیال یہ ہے۔ کہ اگرچہ انسانی ذہن۔ دماغ اور عقل و فکر میں تدریجی ترقی اور ارتقاء ہوا ہے لیکن ابتداء میں وہ پیدا اسی صورت میں ہوا۔ جس طرح اب ہے۔ یہ خیال غلط ہے۔ کہ کوئی غیر جنس ترقی کرتے کرتے انسانی شکل اختیار کر گئی۔ انسان پہلے بھی انسان تھا۔ اور اسی طرح کتا۔ بلی۔ بندر اور دیگر حیوانات۔ اسی صورت میں پیدا ہوئے تھے۔ جیسے ہمیں اب نظر آتے ہیں۔ اگرچہ اپنی اپنی جنس میں انہوں نے ارتقاء حاصل کیا۔ اور نشو و نما پائی ہے لیکن اس کے برعکس مغربی ممالک میں جہاں علمی تحقیقات اور سائنس کے انکشافات کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ انسانی پیدائش کے متعلق اس خیال کو قبولیت حاصل تھی۔ جسے "ڈاروِن تھیوری" کہا جاتا ہے۔ اور جس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ انسان موجودہ شکل میں پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ بندر سے ترقی کرکے انسانیت کے درجہ پر پہونچا ہے۔ مگر جس طرح غیر اسلامی دنیا دیگر عقائد و نظریات میں اسلامی فلاسفی کو آہستہ آہستہ قبول کر رہی ہے۔ اسی طرح حکمائے یورپ اس مسئلہ میں بھی اسلامی تھیوری کے قائل ہونے جاتے ہیں۔

چنانچہ سائنٹیفک حلقوں میں ایک تہلکہ مچ گیا جب پچھلے دنوں سمتھ سونین انسٹی ٹیوٹ (امریکہ) کے مشہور ماہر علم الحیات ڈاکٹر آسٹن اے کلارک نے اعلان کیا۔ کہ انسان دنیا میں اسی صورت میں پیدا ہوا تھا جس میں اب ہے۔ وہ ابتداء ہی سے چلنے پھرنے سوچنے سمجھے اپنی حفاظت کی قابلیتیں اپنے ساتھ لایا تھا۔

اب ڈاکٹر ہنری فیرفیلڈ آسبورن نے جو امریکہ کے ایک مشہور سائنسدان اور امریکہ میں علم الحیوانات کے مسلمہ استاد تسلیم کئے جاتے ہیں یہ اعلان کیا ہے۔ کہ قریباً پانچ لاکھ سال پرانے مدفون انسانی بت جو دستیاب ہوئے ہیں۔ انہیں دیکھ کر صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ سو فیصدی ایسے ہی انسان تھے۔ جیسے ہم ہیں۔ اور اس لئے ڈاروِن تھیوری قطعاً غلط ہے۔

اس کے علاوہ ڈاکٹر آسبورن نے پتھر کے ایک اوزار کو دیکھکر جس کے متعلق ماہرین علم طبقات الارض کا خیال ہے۔ کہ وہ ۱۲۵۰۰۰ سال کا پرانا ہے۔ یہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔ کہ اس زمانہ میں انسان کا ہاتھ پوری طرح مکمل تھا۔ جس کے ساتھ گرفت کی پوری پوری قابلیت رکھنے والا انگوٹھا اور چالاک و پھرتیلی انگلیاں بھی موجود تھیں اور اس کی دماغی اور قلبی کیفیات بھی بہت حد تک ترقی یافتہ تھیں۔ اس لئے ڈاروِن تھیوری بالکل غلط ہے۔

یہ آراء اسلامی فلاسفی کی سائنس پر ایک اور فتح کا نمونہ ہیں۔

---

## سکھوں کا اذان کے خلاف جبر و تشدد اور "زمیندار"

ہندوؤں کی زرباری نے بعض مسلمان کہلانے والوں کو ایسا مسحور کر رکھا ہے۔ کہ وہ اتنا بھی گوارا نہیں کر سکتے۔ کہ وہ مسلمان جن پر ان کے ہمسایہ ہندوؤں یا سکھوں نے عرصہ حیات تنگ کر رکھا اور انہیں آزادی کے ساتھ اپنے مذہبی فرائض بھی ادا نہیں کرنے دیتے۔ اس کے خلاف آواز بھی بلند کریں۔ اور ایسی اہم اور ضروری شکایات کو جنہیں سنکر ہر ایک مسلمان کو بے تاب ہو جانا چاہیئے۔ طرح طرح کے حیلوں۔ بہانوں اور مکر و فریب سے غلط بتانے کی ناکام کوششوں میں مصروف رہتے ہیں اس وقت صرف پنجاب میں ہی کئی ایسے مقامات ہیں۔ جہاں سکھوں اور ہندوؤں نے اپنی قوت اور طاقت کے زور سے غریب مسلمانوں کو مساجد میں اذان دینے اور نماز ادا کرنے سے جبراً روک رکھا ہے۔ اور انہیں کئی قسم کی تکالیف کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ اور ایسے مظلوم مسلمانوں کی چیخ و پکار سے تمام فضائے ہند گونج رہی ہے۔ لیکن اسلامی حقوق کے تحفظ کا مدعی اخبار "زمیندار" لکھتا ہے:۔

"اس قسم کی اطلاعات بھی موصول ہو رہی ہیں۔ کہ فلاں مقام پر سکھ اذان اور نماز پر پابندیاں عائد کر رہے ہیں۔ یہ سب خرافات ہیں۔ ہمیں ان چیزوں میں اپنی صلاحیتیں ضائع نہیں کرنی چاہئیں"
(۱۲۔ جنوری ۱۹۳۰ء)

مظلوم مسلمانوں پر اس قدر جبر و تعدی کے واقعات کو "خرافات" کہنا اور انہیں "ان چیزوں میں اپنی صلاحیتیں" ضائع نہ کرنے کا مشورہ دینا اپنے آپ کو ننگ اسلام ثابت کرنا نہیں۔ تو اور کیا ہے؟

جن لوگوں نے ظفروال اور دیگر دیہاتوں کے مسلمانوں کو جبراً مذہبی فرائض کی ادائگی سے روکنے کے واقعات اپنی آنکھوں دیکھے ہیں۔ وہ "زمیندار" کی اس افسوسناک روش کا ماتم کرنے کے لئے مجبور ہیں۔

---

## حضور نظام کی انصاف پسندی

برطانوی ہند میں بھی غریب مسلمانوں پر ہندوؤں اور سکھوں کی ستم آرائیوں کی داستان نہایت دردناک ہے۔ لیکن غیر مسلم ریاستوں میں ان پر جو کچھ گذرتی ہے۔ اس کی تو حد ہی نہیں۔ یہ ایک ایسی عالم آشکار اور مبرہن حقیقت ہے۔ جو کسی تفصیل کی محتاج نہیں۔

لیکن اسلامی ریاستوں میں ان کے ساتھ جس طرح عدل و انصاف اور مساویانہ سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ اس کی تازہ مثال حضور نظام حیدرآباد کا قضیہ ناندیڑ کے متعلق رویہ ہے۔ ناندیڑ میں ایک جگہ کی ملکیت کے متعلق سکھوں اور مسلمانوں میں تنازعہ چلا آرہا تھا۔ اس کے تصفیہ کے لئے اول تو کوئی ریاست کا افسر مقرر کرنے کی بجائے کلکتہ ہائی کورٹ کے ایک انگریز جج کی خدمات حاصل کی گئیں۔ تاکہ سکھ اس کے فیصلہ سے مطمئن ہو سکیں۔ پھر جب جج نے سکھوں کے حق میں فیصلہ دیا۔ اور لکھا کہ ۷۔ جنوری تک مسلمان وہاں سے قبریں اکھیڑ لیں۔ تو اس کی تعمیل ریاستی افسر نے کرا کر سکھوں کو اس جگہ پر قابض کر دیا۔

کیا غیر مسلم اپنے کسی والئے ریاست کی رواداری اور انصاف پسندی کی کوئی ایسی مثال پیش کر سکتے ہیں؟

---

## کفایت شعاری کی ایک قابل تقلید مثال

ہندوستان کے افلاس کی منجملہ دیگر وجوہات کے ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ یہاں صحیح کفایت شعاری کے مفہوم سے لوگ عام طور پر ناواقف ہیں۔ اور عملی طور پر بہت کم لوگ کفایت شعاری کرنا جانتے ہیں۔ حکومت اس الزام سے بری الذمہ نہیں ہو سکتی۔ کہ ڈیڑھ صدی کے عرصہ میں تعلیم پر کروڑوں روپیہ خرچ کرنے کے باوجود ابھی تک اس ملک کو وہ اصول بھی نہیں سکھا سکی۔ جو تمدنی زندگی کو خوشگوار بنانے کے لئے ایک ضروری زینہ ہیں۔ برعکس اس کے ولایت میں اس کا باقاعدہ انتظام ہے۔ ایسے سکول جاری ہیں۔ جو لڑکوں اور لڑکیوں کو کفایت شعاری کی عملی تعلیم دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہاں کے معمولی لوگ بعض اوقات ایسے نمایاں کام کر سکتے ہیں جنہیں یہاں کی بڑی بڑی انجمنیں جن کی سرپرستی بڑے بڑے متمول لوگ کرتے ہیں۔ سرانجام نہیں دے سکتیں۔ پچھلے دنوں ناظرین نے اخبار "الفضل" میں پڑھا ہو گا۔ کہ ایک معمولی پوسٹمین نے اپنی کفایت شعاری کے باعث اس قدر رقم جمع کرلی تھی۔ کہ ہندوستان میں آکر کوڑھیوں کے لئے ایک جائے پناہ تیار کرائی۔ تازہ ترین اطلاع ہے۔ کہ لنڈن کے ایک ایسے ہی معمولی آدمی نے گھر کے کوڑا کرکٹ اور فضول اشیاء کو عمدگی کے ساتھ صرف کرکے بیس سال کی مدت میں اتنا روپیہ جمع کر لیا کہ اب اس نے ایک ہزار یتیموں کے قیام کے لئے ایک مکان تعمیر کرایا ہے۔

ہندوستانی بھی اگر اس فن سے آگاہ ہو جائیں۔ اور نہیں تو کم از کم روٹی تو پیٹ بھر کر کھا سکیں۔ بے شک اہل ہند کے ذرائع آمدنی بہت محدود ہیں۔ اور حتی الامکان انہیں ترقی دینے کی کوشش کرنی چاہئے۔ لیکن جب تک کفایت شعاری نہ کی جائے۔ بڑی سے بڑی آمدنی بھی مفلوک الحالی اور مفلسی سے نہیں بچا سکتی۔ اہل ہند کو خود بھی اس طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔

## ایک لڑکی کے نکاح پر اخبارات کی غلط بیانی

قادیان میں ایک لڑکی آمنہ نام کے نکاح پر اخبار زمیندار اور پرتاپ نے سرتاپا غلط باتیں شایع کی ہیں۔ پرتاپ نے تو لڑکی کی عمر ۱۴ سال لکھی ہے اور زمیندار نے "۱۴ سال سے کم"۔ حالانکہ یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ لڑکی کی عمر اس وقت ۱۶ سال ہے۔ اور اس نے اپنی رضامندی سے خود اپنا نکاح کرایا جس میں کسی جبر یا تشدد کا دخل نہیں۔ ہر ایک مسلمان جو بالغ عاقل ہو قانوناً اپنا نکاح کرنے کا مجاز ہے۔ مروجہ شرع محمدی میں جس پر عدالتوں میں عمل درآمد ہوتا ہے۔ صاف طور پر لکھا ہے۔ کہ ۱۵ برس کے اختتام پر عورت بالغ سمجھی جاتی ہے۔ نیز جب مسلمان عورت سن بلوغ کو پہنچ جائے۔ تو وہ اپنے مذہبی قانون کے موجب معاہدہ نکاح کرنے کے قابل ہو جاتی ہے۔ جسے باپ بھی نہیں روک سکتا۔ الغرض قانوناً جب باپ بھی پندرہ برس کے بعد نکاح کے معاملہ میں لڑکی کو پابند نہیں کر سکتا۔ تو ایک سولہ سالہ لڑکی کے نکاح کو جو اس نے اپنی مرضی سے کیا۔ اس کا بھائی کس طرح ناجائز اور خلاف قانون قرار دے سکتا ہے۔

حیرانی ہے۔ لڑکی کا بھائی جس نے اب زمیندار میں نوٹس شایع کرایا ہے۔ اپنی بہن کے نان نفقہ اور اس کے اخراجات و ضروریات کا متکفل ہونے کے لحاظ سے تو آج تک کبھی اس کا ولی نہ بنا۔ اور وہ محض خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ پرورش پاتی رہی۔ لیکن اب کہ اس نے سن بلوغت کو پہنچ کر اپنی رضامندی اور خواہش سے اپنا نکاح کرایا۔ تو اس کے بھائی کو بھی حقوق ولایت کا احساس ہؤا۔

## شدھی بازوں کی سرگرمیاں

دیانند دلت ادھار منڈل ہوشیارپور کی ایک اطلاع اخبارات میں شائع ہوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گذشتہ سال اس منڈل نے پندرہ ہزار اچھوتوں کو ہندو دھرم میں داخل کیا۔ یہ صرف ایک سوسائٹی کی ایک ضلع کی کارروائی ہے جس سے اس ضمن میں ہندوؤں کی سرگرمیوں کا بآسانی اندازہ ہو سکتا ہے۔

اگر ہندو اپنے مذہب کی ممانعت کے باوجود اور ہندوستان میں اس قدر عظیم اکثریت رکھتے ہوئے اپنی تعداد میں اضافہ کے لئے اس قدر سرگرم اور محو ہیں تو مسلمانوں کو اس پہلو میں کس قدر کوشش کرنی چاہیئے۔ خصوصاً اس صورت میں کہ خدا تعالیٰ کے حضور مواخذہ سے بچنے کے لئے بھی انہیں اس طرف متوجہ ہونے کی ضرورت ہے اور ہندوستان میں ان کی بے بسی اور خطرناک اقلیت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ وہ جہاں تک ہو سکے۔ اپنی اقلیت کو اکثریت سے بدلنے کی جدوجہد کریں۔

اسمیں شک نہیں کہ مسلمانوں میں ایسے لوگوں کی بہت کمی ہے جو غیر مذاہب کے لوگوں سے اسلام کی صداقت کا اعتراف کرا سکیں۔ اور وہ اس بات کا بھی سلیقہ نہیں رکھتے کہ ایسی اقوام جنہیں ہندوؤں نے انسانیت کا درجہ تو الگ رہا حیوانیت کے درجہ سے بھی نیچے گرا رکھا ہے انہیں اسلام کی طرف مائل کر سکیں ہمارے راستہ میں بڑی روک مالی مشکلات ہیں۔ اگر مسلمان اس طرف سے اطمینان

# اشارات

چندہی دن ہوئے۔ لاہور میں لالہ لاجپت رائے کا بُت آریہ سوراجیہ سبھا کی طرف سے نصب کیا گیا۔ آریہ خواہ ملک کی موجودہ فضا کو دیکھکر اپنی سوراجیہ سبھا بھی قائم کرلیں لیکن انہیں کسی پولیٹیکل لیڈر کو اس شخص پر کسی رنگ میں بھی فضیلت نہ دینی چاہیئے۔ جس نے انہیں "آریہ" شبد سکھایا۔ اور جو سوامی دیانند ہیں۔ کجا یہ کہ وہ ایسا انسان ہو جس نے آریہ سماج سے بغاوت اختیار کرکے آزادی حاصل کرلی۔ اور جو ویدوں کو زمانہ قدیم کی دور از کار کتب قرار دے چکا ہو۔

آریوں کو چاہئے تھا۔ اگر وُہ بُت سازی کا آبائی شغل پھر اختیار کرنا ہی چاہتے تھے۔ تو اس کی ابتدا سوامی دیانند جی کے بُت سے کرتے جسے وُہ نہ صرف اپنا بلکہ ساری دنیا کا روحانی نجات دہندہ قرار دیتے ہیں۔ سوامی جی کی تصاویر تو غالباً اب بھی ایک ایک آریہ کے پاس کئی کئی ہونگی۔ اگر کبھی وُہ وقت آگیا جب ان کی چھوٹی موٹی مورتیاں بھی "ستھاپن" کرنے کی طرف توجہ ہوگئی۔ تو ہندوؤں کے بے شمار بتوں میں ایک اور کا اضافہ اس لحاظ سے بہت پُرلطف ہوگا۔ کہ ایک بُت شکن کو بھی بتوں کی صف اول میں کھڑا کر دیا گیا۔

ایک ہندو اخبار "پارس" (۱۴ر جنوری) نے پردہ کے خلاف ایک نیا راز منکشف کیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ "انسان کے سوا اور کوئی حیوان نہیں۔ جس نے اپنی مادہ کو پردے کی مصیبت ڈالی ہو" بات تو خوب نکالی۔ مگر سوال یہ ہے۔ اگر عورتوں کا پردہ اس لئے معیوب اور قابل ترک ہے۔ کہ انسان کے سوا کوئی حیوان اپنی مادہ سے پردہ نہیں کراتا۔ تو کیا یہ اصول پیش کرنے والے مکمل حیوان بننے کے لئے وہ تمام امتیاز مٹا چکے ہیں۔ جو انسانوں اور حیوانوں میں پائے جاتے ہیں۔ اگر ان کے پاس اس کا جواب اثبات میں ہو۔ تو پھر انہیں حق ہے۔ کہ اپنی مادہ کو پردے کی "مصیبت" سے بھی رہائی دے دیں۔ ورنہ سمجھ لینا چاہیئے۔ جہاں انسان کو حیوانیت کے درجہ سے بلند ہونے کے لئے اور بہت سی باتیں لازمی طور پر اختیار کرنا پڑتی ہیں۔ وہاں انسانی اور حیوانی مادہ میں پردہ کا امتیاز قائم رکھنا بھی ضروری ہے۔

ساری دنیا کا کوئی حیوان اپنی مادہ کو کپڑے نہیں پہناتا۔ بلکہ خود بھی نہیں پہنتا۔ پھر اگر یورپ کے وُہ مادر پدر آزاد مرد و عورتیں جو بالکل ننگ دھڑنگ رہنا کمال سمجھتی ہیں۔ یہ کہیں۔ کہ "انسان کے سوا اور کوئی حیوان نہیں۔ جس نے اپنی مادہ کو لباس کی مصیبت ڈالی ہو" تو کیا پردہ کے متعلق حیوانوں کی تقلید کرنے والے انسان اس بات کے لئے تیار ہیں۔ کہ لباس کی مصیبت سے اپنی ماداؤں کو نجات دے دیں۔

اسی طرح کوئی حیوان ساری عمر مخصوص مادہ سے وابستہ رہ کر زندگی بسر نہیں کرتا۔ اور نہ حیوان مادہ اس کی پابند ہوتی ہے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر وُہ لوگ جو نکاح شادی کے رسوم کو اپنی آزادی کے خلاف اور اپنے لئے مصیبت سمجھتے ہیں۔ یہ کہیں کہ "انسان کے سوا اور کوئی حیوان نہیں۔ جس نے اپنی مادہ کو بیاہ کی مصیبت ڈالی ہو" تو کیا اس پابندی کو بھی یکسر توڑ دیا جائے گا اور پوری پوری "حیوانیت" اختیار کرلی جائے گی۔

اگر کوئی انسانیت کے شرف سے آگاہ ان امور میں حیوان بننا پسند نہیں کرتا۔ تو پردہ کے متعلق حیوانوں کی تقلید بھی درست نہیں قرار دی جا سکتی۔

صوبہ بہار کے اکیس سرکردہ مسلمانوں نے جن میں اسمبلی اور کونسل کے ارکان کے علاوہ مختلف اسلامی انجمنوں کے ذمہ وار اصحاب بھی شامل ہیں۔ ایک اعلان کے ذریعہ مسلمانوں کو آگاہ کیا ہے۔ کہ

"کانگریس کی فریب کاریوں سے بچو"

اور بتایا ہے کہ:۔ "کانگریس کا ریزولیوشن مکمل آزادی کے حصول کیلئے سچی خواہش کا اظہار نہیں کرتا۔ بلکہ یہ نہرو دستور اساسی کی منظوری حاصل کرنے کی ایک دوسری ترکیب ہے۔ اور محض الفاظ کا گورکھ دھندا ہے۔ جس کا ثبوت مہاتما گاندھی کی جماعت کی وُہ پالیسی اور طریق عمل ہے۔ جو انہوں نے کانگریس میں اختیار کیا۔ اور انتہا پسند کانگرسی جماعت کی اس تحریک کی مخالفت کی۔ جو انہوں نے انگریزی حکومت کے مقابلہ میں ایک قومی حکومت کے قیام کے متعلق پیش کی تھی"

کانگریس کے گورکھ دھندے سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے صوبہ بہار کے ذمہ وار اصحاب کی یہ کوشش قابل داد ہے۔ لیکن کیا یہ افسوسناک بات نہیں۔ کہ کانگریس "مکمل آزادی" کے نام سے مسلمانوں کی "مکمل تباہی" کی قرارداد تو لاہور میں پاس کرے۔ اور پنجاب کے مسلمانوں کو اس کا احساس ہی نہ ہو۔ اور وُہ اس طرح اطمینان اور تسلی کی گود میں محو خواب ہوں۔ کہ گویا کانگریس نے ان کا ۵۶ فیصدی حقوق کا مطالبہ منظور کرلیا ہے۔ کیا حقوق طلبی اسی کا نام ہے۔

# رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شادیاں

جناب شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری کی تقریر جو انہوں نے جلسہ سالانہ پر فرمائی

آج جس مضمون پر تقریر کرنے کے لئے میں کھڑا ہوا ہوں۔ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شادیاں ہے۔ یہ بہت اہم مضمون ہے مگر بہت سارے تواریخی حوالوں کا بیان کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ وقت تھوڑا ہے۔ اس لئے میں اختصار کے طور پر چند حوالجات پیش کروں گا۔

## رسول کریم کی زندگی کا نقشہ

میں نے جو آیت تلاوت کی ہے۔ یعنی قل ان صلاتی و نسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین ۰ لاشریک لہ و بذالک امرت وانا اول المسلمین۔ اس میں اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی اور پروگرام کا نقشہ کھینچ دیا ہے۔ فرمایا میرے تمام کام۔ میری عبادت۔ میری نماز۔ میری زندگی اور میری موت سب اللہ کے لئے ہے۔ یہ ایک چیلنج ہے۔ جو تیرہ سو برس سے چلا آرہا ہے۔ اور جس کو کوئی مخالف بھی آج تک نہیں توڑ سکا۔ اس چیلنج کی روشنی میں آپ کی تمام زندگی۔ اور افعال کو پرکھنا چاہئے۔ پس شادیوں کے متعلق بھی میں ثابت کروں گا۔ کہ ان میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قطعاً کوئی نفسانی غرض نہ تھی۔ بلکہ تمام شادیاں محض اللہ کے لئے اور اس کی خوشنودی کے لئے کی گئی تھیں۔

## رسول کریم نے کتنی شادیاں کیں

پہلے یہ معلوم کرنا چاہئے۔ کہ آپؐ نے کتنی شادیاں کیں۔ بعض لوگوں نے آپؐ کی طرف ۳۰ اور ۴۰ تک بھی شادیاں منسوب کی ہیں۔ لیکن محققین کے نزدیک یہ بات غلط ہے۔ جیسا کہ زاد المعاد میں امام ابن قیم نے لکھا ہے۔ صحیح تعداد آپؐ کی شادیوں کی ۱۱ یا ۱۲ ابتی ہے۔ اور ایک وقت میں ۹ بیویوں سے زیادہ نہ تھیں سر ولیم میور نے بھی اسے تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔ "آخری شادی آپؐ کی میمونہ سے ہوئی تھی۔ جس سے گیارہ کی تعداد پوری ہو گئی۔ اس کے خلاف جس قدر شادیوں کا ذکر آتا ہے ان کی تفاصیل ایسی تاریکی میں ہیں۔ کہ وہ بالکل ناقابل تسلیم ہیں"

## قتیلہ سے شادی نہیں ہوئی۔

لیکن ان میں سے ایک شادی کے متعلق میں کچھ کہنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کیونکہ اس کے متعلق میور کو بھی دھوکہ لگا ہے۔ اور اس کی بناء پر مخالفین نے آپ کی ذات بابرکات پر اعتراض بھی کیا ہے۔ اور یہ ثابت کرنا چاہا ہے۔ کہ معاذ اللہ آپؐ کو ہمیشہ شادیوں کا خیال رہتا تھا۔ اور وہ قتیلہ بنت قیس کی شادی ہے۔ اس کے متعلق تین مختلف روایتیں ہیں۔ چنانچہ ایک روایت میں یہ ہے۔ کہ آپ نے وفات سے دو ماہ قبل شادی کی۔ ایک دوسری روایت میں ہے۔ کہ مرض الموت میں شادی کی۔ جس کے بیان کرنے والے کا مقصد غالباً یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ نعوذ باللہ آپؐ کو مرتے دم تک شادیوں کا خیال رہا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ۱۰ھ ہجری میں شادی کی۔ مگر یہ سب روایتیں غلط ضعیف اور موضوع ہیں۔ اور دشمنان دین کا محض ایک پروپیگنڈا ہے۔ اس کے خلاف سعد نے عروۃ سے صاف روایت کیا ہے۔ کہ اس عورت کے ساتھ قطعاً کوئی شادی نہیں ہوئی۔ اور یہی صحیح روایت ہے۔ کیونکہ قرآن کریم سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ ام ہانی نے جب اپنے آپ کو پیش کیا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انا احللنا لک ازواجک الخ اور لا یحل لک النساء من بعد کی بنا پر اس خطبہ کو رد کر دیا۔ پس جب ام ہانی کے خطبہ کو آپ رد فرما چکے تھے۔ تو قتیلہ سے آپ کس طرح شادی کر سکتے تھے۔

## دعوے سے قبل شادی

دوسرا سوال یہ ہے۔ کہ قبل دعوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس قدر شادیاں کیں۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ دعویٰ سے قبل حضورؐ نے صرف ایک ہی شادی کی۔ اور پھر دعویٰ تک اور دعویٰ کے بعد دس سال تک صرف اسی شادی پر اکتفاء کیا اور باقی شادیاں اس کے بعد وقوع میں آئیں۔

## دعویٰ کے بعد کی شادیاں

تیسرا سوال یہ ہے۔ کہ یہ شادیاں کن حالات اور کس عمر میں وقوع میں آئیں۔

## سب سے پہلی شادی

پہلی شادی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی۔ جو دعوے نبوت سے ۱۵ سال قبل تھی۔ جس سے آپ کی پاکیزگی اور تعلق باللہ کا کافی ثبوت ملتا ہے۔ یہ شادی آپ کی حضرت خدیجہؓ سے ۲۵ سال کی عمر میں ہوئی۔ اس وقت حضرت خدیجہؓ کی عمر ۴۰ سال کی تھی۔ آپ عرب کی بہت مشہور اور شریف عورت تھیں۔ آپؓ کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خود درخواست کر کے شادی کرنا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرافت ونجابت اور دیانت وامانت کی زبردست دلیل ہے۔ اس شادی کی تحریک حضرت خدیجہ نے خود ہی کی تھی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی خواہش نہیں کی تھی۔

## دوسری شادی

دوسری شادی حضور نے حضرت سودہؓ سے کی تھی۔ ان سے نکاح کرنے کی وجہ یہ تھی۔ کہ سودہ بہت نیک عورت تھیں اور ابتدائی دعوت میں ہی مسلمان ہو چکی تھیں۔ ان کے خاوند بھی مسلمان تھے۔ جب مسلمانوں کو کفار مکہ نے بہت دکھ دیئے۔ اور ہجرت پر مجبور کر دیا۔ تو یہ دونوں میاں بیوی حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ ان کے خاوند وہاں فوت ہو گئے۔ جس سے یہ بہت غمزدہ ہوئیں۔ خولہ بنت حکیم نے تحریک کی۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اگر ان کا نکاح ہو جائے۔ تو مناسب ہے۔ چنانچہ انہوں نے سودہ کو نکاح کا پیغام دیا۔ حضرت سودہ نے اپنی رضامندی کا اظہار کیا۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دلدہی کے لئے ان کے چچا کے مشورہ سے ان سے شادی کر لی۔ اس شادی میں بھی آپ کی طرف سے کوئی تحریک نہ ہوئی،

## تیسری شادی

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تیسری شادی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی۔ یہ شادی بھی خولہ بنت حکیم کے ذریعہ ہوئی۔ اللہ تعالےٰ نے ان کے دل میں القا کیا۔ انہوں نے اس کی تحریک کی۔ باوجود اس کے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں بتلایا جا چکا تھا۔ کہ حضرت عائشہ رضؓ کے ساتھ آپ کی شادی ہو گی۔ مگر آپ نے اس کا اظہار نہ کیا۔ خولہ کے دل میں تحریک ہوئی۔ تو وہ حضرت ابوبکر کی بیوی ام رومان کے پاس گئیں۔ اور اس بات کا ذکر کیا۔ ام رومان نے کہا ابوبکر سے کہو۔ خولہ نے جب حضرت ابوبکر سے اس کا ذکر کیا۔ تو انہوں نے فرمایا ہم دونوں بھائی بھائی ہیں۔ بھائی کی لڑکی کے ساتھ کس طرح نکاح ہو سکتا ہے۔ حضرت خولہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ تو حضورؐ نے فرمایا۔ ہم دینی اور روحانی بھائی ہیں۔ اس سے رشتہ حرام نہیں ہوتا۔ جب خولہ نے حضرت ابوبکر کو اس امر سے اطلاع دی۔ تو وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عائشہ کا نکاح کر دینے پر رضامند ہو گئے۔ لیکن انہوں نے اپنی بیوی سے ذکر کیا۔ کہ میں نے مطعم بن عدی سے وعدہ کیا ہوا ہے۔ کہ عائشہ کا نکاح ان کے لڑکے جبیر سے کرونگا۔ اور ابوبکر اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کر سکتا۔ چنانچہ وہ اسی وقت مطعم بن عدی کے گھر گئے۔ اور ان سے کہا۔ کہ کیا آپ رشتہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس نے کہا۔ میری بیوی سے دریافت کر لو۔ اسی کی بیوی نے جواب دیا۔ کہ اگر ہم اپنے لڑکے کا نکاح آپؓ کی لڑکی سے کرینگے۔ تو آپ اسے مسلمان بنا لینگے۔ اس لئے ہم اس رشتہ کے لئے تیار نہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے مطعم سے پوچھا۔ کہ تمہارا کیا جواب ہے۔ اس نے کہا۔ جو میری بیوی کا جواب ہے وہی میرا جواب ہے۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر گھر واپس آگئے۔ اور

خولہ سے کہا۔ کہ رسول کریم صلعم سے کہدو۔ وہ تشریف لے آئیں چنانچہ حضور تشریف لے گئے۔ اور آپؐ کی حضرت عائشہ سے شادی ہو گئی۔ نکاح کے وقت حضرت عائشہ کی عمر ۷ سال کی تھی۔ کوئی ایسی روایت نہیں۔ جس سے معلوم ہو۔ کہ اس شادی میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر پر کوئی جبر کیا۔ یا دباؤ ڈالا۔ بلکہ اس کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت ابو بکر نے نہایت خوشی سے اس رشتہ کو منظور کیا۔ میوٗر نے لکھا ہے۔ کہ عائشہ سے جس وقت نکاح ہوا۔ اس وقت ان میں کوئی ایسی بات نہ تھی۔ جو شادی کی محرک ہوتی ہے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی نفسانی غرض کے ماتحت یہ شادی نہیں ہوئی۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے الہام اور اس کی خوشنودی کے ماتحت ظہور میں آئی۔

## چوتھی شادی

چوتھی شادی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت حفصہ سے ۳ھ میں ہوئی۔ حفصہ خنیس کی بیوی تھیں۔ خنیس ایک جنگ میں شہید ہو گئے۔ چونکہ حضرت خنیس بڑے آدمی تھے اس لئے حضرت عمر نے خواہش کی۔ کہ حفصہ کا نکاح کسی بڑے آدمی سے ہو۔ تاکہ حفصہ کی دلدہی ہو۔ اور خنیس کے مرنے سے جو غم پہنچا ہے۔ اس کی تلافی ہو جائے۔ اس مقصد کے لئے حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ کے پاس گئے۔ اور نکاح کے لئے کہا۔ انہوں نے انکار کر دیا حضرت عمرؓ کو اس سے بہت رنج ہوا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر کی اطلاع ہوئی۔ تو حضور نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دلداری کے لئے اور ان کا رنج دور کرنے کے لئے حضرت حفصہ سے نکاح کر لیا۔ پس یہ شادی بھی کسی نفسانی غرض کے ماتحت نہ ہوئی

## پانچویں شادی

پانچویں شادی آپؐ نے ۴ھ میں ام سلمہ سے کی۔ ام سلمہ بڑی خاندانی اور شریف گھرانے کی عورت تھیں۔ ان کے خاوند ابو سلمہ ان کی بڑی دلداری اور خاطر داری کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی۔ کہ جب ابو سلمہ فوت ہو گئے۔ تو ان کو بہت صدمہ ہوا۔ اور ہمیشہ کہتی رہتی تھیں۔ مجھے ابو سلمہ سے بہتر کوئی خاوند نہیں مل سکتا۔ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے نکاح کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا۔ مگر انہوں نے رد کر دیا۔ چونکہ ان کے خاوند ابو سلمہ جنگ میں شہید ہوئے تھے۔ اور انہوں نے اسلام کی بڑی خدمت کی تھی۔ اور ان کے مرنے کا حضرت ام سلمہ کو بہت صدمہ تھا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تالیف قلب کے لئے ان سے نکاح کر لیا۔ پس یہ نکاح بھی کسی نفسانی غرض کے ماتحت عمل میں نہیں آیا۔

## چھٹی شادی

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چھٹی شادی حضرت جویریہ سے ہوئی۔ یہ بہت امیر کبیر گھرانے کی عورت تھیں۔ اور انکا خاندان بڑا معزز خاندان تھا۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غلامانہ حیثیت میں قید ہو کر آئی تھیں۔ ان کا باپ بہت سارے اونٹ فدیہ دینے کے لئے لایا۔ تاکہ قید سے رہا کرا کر ساتھ لے جائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آزاد کر دیا۔ اور جانے کا اختیار دیدیا۔ لیکن وہ اپنے باپ کے ساتھ نہ گئیں۔ ان کے باپ نے انہیں بہت کچھ کہا۔ کہ ہمیں ذلیل نہ کرو لیکن انہوں نے کہا۔ میں نے خدا اور اس کے رسول کو اختیار کر لیا ہے۔ اب یہیں رہونگی۔ ان کا عندیہ معلوم کر کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ شادی کر لی۔ جب جویریہ کے ساتھ آپؐ کی شادی ہو گئی۔ تو صحابہ کرام نے ان کی قوم کے تمام لوگوں کو جو تقریباً سو گھرانوں پر مشتمل تھے۔ احترام کے طور پر کہ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی کے رشتہ دار ہیں۔ بالکل آزاد کر دیا۔

## ساتویں شادی

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتویں شادی زینب بنت جحش سے ہوئی۔ اس نکاح پر مخالفین اور معاندین اسلام کی طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات پر بہت سے اعتراضات کئے گئے ہیں۔ لیکن جن روایات کی بنا پر اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ وہ سب ضعیف اور سند کے لحاظ سے بہت کمزور ہیں۔ لہذا ان پر اعتماد جائز نہیں۔ چونکہ میرا وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اس لئے میں باقی حصہ کو چھوڑ کر صرف حضرت زینب بنت جحش کے نکاح کے متعلق عرض کرتا ہوں۔

## حضرت زینب کا نکاح

اس نکاح پر دشمنان اسلام کی طرف سے کمزور ضعیف اور وضعی قصوں کی بنا پر بہت سے اعتراضات کئے گئے ہیں۔ مگر محققین نے ان قصوں کو بالکل جھوٹا قرار دے کر اپنی تصنیفوں کو ان سے پاک رکھا ہے۔ لیکن میں بتانا چاہتا ہوں۔ کہ وہ قصے خود اپنی تردید کر رہے ہیں۔ چنانچہ بعض قصوں میں لکھا ہے۔ کہ زید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ عرصہ نہ ملے۔ تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لے گئے۔ زید گھر میں نہ تھے۔ ان کی بیوی یعنی زینب نے اندر آنے کے لئے عرض کیا۔ لیکن آپؐ اندر نہ گئے۔ اور وہیں سے واپس آ گئے۔ اور کچھ الفاظ اپنے منہ میں کہتے جاتے تھے۔ جن کے متعلق واضع قصہ کہتا ہے۔ کہ وہ سبحان اللہ العظیم وسبحان اللہ المصرف القلوب تھے۔ جب زید گھر آئے۔ تو زینب نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا ذکر کیا۔ زید نے کہا۔ تم نے حضور کو گھر میں کیوں نہ بٹھایا۔ زینب نے کہا۔ میں نے عرض کیا تھا۔ مگر آپ اندر تشریف نہیں لائے۔

آگے قصہ بنانیوالا لکھتا ہے۔ زید نے اپنی بیوی سے پوچھا۔ کہ کیا واپس جاتے ہوئے کچھ الفاظ بھی آپ نے کہے تھے اس پر حضرت زینب نے کہا۔ کچھ کہتے جاتے تھے۔ مگر میں نے صرف اتنا سنا۔ سبحان اللہ العظیم وسبحان اللہ المصرف القلوب۔ اس پر زید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے۔ اور عرض کیا۔ کہ آپ گھر میں اندر کیوں تشریف نہ لے گئے۔ لعل زینب اعجبتک۔ اس قصہ کی بنا پر غور کیا جائے۔ تو یہ خود اپنا بناوٹی ہونا ثابت کرتا ہے۔ کیونکہ زینب کی خود اس قصہ کے متعلق شہادت ہے۔ کہ آپؐ نے اتنی آہستہ بات کی۔ کہ صرف ہونٹ ہلتے دکھائی دیئے۔ مگر پھر زینب وہ الفاظ بھی سناتی ہیں۔ جو آپ نے جاتے ہوئے کہے پھر عجیب بات یہ ہے کہ زینب آپ کو پسند بھی آ گئی۔ مگر اس کے بلانے پر پاس جانے سے انکار کر دیا۔ حالانکہ اس وقت کوئی امر مانع نہیں تھا۔ تیسرے یہ کہ زینب نے خود اس قصہ کے مطابق زید سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ الفاظ ذکر نہیں کئے۔ بلکہ زید جلدی سے پوچھتا ہے۔ کہ کیا جاتے ہوئے آپ نے کچھ الفاظ کہے تھے۔ اور پوچھنے پر زینب نے وہ الفاظ بتائے۔ اس سے یا تو یہ ماننا پڑے گا۔ کہ زید کے دل میں پہلے ہی کچھ شبہ تھا۔ یا یہ قصہ محض جھوٹا ہے۔ اور بنانے والے کی عقل ٹھکانے نہیں۔ پہلی بات اس لئے غلط ہے۔ کہ اگر زید کو شبہ ہوتا۔ تو وہ یہ کیوں کہتا۔ کہ تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر کے اندر کیوں نہیں بٹھایا۔ بلکہ وہ تو دل میں خوش ہوتا۔ کہ اچھا ہوا۔ آپ گھر کے اندر نہیں آئے۔ پھر زید کی طرف اس قصہ میں جو یہ منسوب کیا گیا ہے۔ کہ اس نے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا۔ لعل زینب اعجبتک۔ یہ گستاخانہ رویہ ہے۔ جو صحابہ کرام کے حالات سے واقف لوگ خصوصاً زید کے حالات جاننے والے سمجھ سکتے ہیں۔ کہ زید سے ایسی گستاخی نہیں ہو سکتی۔

پس اس سارے قصہ میں جو واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ وہ خود ہی ایک دوسرے کی تردید کر رہے ہیں۔ لیکن اسی واقعہ کے متعلق جو دوسرے قصے آئے ہیں۔ وہ بھی ان واقعات کی تکذیب کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک قصہ میں لکھا ہے کہ زینب اس وقت بہت باریک اور پتلا کپڑا پہنے ہوئے تھیں بعض میں ہے۔ نہا رہی تھیں۔ آپ نے دیکھ لیا۔ اور بعض میں لکھا ہے۔ کہ آپ گھر ہی میں تھے۔ کہ زید نے زینب کی سخت کلامی کی شکایت کی۔ اور اس بنا پر طلاق دینے پر آمادگی ظاہر کی۔ بعض میں لکھا ہے۔ کہ زید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور زینب کی سخت کلامی کی شکایت کی۔ اور کہا۔ میں طلاق دیتا ہوں۔ پس ایک واقعہ کے متعلق اس قدر اختلاف ثابت کرتا ہے۔ کہ یہ قصہ بالکل جھوٹا اور موضوع ہے۔

اصل واقعہ صرف اتنا معلوم ہوتا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب (جو آپ کی پھوپھی کی لڑکی تھیں) کا نکاح اپنے مولیٰ زید سے کر دیا۔ میرا اپنا یقین ہے۔ کہ زینب نے جب اس نکاح کو خوشی سے قبول کر لیا تھا۔ تو اس نے زید کو اپنی طرف سے کوئی موقعہ ناراضگی کا نہیں دیا۔ یا تو زید کو بوجہ قوم کے تفاوت کے خود ہی یہ خیال دل میں رہتا ہوگا۔ کہ زینب مجھے حقیر سمجھتی ہے۔ یا وہ خود اپنے نفس میں اپنے آپ کو چھوٹا سمجھکر اس تعلق میں وہ راحت نہیں محسوس کرتا ہوگا۔ جو

جوانسان کی زندگی کو خوشگوار بنا دیتی ہے۔ پس اس نے یہی مناسب سمجھا۔ کہ وہ طلاق کے ذریعہ اس اندرونی کشمکش کا خاتمہ کرے۔

چنانچہ ایک روایت میں صاف آتا ہے۔ کہ اس نے طلاق اس وجہ سے دی تھی۔ کہ وہ زینب سے کراہت کرتا تھا۔ اور قرآن سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس طلاق کے واقعہ میں زینب بالکل بے قصور تھیں۔ اور طلاق دینے میں زید حق بجانب نہیں تھا۔ کیونکہ قرآن نے جو الفاظ زید کی نسبت بیان فرمائے ہیں۔ وہ صاف بتا رہے ہیں۔ کہ زید کا طلاق دینا خلاف تقویٰ تھا۔ اور زینب پر جو انعام اللہ تعالےٰ نے کیا۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے ساتھ نکاح کرنے کا ارشاد فرمایا۔ وہ بہت بڑا انعام ہے۔ پس اگر زینب خدا اور اس کے رسول کے حکم کے خلاف چل رہی ہوتیں۔ تو ان پر یہ انعام نہ ہوتا۔ ان پر انعام ہونا صاف بتاتا ہے۔ کہ وہ اس معاملہ میں بے قصور تھیں۔

دوسرا اعتراض یہ کیا جاتا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بغیر نکاح زینب کے پاس چلے گئے۔ یہ بات بھی بالکل غلط ہے۔ صحیح روایات سے صاف ثابت ہے۔ کہ زینب کے بھائی احمد بن جحش نے یہ نکاح پڑھوایا۔ اور باقاعدہ مہر مقرر ہوا۔ زرقانی نے بھی اس روایت کو درج کیا ہے۔ لیکن ابن ہشام نے محض اسی روایت کو لیا ہے۔ دوسری کسی روایت کو نہیں لیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کے نزدیک باقی سب روایات درجۂ اعتبار سے ساقط ہیں۔ اصل میں یہ سارا دھوکا زوجنا کہھا کے الفاظ سے لگا ہے۔ حالانکہ اس کے معنے زبان کے لحاظ سے یہ ہیں ہم نے تجھے حکم دیا۔ کہ تو اس سے نکاح کر لے۔

تیسرا اعتراض نبی کریم کی ذات پر قرآن کریم کے بعض الفاظ کو نہ سمجھنے کی وجہ سے یہ کیا جاتا ہے۔ کہ دل میں آپ چاہتے تھے۔ کہ زید طلاق دیدے۔ تاکہ آپ شادی کر لیں۔ لیکن لوگوں کے ڈر سے اس بات کو چھپاتے تھے۔ الفاظ یہ ہیں۔ وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ وتخشی الناس واللہ احق ان تخشاہ۔ اس میں غلطی یہ لگی ہے۔ کہ تخفی میں جو ضمیر انت مستتر ہے۔ اس کا مرجع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ اس کا مرجع زید ہے۔ جس کا ذکر امسک علیک زوجک واتق اللہ میں آیا ہے۔ اور یہ آتیں حال واقع ہوئی ہیں۔ اتق اللہ کے فاعل سے چنانچہ روح المعانی اور بحر المحیط میں انہیں حال قرار دیا گیا ہے۔ پس آیت کے معنے یہ ہوئے۔ کہ تو اپنی بیوی کو روکے رکھ۔ اور خدا سے ڈر۔ اور طلاق مت دے۔ درانحالیکہ تو اپنے نفس میں چھپا رہا ہے۔ اس بات کو جس کو خدا ظاہر کر رہا ہے۔ اور وہ بات یہی تھی۔ کہ زینب بے قصور تھیں۔ اور زید کا ان کو قصوروار قرار دے کر طلاق دینا غلط تھا۔ اور اسی کو اللہ تعالےٰ نے ان الفاظ میں ظاہر کر دیا ہے۔

پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس بات کو منسوب کرنا بالکل غلط ہے۔ اس میں صرف زید کے نفس کی کیفیت

# مذہبی تحقیقات میں جدید انکشاف

## سناتن دھرم اور اسلام میں قرابت

پرانوں کے مذہب کی رو سے سناتن دھرمی ہندو تین بڑے آدمیوں یا دیوتاؤں کا ماننا ضروری سمجھتے ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں۔ برہما۔ دیشنو۔ شو۔

ہندوؤں کو چونکہ اپنی پرانی صحیح تاریخ یاد نہیں۔ اس لئے ان کے مذہب میں خصوصاً پرانوں میں بہت سے فرضی قصے درج ہو گئے ہیں۔ لیکن ان ریت کے ٹیلوں میں کہیں کہیں سونے کے ذرات بھی نظر آجاتے ہیں۔ چنانچہ اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو ظاہر ہوگا۔ کہ ہندو ترموری کے تین دیوتا برہما۔ دیشنو۔ اور شو دراصل دو پیغمبروں اور ایک پیغمبر زادے کے نام ہیں۔

برہما صاف طور پر ابراہیم علیہ السلام کا نام ہے اور میں نے اپنی کتاب تحفہ ہند و یورپ میں تاریخی شواہد اور دلائل عقلیہ اور قرآن و حدیث سے ثابت کیا ہے۔ کہ برہما سوائے حضرت ابراہیمؑ کے اور کوئی شخص نہیں گذرا۔ اور وید ایک صحیفۂ ابراہیمی تھا۔ نہ کوئی اور کتاب۔

دشنو دراصل ویش نوح ہے۔ یعنی حضرت نوح کا نام ہے۔ اس کے ساتھ ویش کا لفظ اس لئے بڑھا دیا گیا ہے۔ کہ درحقیقت حضرت نوح نے نجاری کا کام بحکم خداوندی سیکھا تھا۔ اور طوفان سے بچاؤ کے لئے وہ بڑی کشتی تیار کی تھی۔ جس کا ذکر قرآن شریف اور بائیبل میں ہے۔ واصنع الفلک باعیننا ووحینا۔ الخ یعنی اے نوح تو ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی کے مطابق کشتی بنا۔ اس لحاظ سے حضرت نوح ویش تھے۔

شو دراصل ایشو (Esau) ہے۔ کتب اسلامیہ اور بائیبل سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ایشو حضرت یعقوب علیہ السلام کے بڑے بھائی اور حضرت اسحق بن ابراہیم علیہما السلام کے فرزند اکبر تھے۔ آپ کی اولاد سے حضرت ایوب۔ حضرت زرتشت۔ حضرت کرشن وغیرہ انبیاء ہوئے ہیں۔ اور تحفہ ہند و یورپ میں میں نے وضاحت کے ساتھ ثابت کر دیا ہے۔ کہ تمام آرین قومیں (پارسی۔ فرنگی۔ ہندی) حضرت ایشو کی اولاد سے ہیں۔

آریوں نے اپنے مورث اعلیٰ کا نام خوب یاد رکھا ہے۔ مگر افسوس انہیں اپنا قدیم وطن یاد نہیں رہا۔ جو ملک شام تھا۔ اور جہاں سے وہ ہجرت کر کے یورپ۔ ایران۔ ہندوستان اور مغربی چین میں آباد ہوئے۔

امید ہے۔ کہ اس انکشاف کے بعد ہمارے سناتن دھرمی اور آریہ سماجی بھائی اس تعصب کو قطعی طور سے خیرباد کہدینگے جو ان کو اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ ہے۔ وہ برہما یعنی حضرت ابراہیمؑ کی اولاد سے ہیں۔ اس لئے ایشو یعنے شو جی کو اپنا مورث اعلےٰ تسلیم کرتے ہیں۔ پھر حضرت نوحؑ کو بھی اپنا پیشوا مانتے ہیں۔ پھر انہیں اور مسلمانوں میں از روئے نسب کچھ فرق نہ رہا۔ اس طرح مذہبی اختلاف بھی نہایت آسانی سے دور ہو سکتا ہے۔ کیونکہ پرانی مقدس کتابوں مثل بائیبل اور قرآن شریف کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت نوحؑ اور حضرت ابراہیم اور آپ کی اولاد بت پرستی کی سخت دشمن تھی۔ اور بتوں کی شکل تک سے بیزار۔ پھر ہندوؤں خصوصاً سناتن دھرمیوں نے کس بنا پر مورتی پوجا کو جائز رکھا ہے۔ بلکہ انہوں نے تو اس قدر کمال دکھایا ہے۔ کہ انہی تین بزرگوں کو خدا سمجھ لیا ہے۔ اور ان کی مورتیاں بنا کر اپنے مندروں کو زینت دے رکھی ہے۔

مسلمانوں کو بھی لازم ہے۔ کہ ہندوؤں کی تاریخی۔ تمدنی اور مذہبی غلطیاں نکال کر نرمی سے ان کو سمجھاتے رہیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں سے بڑے بڑے نتیجے ظہور میں آجاتے ہیں۔ مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے (نعمت اللہ خان گوہر بی۔ اے)

---

# سن رائز کی اشاعت ممالک غیر میں

انگریزی اخبار سن رائز کی اشاعت کی غرض و غایت یہ ہے۔ کہ ممالک غیر میں اس کے ذریعہ تبلیغ احمدیت کی جائے۔ اور یہ غرض اسی طرح پوری ہو سکتی ہے۔ کہ ان ممالک میں اس کے خریدار پیدا کئے جائیں صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔ اے مبلغ امریکہ کی مساعی قابل داد ہیں۔ کہ انہوں نے ۱۸ خریدار سن رائز کے حال میں مہیا کئے ہیں۔ دوسرے ممالک غیر کے مبلغین کو بھی چاہئے۔ کہ اپنے اپنے حلقوں میں سن رائز اور ریویو انگریزی کے خریدار بنائیں۔ تاکہ ان ممالک میں بھی اس ذریعہ سے تبلیغ احمدیت ہو سکے۔

# حضرت مسیح موعودؑ اپنی قوم کو اخلاق اور روحانیت کے کس مقام پر کھڑا کرنا چاہتے ہیں

جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے سالانہ جلسہ ۱۹۲۹ء کے موقعہ پر ۲۸ دسمبر حسب ذیل تقریر فرمائی :-

برادران ملت! اللہ تعالےٰ کا شکر ہے۔ کہ اُس نے پھر مجھے موقعہ دیا۔ کہ ایک سال کے بعد آپ کے سامنے اپنے آقا و محبوب مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر اور رنگ میں کروں۔ پچھلے سال میں نے حضور کی سیرۃ کے بعض پہلوؤں پر تقریر کی تھی۔ لیکن امسال میرا مضمون یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی قوم کو اخلاق اور روحانیت کے کس مقام پر کھڑا کرنا چاہتے ہیں؟ اس مضمون کی اہمیت اور وسعت ظاہر ہے۔ لیکن مجھے ایک گھنٹہ کے اندر اس علمی مضمون پر اپنی تقریر کو ختم کر دینا چاہیئے مجھے اپنی نا قابلیت کا صدق دل سے اعتراف ہے۔ کہ میں ایک وسیع اور بحث طلب مضمون کو مختصر نہیں کر سکتا۔ لیکن مجھے ادب سے نظام العمل بنانے والے حضرات سے بھی عرض کرنے میں تامل نہیں۔ کہ اس قسم کے مضامین کے کسی ایک جزو کو اگر تقریر کا موضوع رکھدیا کریں۔ تو زیادہ بہتر ہو۔ بہر حال اس حدیث دلآویز کو میں مختصر کرنے پر مجبور ہوں۔

## دو بڑے مقصد

برادران! میرے لیکچر کے موضوع کے دو بڑے مقصد ہیں۔ اوّل یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو نصب العین اخلاق و روحانیت کا ہمارے سامنے رکھا ہے جب اس کی عظمت اور شان کا ہمیں علم ہوگا۔ تو علمی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہمارے ایمان میں ایک لذیذ ترقی ہوگی۔ دوم اس مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں اپنی عملی قوت کو بڑھانے اور ہمت کو بلند کرنے کے لئے شوق پیدا ہوگا۔ پس ان ہر دو مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے اولاً میں یہ بیان کروں گا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اخلاق اور روحانیت کی کیا حقیقت ہمارے سامنے رکھی ہے۔ پھر میں یہ بتانے کی سعی کروں گا۔ کہ ہماری اخلاقی اور روحانی قوتیں کس طرح نشوونما پاتی ہیں۔ مضمون کا ابتدائی حصہ کسی قدر علمی ہے۔ اور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت کی برکت سے اور حضور کی تصانیف کی روشنی میں اسے بیان کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اس موضوع کا یہ پہلو متعدد شاخوں پر منقسم ہے۔ مگر میں صرف چند کو بیان کروں گا۔

## فلسفۂ اخلاق اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

برادران فلسفۂ اخلاق کی تاریخ بہت دلچسپ ہے۔ اور یہ مستقل مضمون ہے۔ یورپ میں اس فن پر مستقل متعدد کتابیں لکھی گئی ہیں۔ میں یہاں اس پر بحث نہیں کروں گا۔ بلکہ مختصر طور پر یہ بتاؤں گا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فلسفۂ اخلاق کیا ہے؟ اور اسے دوسرے اخلاقیئن کے بیان کردہ فلسفہ پر کیا فضیلت اور امتیاز ہے۔

## اخلاق کی ابتدا انسان کے عالم وجود کے ساتھ

یہ ایک مسلّم بات ہے۔ کہ جب سے انسان اس دنیا میں آیا اسی وقت سے اخلاقی قوانین کی بنیاد پڑی۔ بلکہ میں تو یہ کہوں گا۔ کہ انسان خود اخلاقی کیفیات اور حسیات کا ایک مجموعہ ہے۔ اس لئے پیدائش انسانی کے ساتھ ہی فلسفہ اخلاق کی تدوین بھی شروع ہوئی۔ اور جس طرح انسان اپنے دوسرے عملیات و افعال میں ترقی کرتا گیا۔ اسی طرح فلسفہ اخلاق کے ارتقاء کی تاریخ ہے۔ اس قدرتی طریق نشوونما اور قانون ارتقا پر نظر کرتے ہوئے ہم یہ ماننے پر مجبور ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فلسفۂ اخلاق سب سے ممتاز ہے۔ لیکن میں نہیں چاہتا۔ کہ صرف دعوے کے طور پر اسے بیان کر دوں۔ بلکہ میں حضرت کے فلسفۂ اخلاق کی امتیازی خصوصیات بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے لئے مجھے اوّل مختصراً قدیم اخلاقیئن کے مذاہب کو بیان کرنا چاہیئے۔

## قدیم اخلاقیئن کا نقطۂ خیال

اس مقصد کے لئے میں یونانی معلمین اخلاق سے شروع کرتا ہوں۔ اور یہ عجیب بات ہے۔ کہ ان حکماء اخلاق کی حالت باوجود معلم اخلاق ہونے کے بالکل دو فریقوں کی حالت ہے۔ جو ایک دوسرے پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کی تردید میں پورا زور لگاتے ہیں۔ ان کی تعلیم اخلاق اس حیثیت سے گویا بداخلاقی سے شروع ہوتی ہے۔ ان میں سب سے پہلا اختلاف جو شروع ہوا۔ وہ خود مذہب اخلاق کے اصولوں میں ہے۔ اور نیکی بدی کی تعریف یا حسن و قبح اعمال کی بحث ہی میں الجھ گئے۔ ایک فریق کا خیال ہے۔ کہ افعال کا حسن و قبح ضمیر کے فتویٰ پر موقوف ہے۔ ان لوگوں کو ضمیریئین کہتے ہیں۔ دوسری جماعت اس امر کی مدعی ہے۔ کہ یہ غلط ہے۔ بلکہ افعال کا حسن و قبح ان کی حیثیت افادی کے لحاظ سے ہوگا۔ یہ لوگ افادیئین کہلاتے ہیں۔ اس میدان میں افلاطون اور ارسطو مصروف جنگ ہیں۔

پھر آگے چلکر یہ بحث بہت واضح رنگ اختیار کرتی ہے اور دو گروہ رواقیئین اور لذتیین کے ناموں سے موسوم ہو کر میدان جنگ میں اُترتے ہیں۔ رواقیین یہ کہتے ہیں۔ کہ انسان کو رنج و راحت و غم و مسرت دونوں سے غیر متاثر رہنا چاہیئے۔ اور جو کچھ پڑے صبر و سکون سے اسے جھیلنا چاہیئے۔ یہ لوگ اصولاً ضمیر کو کافی سمجھتے ہیں۔ برخلاف اس کے لذتیین کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ کوئی ایسی حس ہمارے پاس نہیں جس کے ذریعہ سے افعال و جذبات میں کوئی اخلاقی مدارج قائم کر سکیں۔ اور نہ حسن و قبح کی شناخت کا کوئی ذریعہ طبعی ہمارے پاس ہے۔ بلکہ صرف تجربہ و مشاہدہ سے ہم یہ حقیقت سمجھتے ہیں۔ اس لئے جن افعال و اعمال کا نتیجہ انسان کی مجموعی راحت و مسرت ہو وہ افعال حسنہ یا اخلاق فاضلہ ہیں۔ فلسفۂ اخلاق کی اس ابتدائی بحث نے بہت سی شاخیں پیدا کی ہیں میں ان میں الجھنا اور الجھانا نہیں چاہتا۔ اس عہد حاضرہ کا فلسفہ اخلاق خواہ وہ کسی درجہ تک ترقی کر گیا ہو۔ مگر اس کی تہ میں بھی دو اصل کام کرتے ہوئے دکھائی دینگے۔

## انسان بالطبع نیک ہے یا بد

پھر ان حکماء اخلاق میں ایک اور امر مابہ النزاع ہے قدماء یونان اس بات کے قائل تھے۔ کہ انسان بالطبع شریر اور بد اخلاق پیدا ہوا ہے۔ لیکن تعلیم و تربیت سے خوش اخلاق ہو سکتا ہے۔ رواقیین اس کے خلاف تھے۔ اور وہ انسان کو بالطبع نیک خو خیال کرتے تھے۔ مگر جالینوس نے دونوں کو رد کیا۔ کہ اگر طبعاً نیک یا بد تھے۔ تو نہ نیک بد ہو سکتا ہے نہ بد نیک اس لئے اس نے یہ مذہب تعلیم کیا۔ کہ بعض نیک ہیں اور بعض بد ان میں تغیّر نہیں ہو سکتا۔ بعض دونوں کے بین بین ہیں۔ اور یہی فرقہ اصلاح پذیر ہے۔ ارسطو نے یہ عقیدہ پیش کیا۔ کہ کوئی چیز انسان کی طبعی اور جبلی نہیں جو کچھ ہے۔ تعلیم و تربیت کا اثر ہے۔ اور تعلیم و تربیت کی قابلیت کے مدارج مختلف ہیں۔

اسقدر بیان سے حکماء اخلاق کے فلسفۂ اخلاق کی حقیقت یا اصول آپ کو معلوم ہو گئے۔ میں نے اس مضمون کا مطالعہ کیا ہے۔ اور فلسفۂ اخلاق کی تاریخ کو پڑھا ہے۔ لیکن میں ان ابحاث میں آپ کو لے جانا نہیں چاہتا۔ جو حکماء اخلاق کے باہمی جدال و مناظرہ میں پیدا ہوئی ہیں۔ میں واضح الفاظ میں آپ کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ ان حکماء اخلاق نے تین باتیں پیدا کیں۔ اوّل انسان کا حقیقی رہنما یا معلم اخلاق صرف اسکا مشیر باطن ہے۔ دوم اخلاق یا اعمال حسنہ صرف وہی ہیں جن سے انسانی راحت و مسرّت بڑھے۔ سوم انسان طبعاً اور فطرتاً شریر اور بداخلاق ہے۔

## مسلم اخلاقیئن کا فلسفۂ اخلاق

مسلم اخلاقیئن میں سے میں صرف حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کو لیتا ہوں۔ حضرت امام غزالی نے اپنی کتاب احیاء میں جو فلسفۂ اخلاق بیان کیا ہے۔ ہر چند وہ اپنے اندر

ایک خاص شان رکھتا ہے۔ لیکن یہ ناقابل انکار حقیقت ہے۔ کہ اس فلسفہ اخلاق کی بنیاد بھی یونانی حکماء کے اخلاق کے اصولوں پر ہے۔ گو اس میں اسلامی خوبی اور وضاحت کی شان پیدا ہو گئی ہے۔ موجودہ زمانہ کے اخلاقیین نے تو اخلاق کی کیفیت ہی اور پیدا کر دی ہے۔ اب میں یہ بتاتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فلسفہ اخلاق میں کیا امتیاز ہے۔ حکماء اخلاق کے اصولوں کی کسی قدر تصریح میں نے پہلے کر دی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ بیان کیا۔ وہ محض تخیلات اور دماغی کاوش کا نتیجہ نہیں بلکہ آپ نے خدا تعالےٰ کی وحی سے خاص علم پا کر اظہار حقیقت کیا ہے۔

## پہلا امتیاز

پہلا امتیاز آپ کے طریق بیان میں یہ ہے۔ کہ آپ کسی فلسفی کے مقلد نہیں۔ بلکہ انبیاء علیہم السلام کے طریق تعلیم کے پیرو ہیں۔ اور خدا تعالےٰ سے آپ نے براہ راست اس صراط مستقیم کو حاصل کیا ہے۔ اس لئے جس طرح انبیاء علیہم السلام اور فلاسفروں کے ایمان میں فرق ہوتا ہے۔ کہ آخرالذکر لوگوں کو وہ معرفت اور حق الیقین حاصل نہیں ہوتا۔ جو انبیاء علیہم السلام کو ہوتا ہے۔ (اس کے متعلق جو صاحب مزید تفصیلات دیکھنا چاہیں۔ وہ سرمہ چشم آریہ پڑھیں) اسی طرح فلسفہ اخلاق میں ان کا طریق ممتاز ہے۔

## دوسرا امتیاز

دوسرا امتیاز آپ کے فلسفہ اخلاق کا یہ ہے۔ کہ آپ نے فلاسفہ یونان کی غلطیوں کو واضح کر دیا۔ اور بحیثیت ایک حکم عدل کے جس حد تک ان کے فلسفہ اخلاق میں صداقت تھی۔ اسے قائم رکھا اور جو خامی کمزوری تھی۔ اسے دور کر دیا۔ مثلاً آپ نے قدماء یونان کے اس عقیدہ کی کھلم کھلا تردید کی۔ کہ انسان فطرتاً شریر اور بد اخلاق ہے۔ آپ نے اپنی متعدد تصانیف میں اس پر جرح کی اور عیسائیوں کے اس عقیدہ کا کہ انسان فطرتی طور پر گنہگار ہے۔ خوب رد کیا ہے۔ قرآن مجید اور قانون قدرت کے مشاہدات سے آپ نے بتایا ہے۔ کہ انسان فطرتاً پاک ہے۔

نہ صرف یہ بلکہ آپ نے اس کی بھی وضاحت کی کہ انسان کو جس قدر قوتیں اور جذبات دیئے گئے ہیں۔ یہ سب کے سب بجائے خود اخلاق ہیں۔ اور یہ جذبات اپنی اصل صورت میں قطعاً برے نہیں۔

پھر جو لوگ فتویٰ ضمیر کو کافی سمجھتے تھے۔ اور اسے ہی حق الیقین کا ذریعہ سمجھے ہوئے تھے۔ ان کے ساتھ اس حد تک تو آپ نے اتفاق کیا کہ خدا تعالےٰ نے ایک مشیر باطن انسان کو دیا ہے۔ لیکن آپ نے یہ بھی بتایا۔ کہ یہ مشیر باطن جسے ضمیر کہو یا نور قلب یا اس کی عملی قوت عقل ایک ابتدائی مشیر ہے۔ مگر اپنی جگہ وہ کامل نہیں جب تک اس کے ساتھ دوسرے مشیر نہ ہوں۔ چنانچہ براہین احمدیہ میں آپ نے اس مسئلہ پر بڑی وضاحت کے ساتھ بحث کی ہے۔ کہ جب تک اس کے ساتھ تجربات و مشاہدات۔ تاریخی دلائل اور بالآخر خدا تعالےٰ کی وحی و الہام تائید نہ کرے۔ یہ کچھ چیز نہیں۔ اس طرح یونانی حکماء اخلاق نے جس کی ذرہ دیکھا تھا۔ آپ نے اس کی شان آفتابی کو روشن کر دیا۔ اس طرح پر آپ نے ضمیر ثین الفادیین کے درمیان ایک محاکمہ کر کے اصل حقیقت کو واضح کر دیا۔

## تیسرا امتیاز

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فلسفہ اخلاق بیان کرنے میں بھی وہ کمال کیا ہے۔ جو آج تک اخلاقیین میں سے کسی کو نصیب نہیں ہوا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز ہیں۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اخلاق فاضلہ کے اتمام اور اکمال کے لئے تھی۔ چنانچہ حضور نے فرمایا ہے۔ کہ میں اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔

بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ مقام تو اتنا اعلےٰ اور ارفع ہے کہ اس کی نظیر تمام انبیاء علیہم السلام کی مجموعی حیثیت میں بھی نظر نہیں آتی۔ اس لئے کہ اخلاق فاضلہ کی تعلیم دیدینا ایک اور بات ہے اس پر عمل کرا لینا حقیقی کمال ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل میں یہ بات داخل ہے۔ کہ آپ صرف معلم اخلاق ہی نہ تھے۔ بلکہ مزکی بھی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام چونکہ حضور کے بروز ہیں۔ اس لئے آپ کا اخلاقی مقام بھی بہت بلند ہے۔

حکمائے اخلاق کی کتابیں پڑھ جایئے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ نفس اخلاق کی حقیقت اور تعریف کی گتھی ہی کو نہیں سلجھا سکے۔ اور انہوں نے اس قدر پیچیدہ بنا دیا ہے۔ کہ حیرت ہوتی ہے۔ مگر حضرت مسیح موعودؑ نے اسے بہت آسان اور عام فہم بنا دیا۔ اور نہ صرف یہ بلکہ ہر شخص جو اس حقیقت پر غور کرے گا۔ وہ اخلاقی کمالات کو حاصل کرنے کے لئے اپنے اندر جوش محسوس کرے گا۔ اور اس کا دل امید سے بھر جائے گا۔ میں دعوے سے کہتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فلسفہ اخلاق ہی کے بیان اور توضیح سے تمام مذاہب باطلہ کی تردید کر دی ہے۔

## فلسفہ اخلاق اور دوسرے مذاہب

غیر مناسب نہیں ہوگا۔ اگر میں مختصراً دوسرے مذاہب پر فلسفہ اخلاق کے نقطہ نظر سے ایک مختصر ریمارک کروں۔ اسلام کے سوا اس وقت دو بڑے مذاہب میدان میں ہیں۔ آریہ اور عیسائی۔ آریہ مذہب کے عقیدہ کے موافق کوئی گناہ معاف ہی نہیں ہو سکتا۔ اس کے بدلہ میں انسان کو مختلف جونوں میں جانا لازمی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ عقیدہ کہ جو کچھ اسے مل رہا ہے۔ یہ سب اس کے اعمال کی پاداش ہے۔ یہ دونوں عقیدے گناہ اور بدی کے دنیا میں قائم رکھنے کے مؤید ہیں۔ پھر اخلاق فاضلہ کیونکر حاصل ہوں۔ عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ کوئی انسان شریعت پر عمل نہیں کر سکتا۔ اور وہ فطرتاً گناہگار پیدا ہوا ہے۔ ان ہر دو عقیدوں سے بھی انسان کے اخلاق فاضلہ کی قوتوں میں کوئی نشو و نما نہیں ہو سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ کہکر کہ گناہ انسانی فطرت کا خاصہ یا جزو نہیں۔ انسانیت کے شرف کو بڑھا دیا۔ اور پھر بتایا کہ گناہ کوئی ایسی چیز نہیں۔ جو قطعاً دور ہی نہ ہو سکے۔ بلکہ آپ نے خدا تعالےٰ کی صفات غافر الذنب اور قابل التوب وغیرہ کو پیش کر کے اور قانون قدرت سے اس کی مثالیں دے کر واضح کر دیا۔ کہ گناہ توبہ سے معاف ہو جاتے ہیں توبہ کی حقیقت میں بتایا۔ کہ اول اس میں اعتراف ہو۔ ندم ہو۔ پھر ترک ہو پھر اس کے مقابل نیکی کو اختیار کر کے دوام و استقلال ہو۔

ان امور کی تفصیل بہت وقت چاہتی ہے۔ اس لئے چھوڑتا ہوں۔ اور اب میں بتاتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اخلاق کی کیا

## فلسفہ اخلاق حضرت مسیح موعود کے نقطہ نظر سے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا۔ کہ انسان مختلف قوتوں اور جذبات کا مجموعہ ہے۔ اور ہر ایک جذبہ اور ہر ایک طبعی قوت بجائے خود اخلاق کے چشمہ ہیں۔ اگر ان قوتوں کا صحیح اور جائز استعمال کیا جائے تو وہ قوتیں اخلاق بن جاتی ہیں۔ اور صحیح اور جائز استعمال نہ ہو۔ تو وہی قوتیں بدی کا چشمہ بن جاتی ہیں۔ اور یہ دونوں چیزیں باہر سے نہیں آتی ہیں۔ بلکہ خود اندر سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ جس طرح پر تلوار کی چمک اور اس کی تیزی باہر سے نہیں آتی۔ بلکہ لوہے کی ایک سلاخ کو چند مخصوص اعمال میں سے گذرنے کے بعد جب اسے سان پر لگایا جاتا ہے۔ تو وہ چمک اور تیزی اسی میں سے نکل آتی ہے۔ پھر جب اس کو پالش کیا جائے۔ تو اس چمک میں نکھار اور تیزی میں دیرپائی پیدا ہو جاتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح انسان کی طبعی قوتیں اور جذبات اپنے اندر عجیب و غریب کمالات رکھتی ہیں۔ اگر ان قوتوں اور جذبات سے عملیات کے صحیح اصول پر کام لیا جائے۔ تو تمام طبعی قوتیں اور جذبات اخلاق بن جاتے ہیں۔ پھر اخلاق کو جب تعدیل اور ترتیب سے استعمال کیا جائے۔ تو یہی اخلاق روحانیت میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

## اخلاق اور روحانیت کا رشتہ

لوگوں نے اخلاق اور روحانیت کے باہمی رشتہ کے سمجھنے میں بھی اسی طرح غلطی کی ہے۔ جس طرح اخلاق اور طبعی قوتوں کے سمجھنے میں۔ یہ راز بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کھولا۔ قرآن مجید میں یہ اسرار و نکات موجود تھے۔ مگر اس حقیقت کے انکشافات کے لئے خدا تعالےٰ نے آپ کو برگزیدہ کیا۔ اس لئے کہ اسی عہد میں سائنس کے عجیب و غریب انکشافات ہونے لگے۔ اور اس نقطہ خیال سے اسلام پر معترضین نے حملہ کیا۔ درحقیقت مسئلہ ارتقاء کے فلسفہ پر غور کرنے سے نہایت لذیذ معلوم ہوتی ہے۔ میرے پاس وقت نہیں جو میں طبعی قوتوں اور جذبات کی کہانی جو قرآن مجید نے ایک سائنس کے رنگ میں بیان کی ہے۔ بیان کروں۔

## قانون ارتقاء پر ایک نظر

میں ایک مثال کے ذریعہ قانون ارتقاء کو پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں جس سے طبعی قوتوں کے ارتقائی سلسلہ کی بآسانی سمجھ آ سکتی ہے۔

دیکھو ہم مختلف غذائیں کھاتے ہیں۔ یہ غذائیں معدہ میں جا کر ایک خاص عمل کے نیچے آ کر اپنا جوہر لطیف خون کی صورت میں تبدیل کر دیتی ہیں۔ پھر وہ خون آگے چلتا ہے۔ اور اسی خون کے اجزائے لطیف ترقی کرتے ہوئے نطفہ کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ اور وہی نطفہ آگے چل کر انسان کی شکل میں آ جاتا ہے۔ اسی طرح پر جو قوتیں اور طاقتیں اور جذبات انسان کے اندر طبعی طور پر موجود ہیں۔ جب ان کا صدور برمحل ہوتا ہے۔ تو وہ قوتیں اخلاق ہو جاتی ہیں۔ اور جب اخلاق

ہم۔ کا کمال ہوتا ہے۔ جن کو اخلاق فاضلہ اور اخلاق کاملہ کہتے ہیں۔ تو وہ روحانیت کی صورت میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اور پھر یہ ترقی روحانیت کی انتہا ہی ہے جیسا کہ میں آگے چل کر بیان کروں گا۔ اس سے یہ امر بآسانی سمجھ میں آ جاتا ہے کہ اخلاق اور روحانیت کا کیا رشتہ ہے۔ اعمال حسنہ کا کمال اخلاق ہے۔ اور اخلاق کا کمال روحانیت اور روحانیت کا کمال فلاح اور فوز عظیم ہے۔ چنانچہ قرآن مجید نے علے العموم جہاں اس حقیقت کو مختلف رنگوں میں بیان کیا ہے وہاں

(باقی)

صفحہ ۱۱
21.1.30
46

# پیغامی کیمپ میں ختم نبوت پر بحث

انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ۲۷ دسمبر ۱۹۲۹ء کو مسئلہ ختم نبوت پر دو تقریریں ہوئیں۔ ایک از روئے قرآن کریم و اقوال حضرت مرزا صاحب۔ دوسری از روئے احادیث نبویہ ان تقریروں کے بعد آدھ آدھ گھنٹہ تبادلہ خیالات کے لئے وقت رکھا گیا تھا۔ میں چونکہ اتفاقاً وہاں موجود تھا۔ میں نے انجمن مذکور کے مایہ ناز مبلغ میر مدثر شاہ صاحب کی تقریر پر کچھ گفتگو کی۔ اور مولوی عصمت اللہ صاحب کی تقریر پر مولوی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل لائلپوری نے گفتگو کی۔ اس گفتگو کے متعلق انجمن مذکور کے نامہ نگار نے لاہور کے بعض روزانہ مشہور اخباروں میں یہ شائع کرایا ہے کہ:۔

"مسئلہ ختم نبوت کی معرکۃ الآراء بحث میں قادیانیوں کی زبردست شکست"

اس عنوان کے ماتحت بڑی تعلی سے کام لیا گیا ہے۔ اور اپنی پارٹی کی تمام خلاف تہذیب کارروائیوں کو چھپانے کے لئے خواہ مخواہ مبایعین کو حسب عادت برا کہا ہے۔ میں اس تحریر کا کوئی جواب نہ دیتا۔ اگر یہ پیغام صلح تک محدود رہتی۔ مگر چونکہ مشہور اسلامی اخباروں میں اس خبر کو شائع کیا گیا ہے۔ اس لئے میں مختصراً اصل حقیقت کا اظہار کرنا ضروری سمجھتا ہوں:۔

## اہم اعتراض

میر مدثر شاہ صاحب کے لیکچر میں اس بات پر زور دیا گیا کہ

"حضرت مرزا صاحب تو اجرائے نبوت پر آیات قرآنی سے استدلال نہیں کرتے۔ مگر میاں صاحب کے قادیانی مرید بلاوجہ بعض آیات قرآنی سے مرزا صاحب کی نبوت پر استدلال کرتے ہیں۔ مثلاً حضرت مرزا صاحب نے آیت من یطع اللہ والرسول فاولئك مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین سے یا آیت کریمہ یا بنی اٰدم اما یاتینکم رسل منکم سے کبھی نبوت کے اجراء پر استدلال نہیں کیا"۔

## جواب

اگرچہ یہ ضروری نہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے جس آیت قرآنی سے استدلال کر کے اپنے دعوے کا ثبوت دیا ہو۔ اس آیت کو ہی ہم محل استدلال رکھیں۔ اور کوئی جدید دلیل پیش نہ کریں۔ مگر میں دعوے سے کہتا ہوں۔ کہ قرآن کریم سے حضرت مرزا صاحب نے اپنی نبوت کو ثابت کیا ہے۔ اور جن آیات کو ہمارے خلاف بطور مثال پیش کیا ہے ان کے متعلق سید مدثر شاہ نے اپنی ناواقفیت کا اظہار کیا ہے۔ حضرت مرزا صاحب تو آیت اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم سے امت محمدیہ میں ان تمام نعمتوں کو جنہیں پا کر پہلے نبی خدا سے نبی کا خطاب پاتے رہے۔ جاری تسلیم کرتے ہوئے اپنے دعوئ نبوت کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ہے۔ بارہا زبردست الفاظ میں پیش کیا ہے۔ اور وہ آیت جس کو میر صاحب نے پیش کیا ہے۔ وہ سورہ فاتحہ کی آیت کی ایک تفسیر ہے جیسا کہ حضرت مرزا صاحب فرماتے ہیں

"سورہ فاتحہ میں مسلمانوں کے لئے یہی دعا مقرر کی ہے۔ کہ وہ ان ہر چہار کمالات کو طلب کرتے رہیں۔ اور وہ دعا یہ ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم اور قرآن شریف کے دوسرے مقام میں اس آیت کی تشریح کی گئی ہے۔ اور ظاہر فرمایا گیا ہے۔ کہ منعم علیہم سے مراد نبی اور صدیق اور شہید اور صالحین ہیں۔ اور انسان کامل ان ہر چہار کمالات کا مجموعہ اپنے اندر رکھتا ہے"۔
(تریاق القلوب صفحہ ۱۲۵)

پس حضرت مرزا صاحب کا آیت سورہ فاتحہ سے اپنی نبوت ثابت کرنا اور کمالات نبوت کو آیت زیر بحث کی رو سے جاری قرار دینا اور اپنے اندر ہر چہار کمالات بدرجہ اتم قرار دینا کھلے لفظوں میں آیت زیر بحث سے اپنی نبوت پر استدلال کرنا ہے:۔

میں نے میر صاحب کو زور سے چیلنج کیا۔ کہ وہ اب اس کے خلاف اپنا پہلا دعوے کسی طرح ثابت کر کے دکھلائیں۔ اور میں اور بحث کو قلت وقت کی وجہ سے اور تاکہ ایک ہی بات حل ہو جائے۔ چھوڑ دیتا ہوں۔ مگر چونکہ نیت میں حق طلبی یا اظہار حق تو تھا ہی نہیں۔ اس لئے پھر میر صاحب اس طرف متوجہ نہ ہوئے:۔

## دوسرا اہم اعتراض

پھر یہ اعتراض شروع کر دیا۔ کہ مرزا صاحب کی تمام کتابوں اور تحریروں میں ایک دفعہ بھی یہ نہیں لکھا۔ کہ:۔

"میرا دعوے ہے۔ کہ میں نبی ہوں"

پس جب خود مرزا صاحب ایک دفعہ بھی دعوئ نبوت نہیں کرتے۔ تو قادیانیوں کا آپ کی طرف دعوے نبوت منسوب کرنا مدعی سست اور گواہ چست والا معاملہ ہے:۔

## جواب

حضرت مرزا صاحب نے صدہا مرتبہ نبوت کا دعوے کیا ہے۔ اور صاف فرمایا ہے۔ کہ

"ہمارا دعوے ہے۔ کہ ہم رسول اور نبی ہیں"

پس اس امر سے انکار کرنا بدیہات کا انکار کرنا ہے:۔

میرے اتنا کہنے پر میر صاحب نے کہا۔ ایک ہی حوالہ ایسا دکھا دو مگر مرزا صاحب کی اپنی کتاب سے ہو۔ میں نے کہا۔ میرے پاس اس وقت کوئی کتاب نہیں ہے۔ اور اگر حوالوں کے دکھانے کی بحث ہو۔ تو پھر آپ صبر کریں۔ میں بیسیوں حوالے دکھاؤں گا۔ اس وقت تو زبانی گفتگو ہے میرا وقت ضائع نہ کیا جائے۔ میں کوئی اس مقصد کے لئے نہ آیا تھا کہ کتابیں بھی ساتھ لے آتا۔ میں خوب جانتا تھا۔ کہ جن الفاظ کو میں نے اوپر پیش کیا ہے۔ وہ حضرت مرزا صاحب کی ڈائری میں سے ہیں اور مطالبہ حضرت مرزا صاحب کی تحریر سے ہے۔ مگر میر صاحب یہ خیال کر کے کہ ڈائری کے سوا کہیں مرزا صاحب نے نہیں فرمایا۔ کہ میرا دعوے ہے کہ میں نبی ہوں۔ جھٹ بول اٹھے۔ اچھا زبانی ہی کتاب کا حوالہ دو۔ میں نے کہا۔ وہ خط جو اخبار عام کے نام ہے۔ اس میں بھی حضرت مرزا صاحب نے صاف نبوت کا دعوے کیا ہے۔ اب میر صاحب نے کہا کہ اس میں یہ ہرگز نہیں لکھا۔ کہ میرا دعوے ہے۔ کہ میں نبی ہوں۔ لیجئے یہ وہ خط ہے بتایئے کہاں لکھا ہے۔ میں نے اس خط کو پڑھنا شروع کیا۔ تو میر صاحب اور ان کے ساتھی ہنسی سے کام لینے لگے۔ اور دانستہ حق کو ٹھکرا دیا خط مذکور میں لکھا ہے:۔

"میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں"

میں نے ان الفاظ کو زور سے پیش کیا۔ اور کہا۔ بتاؤ دعوئ نبوت اور کیا ہوتا ہے۔ اور اگر یوں سمجھ میں نہیں آتا۔ تو اس خط میں بار بار بحث ہی اس امر پر ہے۔ کہ

"یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے۔ کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعوے کرتا ہوں۔ کہ جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق نہیں رہتا۔ اور جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ مستقل طور پر میں اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا ...... یہ الزام صحیح نہیں۔ بلکہ ایسا دعوے میرے نزدیک کفر ہے"۔

اس تمہید خط میں جبکہ بحث ہی دعوے نبوت کے متعلق ہے۔ اور آپ نبوت مستقلہ کو کفر قرار دیتے ہوئے آنحضرت کی اتباع سے امور غیبیہ کی کثرت کی وجہ سے خدا کی طرف سے نبی اللہ کا نام دیئے جانے کو اپنے نبی ہونے کی دلیل بیان فرماتے ہیں۔ تو یہ کھلے لفظوں میں نبوۃ کا دعوے ہے:۔

میں نے اس موقعہ پر حقیقۃ الوحی طلب کی۔ تاکہ اس میں سے چند ایک اور حوالے پیش کروں۔ مگر کتاب دینے سے انکار کیا گیا۔ لیکن اتفاقاً میر صاحب نے اس میں سے میرے خلاف کچھ دکھانے کے لئے یہ کتاب نکال کر میز پر رکھ دی۔ اور میں نے اٹھا کر اس میں سے مندرجہ ذیل الفاظ پڑھے:۔

"جس نبوت کا دعوے کرنا قرآن شریف کی رو سے منع معلوم ہوتا ہے۔ ایسا کوئی دعوے نہیں کیا گیا۔ صرف یہ دعوے ہے۔ کہ ایک پہلو سے میں امتی ہوں۔ اور ایک پہلو سے آنحضرت صلعم کے فیض نبوت کی وجہ سے نبی ہوں"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹)

اس کا جواب نہ بن سکنے کی وجہ سے پھر میر صاحب اور طرف چل پڑے۔ اس حوالہ کا نام تک نہ لیا۔ حالانکہ میں نے بڑے زور سے کہا تھا اگر میں یہ نہ دکھا سکوں۔ کہ حضرت صاحب نے لکھا ہے۔ کہ میں مدعی نبوۃ ہو

رسالت ہوں۔ یا یہ کہ میرا دعوٰے ہے۔ کہ میں نبی اور رسول ہوں۔ تو میں یہیں اپنے عقائد سے توبہ کر لونگا۔ ورنہ میر مدثر شاہ صاحب کو چاہیئے۔ کہ اگر ان سے رد نہ ہوسکے۔ تو وُہ آج ہی حضرت میاں صاحب کی بیعت کرلیں مگر صداقت دیکھنا اور حق کو پانا تو اس گروہ کا ارادہ ہی نہ تھا۔ اس لئے وُہ آنکھیں اور کان اور دل کو بند کرکے رہ گئے ؎

## تیسرا اہم اعتراض

پھر کہا۔ مرزا صاحب تو مدعی نبوت کو کافر و کاذب ٹھیراتے ہیں۔ پس وُہ کیونکر اپنے آپ کو مدعی نبوت کہلاسکتے ہیں۔ بلکہ وُہ تو فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"اس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلاسکتا"

اس لئے اسلام میں کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ صرف اسی کی نفی کی گئی ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ کہ" خدا تعالےٰ نے میرا نام نبی رکھا ہے۔" اور نبی کا نام پانا۔ اور نبی ہونا۔ دو الگ الگ باتیں ہیں۔ مرزا صاحب نے نبی کا نام پایا ہے۔ نبی کا منصب نہیں پایا۔ اس لئے وُہ نبوت کا دعوٰے کرہی نہیں سکتے تھے ؎

## جواب

اس طائفہ لاہوری کا عجب حال ہے۔ اگر حضرت مرزا صاحب یہ فرماتے ہیں۔ کہ مَیں نبی کہلاتا ہوں۔ تو جھٹ کہدیتے ہیں۔ نبی کہلانا۔ اور نبی ہونا دو الگ الگ باتیں ہیں۔ اور جب کہا جاتا ہے۔ کہ حضرت صاحب تو لکھتے ہیں کہ "یہ ضرور یاد رکھو۔ کہ اس امت کے لئے وعدہ ہے۔ کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائیگی۔ جو پہلے نبی اور صدیق پاچکے۔ پس منجملہ ان انعامات کے وُہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں۔ جن کی رُو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے"

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ سب انبیاء نبی کہلاتے تھے۔ اب کیا وُہ یونہی کہلاتے ہی نبی تھے۔ یا وُہ نبی کہلاتے ہی۔ اس لئے تھے۔ کہ وُہ نبی تھے۔ لاحول ولا قوۃ۔ عداوت حضرت محمُود کی وجہ سے ان کی عقلیں کیسی بیکار ہوگئی ہیں۔ خدا رحم کرے ؎

## نبی کا نام

حضرت صاحب تو فرماتے ہیں:۔

"اگر بروزی معنوں کی رُو سے بھی کوئی شخص نبی اور رسول نہیں ہوسکتا۔ تو پھر اس کے کیا معنے ہیں۔ اهدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیھم۔ سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ان معنوں کی رو سے مجھے نبوت اور رسالت سے انکار نہیں ہے۔ اسی لحاظ سے صحیح مسلم میں بھی مسیح موعود کا نام نبی رکھا گیا۔ اگر خدا تعالےٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا۔ تو پھر بتاؤ۔ کس نام سے اس کو پکارا جائے اگر کہو۔ اس کا نام محدث رکھنا چاہیئے۔ تو میں کہتا ہوں۔ تحدیث کے معنے کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے" (ایک غلطی کا ازالہ)

حضرت مرزا صاحب تو آنحضرت کے ذریعہ نبی ہوکر نبی کہلاتے اور نبی نام سے موسوم ہوتے ہیں۔ اور پیر صاحب فرماتے ہیں۔ نبی ہونا اور نبی کا نام پانا دو الگ الگ امور ہیں۔ اجی پیر صاحب اگر آپ حضرت صاحب کی کتابوں کو تعصب کی عینک اتار کر پڑھینگے۔ تو آپ ضرور دیکھینگے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمام انبیاء سابقین کو بھی نبی کا نام پانیوالے لکھا ہے۔ اور حضرت مسیح موعُود کے نزدیک نبی کا نام پانا مرتبہ نبوت کے پانے کے مساوی ہے۔ سنیئے:۔

"یاد رہے۔ کہ بہت سے لوگ میرے دعوے میں نبی کا نام سُنکر دھوکہ کھاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ گویا میں نے اس نبوت کا دعوٰے کیا ہے۔ جو پہلے زمانوں میں براہ راست نبیوں کی ملی ہے۔ لیکن وُہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ میرا ایسا دعوٰے نہیں ہے۔ بلکہ خدا کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضہ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے۔ کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا۔ اس لئے میں صرف نبی نہیں کہلاسکتا۔ بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی اور میری نبوت آنحضرت صلعم کی ظل ہے۔ نہ کہ اصلی نبوت اسی وجہ سے حدیث اور میرے الہام میں جیسا کہ میرا نام نبی رکھا گیا۔ ایسا ہی میرا نام امتی بھی رکھا گیا۔ تا معلوم ہو۔ کہ ہر ایک کمال مجھکو آنحضرت صلعم کی اتباع اور آپ کے ذریعہ سے ملا ہے"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰)

اب اس جگہ حضرت مسیح موعود نے مقام اور مرتبہ نبوت کو پاکر نبی کا نام پانے کا دعوٰے کیا ہے۔ جو آنحضرت کے ذریعے سے ہے اور جس طرح نبی کا نام ہے۔ ویسا ہی امتی بھی آپ کا نام ہے۔ پس اگر نبی کا نام بے حقیقت ہے۔ تو امتی کا نام بھی بے حقیقت ہے۔ لیکن سچ یہ ہے۔ امتی کا نام حق ہے۔ اور نبی کا نام بھی حق ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود بار بار فرماتے ہیں۔ کہ "میں نبی بھی ہوں۔ اور امتی بھی"

## امتی نبی

ان لفظوں کی مجموعی کیفیت کا نام ظلی نبوت ہے۔ کہ محدثیت جیسے کہ پیر صاحب نے دانستہ دھوکہ دینے کے لئے ازالہ اوہام سے امتی اور نبی کے لئے محدث کا لفظ پیش کرکے کہا۔ کہ مرزا صاحب محدث ہیں۔ حضرت مسیح موعود تو محدثیت اور نبوت میں فرق کرکے نبی ہونے کے مدعی ہیں۔ مگر پیر صاحب ایک متروک حوالہ پیش کرکے خواہ مخواہ آنکھوں میں مٹی ڈالنا چاہتے ہیں۔ پیر صاحب کیا یہ سچ نہیں کہ اس امت میں بہت سے محدث ہو گذرے ہیں لیکن حضرت مرزا صاحب جس نبوت کے مدعی ہیں۔ وُہ ان کی ذات کے لئے ہی مخصوص ہے۔ جیسا کہ فرمایا:۔

"جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں۔ انکو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

معلوم ہُوا۔ کہ جس نبی نام کے حضرت صاحب مدعی ہیں۔ اولیاء امت خواہ ان میں سے کوئی کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو۔ اس نام کا مستحق نہیں۔ کیونکہ حقیقت اسم اس میں موجُود نہیں۔ پس حضرت مسیح موعُود کا امتی اور نبی ہونا۔ آپ کو غیر نبی ثابت نہیں کرتا۔ بلکہ صرف یہ ثابت کرتا ہے۔ کہ آپ کی نبوت آنحضرت صلعم کے فیض سے ہے اس کے ماسوا نبوت میں کوئی فرق نہیں۔ بلکہ یہ نبوت نبوت محمدیہ ہونے کی وجہ سے دوسری تمام نبوتوں سے ارفع و اعلےٰ ہے ؎

## صرف نبی

حضرت مرزا صاحب کا یہ فرمانا کہ میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا۔ اس کے معنے صرف یہ ہیں۔ کہ اُمتی ہونے کے مفہوم کو الگ کرکے میں نبی نہیں ہوں۔ جسے صرف نبی کہا جائیگا۔ وہ مستقل نبی ہوگا۔ اور حضرت مرزا صاحب مستقل نبی نہیں ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوت موسیٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا۔ بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں۔ ..... اسی وجہ سے میری طرح ان کا یہ نام نہ ہُوا۔ کہ ایک پہلو سے امتی اور ایک پہلو سے نبی بلکہ وہ انبیاء مستقل نبی کہلائے"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷)

صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کی نبوۃ اور دوسرے انبیاء کی نبوۃ میں صرف ذریعہ حصول کا فرق ہے۔ اس لئے حضرت مرزا صاحب سچ مچ نبی ہیں۔ چنانچہ خود آپ نے فرمایا ہے۔ کہ اس امت کے دوسرے اولیاء کرام تو کا انبیاء بنی اسرائیل ہیں اور میں بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح نبی ہوں۔ اور درجے میں حضرت عیسےٰ سے افضل ہوں۔ اور بڑے زور سے فرمایا۔ کہ

"عزیزو جبکہ میں نے یہ ثابت کر دیا۔ کہ مسیح ابن مریم فوت ہوگیا ہے اور آنیوالا مسیح میں ہوں۔ تو اس صورت میں جو شخص پہلے مسیح کو افضل سمجھتا ہے۔ اسکو نصوص حدیثیہ اور قرآنیہ سے ثابت کرنا چاہیئے۔ کہ آنیوالا مسیح کچھ چیز ہی نہیں۔ نہ نبی کہلاسکتا ہے۔ نہ حکم جو کچھ ہے پہلا ہے"۔

(حقیقت الوحی صفحہ ۱۵۵)

باوجود اس قسم کی صدہا کھلی شہادتوں کے یہ کہنا کہ حضرت مرزا صاحب نبی نہیں ہیں۔ اور حضرت عیسےٰ نبی ہیں۔ یہ صریح حق کا انکار ہے۔ مگر ہوشیاری یہ ہے۔ کہ دنیا کی آنکھوں میں مٹی ڈالکر یہ کہے جاتے ہیں۔ کہ دیکھو مرزا صاحب تو اپنے آپ کو نبی نہیں کہتے بلکہ فرماتے ہیں۔ کہ میں صرف نبی نہیں کہلاسکتا۔

## منکروں کو چیلنج

ہمیں تو پیر صاحب اور انکے امیر صاحب کی یہ حق پوشی تعجب میں ڈال رہی ہے۔ اور یقین نہیں آتا۔ کہ وہ اس بات کو سمجھتے نہوں۔ اور غلط فہمی کی وجہ سے بار بار لکھ رہے ہوں۔ کہ حضرت مرزا صاحب از روئے نصوص قرآنیہ و حدیثیہ نبی ثابت نہیں ہوتے۔ حالانکہ حضرت مرزا صاحب اپنی نبوۃ کے منکروں کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ وہ اگر مسیح موعود کو نبی اللہ نہیں مانتے تو نصوص حدیثیہ اور قرآنیہ سے ثابت کریں آنیوالا مسیح نبی نہیں ہے۔ اور ہم اس چیلنج کو پھر دنیا کے سامنے پیش کرکے دنیا کو مقابلہ پر بلاتے ہیں۔

## پیغامی جواب

اخبارات میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ مولوی عصمت اللہ صاحب نے آٹھ احادیث نبویہ سے ثابت کر دیا۔ کہ خاتم النبیین کے معنے ہیں آنحضرت صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ نبوۃ ختم ہوچکی حدیث

لا نبی بعدی سچی حدیث ہے۔ گویا حضرت مسیح موعودؑ کے مطالبہ کا یہ پیغامی جواب ہے۔

سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ پیغامی حضرات۔ خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کو کیوں بار بار پیش کرتے ہیں۔ جبکہ ان کے امیر صاحب تسلیم کرتے ہیں۔ کہ

"سلسلہ احمدیہ نبی مقدس کو نبیوں کی مہر مانتا ہے۔ اور کوئی نبی آپؐ کے بعد نہیں آسکتا۔ سوائے ایک کے "جو روحانی طور پر آپؐ کا شاگرد ہے۔ اور انعام نبوۃ آپؐ کے واسطہ سے پاتا ہے" "صرف ایک سچا مسلم ہی آپ کے نقش قدم پر چل کر نبی ہو سکتا ہے" "اسی مفہوم کے ساتھ احمدیہ سلسلہ کا بانی نبی مانا جاتا ہے"

(سلسلہ احمدیہ کا مختصر خاکہ ص۲۵)

(یہ رسالہ انگریزی میں ہے۔ اور امیر جماعت احمدیہ لاہور کی تصنیف ہے) پس جب ختم نبوۃ اور لا نبی بعدی کے معنے صرف یہ ہیں۔ کہ کوئی مستقل نبی نہیں آسکتا۔ جو آنحضرت صلعم کی شریعت کو منسوخ کر سکے۔ اور حضورؐ کی امت سے باہر ہو۔ تو آٹھ چھوڑ آٹھ کروڑ ایسی حدیثیں پیش کرنے کا کچھ فائدہ نہیں۔ کیونکہ ہم جس نبوۃ مسیح موعودؑ کے مدعی ہیں۔ وہ صرف نبوۃ نہیں۔ بلکہ ساتھ ساتھ امت کا پہلو بھی ہے۔ یعنے حضرت مرزا صاحب نبی بھی ہیں اور امتی بھی۔

"بھی"

مولوی عصمت اللہ صاحب نے نبی بھی اور امتی بھی کے الفاظ کو دہرا کر کہا مولانا یہ "بھی" کیا ہے۔ اسی نے تو ستیاناس کر دیا۔ استغفر اللہ۔ ان لوگوں کو یہ معمولی بات بھی سمجھ میں نہیں آتی۔ میر مدثر شاہ صاحب نے تو اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ امتی اور نبی کو جمع کریں۔ تو محدثیت بن جاتی ہے۔ گویا ان کے خیال میں جیسے دو مختلف دھاتوں کو ملانے سے ایک اور دھات بن جاتی ہے۔ اسی طرح نبوۃ کو امتیت سے ملانے میں محدثیت بن جاتی ہے۔ حالانکہ نبوۃ اور امتیت ایسی چیزیں نہیں ہیں۔ کہ جن کا ایک مرکب طیار ہو سکے۔ بلکہ یہ دو مختلف حقیقتیں ہیں۔ جو ایک جوہر کے اندر جمع رہ سکتی ہیں پس ایسا جوہر نبی بھی ہے اور امتی بھی۔ اگر امتی ہونا نبی ہونے کے منافی سمجھکر نبوۃ کا انکار ہے۔ تو پھر اہل پیغام کو چاہیئے۔ کہ حضرت صاحب کے امتی ہونے کا بھی انکار کر دیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی بھی ہیں۔ اور ان کے خیال میں نبی ہونا امتی ہونے کے منافی ہے۔ اور اب اپنے قاعدہ کی رو سے جس طرح نبی کی بجائے محدث کا لفظ تجویز کیا ہے۔ اسی طرح امتی کی بجائے کوئی اور لفظ تلاش کر لیں۔ مگر افسوس ہے کہ ایسا کوئی لفظ عربی زبان میں نظر نہیں آتا۔ (باقی)

خاکسار:۔ عمرالدین از دہلی

# موضع اورین ضلع مونگھیر میں مسلمانوں کا عظیم الشان جلسہ

## شاردا ایکٹ و بل تحفظ مویشیاں کے خلاف احتجاج



۲۹ دسمبر بتقریب آمین فضل احمد سلمہ اللہ ولد جناب سید وزارت حسین صاحب احمدی رئیس موضع اورین مسلمانوں کا اجتماع بمکان سید صاحب موصوف ہوا جس میں مسلم باشندگان اورین اور دیگر مقامات کے مسلمان بھی مجتمع تھے۔ پہلے فضل احمد سلمہ نے تلاوت قرآن مجید کی۔ بعدہ مولوی سید ارادت حسین صاحب احمدی نے ایک موثر تقریر میں قرآن کریم اعلیٰ واکمل ہونیکا زبردست دلائل کیساتھ ثبوت دیا اور ثابت کیا۔ کہ قرآن کریم کا نزول اللہ تعالےٰ کی صفت رحمانیت کے ماتحت ہے۔ صفت رحمانیت اللہ تعالےٰ کی ان عطاؤں اور کرم گستریوں کا سرچشمہ ہے۔ جو جانداروں پر بغیر محنت وطلب کے جاری ہیں۔ مثل آسمان وزمین۔ سورج وچاند وہوا وپانی نزول وحی وغیرہ۔

اس کے بعد سورہ اقرا باسم کے بہت سے حقائق ومعارف بیان کرنے کے بعد ثابت کیا کہ قرآن شریف چونکہ اس خالق کل کا کلام ہے جس نے کائنات کی ہر شے پیدا کی ہے۔ اس لئے جس طرح نیچر کی کسی ایک چیز کے عجائبات وافعال وخواص کا احاطہ نہیں ہو سکا۔ اور نہ ہو سکتا ہے جس قدر علوم وفنون ترقی کرتے جاتے ہیں۔ اور کرتے جائیں گے۔ اسی قدر نیچر کے عجائبات وغیرہ ظاہر ہوتے ہیں اور ہوتے جائینگے۔ اسی طرح قرآن کریم کے عجائبات وحقائق ومعارف وعلوم مزکی نفوس کے ذریعہ ہمیشہ ظاہر ہوتے رہے ہیں۔ اور ہوتے رہینگے۔

اس تقریر کے بعد آپ نے دوسری تقریر ساردا ایکٹ ومسودہ تحفظ مویشیاں (جو بہار واڑلیسہ کونسل میں پیش ہونیوالا ہے) پر فرمائی۔ ساردا ایکٹ کی نسبت فرمایا۔ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے مذہب وکلچر کو تباہ کرنے کیلئے بہت خطرناک قدم اٹھایا گیا ہے اور باوجود اس کے کہ مسلمانوں کی بہت بڑی کثرت اسے مذہب میں دخل اندازی سمجھتی ہے۔ خیال نہیں کیا گیا اسمبلی میں مسلمانوں کے زیادہ ممبر اسے نامناسب وخلاف مذہب کہتے تھے۔ مگر زبردستی مسلمانوں کے گلے میں اسے ڈال دیا گیا۔ یہ طریق مسلمانوں کے لئے بہت ہی خطرناک ہے۔

مسودہ تحفظ مویشیاں کے متعلق بیان کیا۔ کہ یہ مسلمانوں کے مذہب میں دخل اندازی کی بڑی گہری چال ہے۔ کیونکہ از کار رفتہ مویشی کی تخصیص بہت مشکل ہوگی۔ اور ذبح کرنے کے لئے ہر مویشی کے لئے اجازت حاصل کرنا ناممکن ہوگا۔ دراصل اس طرح ہندوؤں کا دیرینہ عزم کہ گاؤکشی بند کی جائے پورا کیا جا رہا ہے۔ ہم لوگ اپنے مویشیوں کو غیر صوبہ وغیر ملک میں جانے کے لئے فروخت نہیں کر سکینگے۔ نہ خود ذبح کر سکینگے۔ نہ صوبہ کے اندر ذبح کے لئے بیچ سکیں گے۔ یہ آزادی کے خلاف زبردست حربہ چلایا گیا ہے۔

اگر یہ قانون پاس ہو گیا۔ تو اس صوبہ کے کاشتکاروں اور مویشی رکھنے والوں کا سخت نقصان ہوگا۔ انہیں ایسے مویشی بھی جو ان کے کسی کام کے نہ ہونگے۔ خواہ مخواہ رکھنے ہونگے۔ اور کار آمد مویشی کا چارہ ان پر صرف کرنا ہوگا۔ اس قانون کے نتیجہ میں گوشت تو کمیاب اور گراں ہی ہوگا۔ دودھ اور گھی وغیرہ کی گرانی بھی یقینی ہوگی کیونکہ بے مصرف مویشیوں کے اخراجات بھی دودھ اور گھی کی قیمت سے ہی وصول کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

سید صاحب نے ان امور کو بہت شرح وبسط سے مدلل بیان کیا۔ اور بعد ختم اس تقریر کے حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے۔

پہلا ریزولیوشن۔ بہ تحریک سید قمرالدین صاحب اور بتائید سید شمس الدین احمدی بااتفاق آراء کل حاضرین یہ پاس ہوا۔ کہ کثیر التعداد مسلمانوں کے نزدیک ساردا ایکٹ کے ذریعہ مذہب میں مداخلت کیگئی ہے جو گورنمنٹ ہند کے شاہی اعلانات ومواعید کے صریح خلاف ہے اور اسکے ذریعہ مسلمانوں کے مذہب وکلچر واقتصاد وغیرہ کی تباہی کا راستہ کھولا گیا ہے۔ جو نہایت قابل نفرت وحقارت اور ناقابل برداشت ہے۔ اسکے خلاف ہم لوگ صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے مسلمانوں سے عرض کرتے ہیں۔ کہ اس ایکٹ کی تنسیخ میں تمام مناسب ذرائع انتھک کوششوں کے ساتھ اپنے مذہب وقوم کی زندگی کو قائم رکھنے کے لئے کام میں لائیں۔ اور گورنمنٹ سے استدعا کرتے ہیں۔ کہ وہ جلد اپنے اعلانوں اور وعدوں وغیرہ کا احترام کرتے ہوئے اس شر انگیز ایکٹ کو منسوخ کر کے اس کی خرابیوں اور آئندہ پیدا ہونیوالی برائیوں کا سدباب کرے۔

دوسرا ریزولیوشن۔ بہ تحریک جناب سید عظمت حسین صاحب رئیس دین بتائید سید ارادت حسین صاحب احمدی بااتفاق کل حاضرین یہ پاس ہوا۔ کہ بل تحفظ مویشیاں جسے بابو بھگوتی شرن صاحب۔ ایم۔ ایل۔ سی نے بہار واڑلیسہ کونسل میں پیش کیا ہے۔ مسلمانوں کی مذہبی آزادی کے لئے خصوصاً کل اہل صوبہ

# کانگریس کی فریب کاریوں سے بچو

## صوبہ بہار کے ۲۱ معزز ممبران اسمبلی کونسل اور ذمہ وار اصحاب کا بیان

### آزادیٔ ملک اور مسلم قوم،

انڈین نیشنل کانگریس نے مہاتما گاندھی کی رہنمائی میں اپنا موجودہ نصب العین مکمل آزادی قرار دیا ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیئے۔

مسلمانوں میں حب وطن کی کوئی کمی نہیں اور وطن کی خدمت میں وہ کسی سے پیچھے نہیں رہے۔ انہوں نے اپنی مختلف سیاسی مجالس کے پلیٹ فارم سے اس امر کا اعلان کر دیا ہے۔ کہ وہ تمام پُرامن اور غیر تشدد آمیز ذرائع سے آزادی حاصل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ خواہ وہ انگریزی شہنشاہیت کے اندر ممکن ہو یا اس سے باہر

### برطانیہ سے قطع تعلق کیوں کیا گیا تھا

اس میں شک نہیں کہ مسلمانوں کی ایک جماعت نے غیر مسلم برادران وطن کی نا اُمیدی میں شریک ہو کر یہ خیال قائم کیا تھا کہ انگریزی شہنشاہیت سے علیحدگی ازبس ضروری ہے۔

### مسلمان ہر باعزت تصفیہ کیلئے تیار ہیں

لیکن اب وائسرائے کے اعلان مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۲۹ء (جو برطانوی وزارت کی منظوری سے ہوا) کے بعد حالات میں تبدیلی واقع ہو گئی ہے ہندوستان کو موقع دیا گیا ہے۔ کہ وہ گول میز کانفرنس میں شریک ہو کر زیادہ سے زیادہ اتحاد و اتفاق کے ساتھ ہندوستان کا آیندہ دستور تیار کریں۔ مسلمانوں نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ باعزت تصفیہ کا دروازہ بند نہ کیا جائے۔

### کانگریس کا قول و فعل یکساں نہیں ہے

ہم لوگوں کا خیال ہے۔ کہ کانگریس کا یہ ریزولیوشن مکمل آزادی کے حصول کے لئے سچی خواہش کا اظہار نہیں کرتا بلکہ یہ نہرو دستور اساسی کی منظوری حاصل کرنے کی ایک دوسری ترکیب ہے۔ اور محض الفاظ کا گورکھ دھندا ہے جس کا ثبوت مہاتما گاندھی کی جماعت کی وہ پالیسی اور طریق عمل ہے جو انہوں نے کانگریس میں اختیار کیا۔ اور انتہا پسند کانگریسی جماعت کی اُس تحریک کی مخالفت کی جو انہوں نے انگریزی گورنمنٹ کے مقابلہ میں ایک قومی حکومت کے قیام کے متعلق پیش کی تھی۔

### مہاتما گاندھی انگریزوں کو مرعوب کر کے مہاسبھائیوں کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہیں

اس لئے یہ بالکل ظاہر ہے۔ کہ مہاتما گاندھی اور ان کے ساتھیوں

کا گول میز کانفرنس سے علیحدگی میں کوئی نقصان نہیں۔ کیونکہ انہیں یقین ہے کہ بغیر شرکت کانفرنس باہر سے ایجی ٹیشن کر کے اپنے مہاسبھائی بھائیوں کو زیادہ فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ جو ان کے مقصد کے حصول کے لئے کانفرنس میں شریک ہونگے۔

### مسلمان دب کر رہنا پسند نہیں کرتے

مسلمان کسی سچی تحریک آزادی سے علیحدہ رہنا پسند نہیں کرتے لیکن وہ اس امر کا اعلان کرتے ہیں۔ کہ جب تک ان کے ساتھ بے انصافی برتی جائے گی اور انہیں ہندوستان کے سیاسی جسم کا لازمی جزو نہ سمجھا جائے گا۔ وہ مجبور ہیں۔ کہ وہ اپنی پوزیشن کو مضبوط کر کے اپنے متحدہ عمل سے اپنے حقوق کی حفاظت کریں۔

### برادران اسلام کو صحیح اور مفید مشورہ

اسواسطے ہم مسلمانوں سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اس نازک موقع پر اپنے کو غلط مشورہ اور گمراہی سے محفوظ رکھیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ ان کے مفاد خطرے میں پڑ جائیں۔ اور مجموعی حیثیت سے ملک کو بھی نقصان پہنچے۔ اگر ملک کی کوئی سیاسی جماعت ان کے ساتھ مصالحت کرنی چاہے۔ تو مناسب ہے۔ کہ وہ اس کے ساتھ تصفیہ کر کے اپنے حقوق منوائیں۔ اور ملک میں باعزت پوزیشن حاصل کریں۔ ہم مسلمانوں کو خبردار کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ کانگریس کی طرف سے جو نمائشی مظاہرے کئے جائیں وہ ان میں نہ تو شریک ہوں۔ اور نہ کسی قسم کی مداخلت کریں۔

### اسمائے اعلان کنندگان

(۱) محمد شفیع داؤدی ممبر اسمبلی (۲) سید سرفراز حسین خان ممبر اسمبلی (۳) بیج الزمان ممبر اسمبلی (۴) عبد الغنی ممبر کونسل (۵) محمد اسحٰق ممبر کونسل (۶) سید عبد العزیز بیرسٹر ممبر کونسل۔ (۷) سید محمود شیر وکیل اسسٹنٹ سکرٹری خلافت کمیٹی (۸) نور محمد اڈیٹر اتحاد (۹) سید نجم الہدیٰ وکیل سکرٹری بہار مسلم کانفرنس (۱۰) محمد اسمٰعیل (خان بہادر) پریسیڈنٹ بہار مسلم لیگ (۱۱) سید محمد حفیظ ایڈوکیٹ (۱۲) سید میاز کریم ایڈوکیٹ سکرٹری بہار الیسوسی ایشن (۱۳) عبد الجبار وکیل سکرٹری بہار مسلم لیگ (۱۴) سید منظر علی ندوی اڈیٹر المنذر (۱۵) محمد محمود بیرسٹر سکرٹری انجمن اسلامیہ (۱۶) ارادت حسین سکرٹری احمدیہ کانفرنس بہار (۱۷) سید محمد حسین خان بہادر ممبر کونسل (۱۸) سید محمد اطہر حسین بیرسٹر ممبر کونسل۔ (۱۹) سید مبارک علی ممبر کونسل (۲۰) سید ابراہیم حسین زمیندار پٹنہ۔ (۲۱) سید مسعود احمد۔ زمیندار نتول۔

# ٹیچنگز آف اسلام

اور

# آسمانی پیغام

خدا تعالیٰ جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب کی ہمت اور مال میں برکت دے۔ جو تبلیغ اسلام میں بے حد کوشش اور سعی فرماتے اور اپنے مال کا کافی حصہ اس کار خیر میں صرف کرتے ہیں۔ حال ہی آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشہور عالم تصنیف اسلامی اصول کی فلاسفی کا انگریزی ترجمہ ٹیچنگز آف اسلام شائع کیا ہے۔ اور کمال یہ کیا ہے۔ کہ اس کی قیمت بہت ہی قلیل یعنی چھ آنے رکھی ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں یہ وہ مضمون ہے۔ جو انسانی طاقتوں سے برتر اور خدا تعالےٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔ نیز فرماتے ہیں۔ مجھے بتلایا گیا ہے کہ اس مضمون کے خوب پھیلنے کے بعد جھوٹے مذہبوں کا جھوٹ کھل جائیگا۔ اور قرآنی سچائی روز بروز زمین پر پھیلتی جائے گی جب تک کہ اپنا دائرہ پورا کرے۔

ایسی کتاب کی اشاعت کے متعلق اور خاصکر اسوقت جب کہ اس کی اشاعت میں ایک صاحب ہمت اور مخلص بھائی کی کوشش سے بہت آسانی پیدا ہو گئی ہے۔ ہر ایک احمدی کو کوشش کرنی چاہیئے۔ اور انگریزی دان طبقہ میں اسے پھیلانا چاہیئے۔ جناب سیٹھ صاحب نے عام اشاعت کے لئے اس کی قیمت میں اور بھی رعایت کر دی ہے یعنی صرف ۱؎ کے ٹکٹ بھیجنے پر یہ کتاب ارسال کر دیں گے۔ اور اس کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ایک لیکچر کا انگریزی ترجمہ آسمانی پیغام مفت بھیجیں گے۔ گویا چار آنے میں دو نہایت قیمتی کتب غیر مسلموں اور غیر احمدیوں میں تقسیم کرنے کے لئے مل جاتی ہیں۔ جو دوست صرف ٹیچنگز آف اسلام منگانا چاہیں۔ انہیں تیس نسخے چھ روپیہ میں بذریعہ ریلوے پارسل بھیجے جاتے ہیں۔ ریلوے کا کرایہ بھی جناب سیٹھ صاحب اپنی گرہ سے ادا کرتے ہیں۔

احباب کو بہت جلد یہ بیش بہا کتب حاصل کر کے تعلیم یافتہ لوگوں میں تقسیم کرنی چاہئیں۔ کتب ملنے کا پتہ یہ ہے۔ سکرٹری انجمن ترقی اسلام سکندر آباد دکن

# کم از کم ایک ایک احمدی بنانے کی تحریک

جلسہ سالانہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک فرمائی تھی۔ کہ گذشتہ سال کی تحریک کم از کم ایک ایک احمدی بنانے میں بہت کم احباب نے حصہ لیا ہے۔ اس سال احباب خاص طور پر تبلیغ کی طرف توجہ کرتے ہوئے اس تحریک میں حصہ لیں چنانچہ حضور کی تحریک پر احباب نے نام لکھائے اور بعض احباب کے باہر سے خط آئے ہیں مگر تحریک کی اہمیت کے لحاظ سے ابھی احباب کی بہت کم توجہ ہے۔ امید ہے افراد و سکرٹریان جماعت اسطرف احباب کی توجہ مبذول

# رپورٹ نظارت بیت المال

## از یکم مئی ۱۹۲۹ء تا ۳۱ دسمبر ۱۹۲۹ء

### بابت چندہ عام جس میں چندہ ماہواری، حصہ آمد چندہ مستورات شامل ہے۔ اور چندہ خاص، چندہ جلسہ سالانہ

میں نے اخبار الفضل کے ذریعہ اعلان کیا تھا۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ۔ عام۔ خاص کے متعلق مختصر رپورٹ شائع کی جاویگی۔ چنانچہ میں اس وعدے کا ایفا کرتے ہوئے ذیل میں ہر ایک جماعت کے متعلق ان کے بجٹ اور وصولی دیگر مختصر نوٹ دیتا ہوں۔ خط کے اوپر کی رقم یکم مئی ۱۹۲۹ء سے ۳۱ دسمبر تک کی وصولی ہے۔ اور نیچے اسی مد کا بجٹ سالانہ دیا گیا ہے (وصولی / بجٹ سالانہ)

بعض جماعتوں کے متعلق کوئی رپورٹ سوائے اعداد کے نہیں دی گئی ہے ؛

### کھارہ

چندہ عام [illegible]۔ جلسہ ۱/۲۵۔ خاص ۲/۵ + اس جماعت کے بااثر احباب ماسٹر چراغ محمد صاحب مدرس اور مولوی کرم الٰہی صاحب بزاز نیز شیخ عطا محمد صاحب ہیں۔ جلسہ سالانہ کی جو رقم تجویز کی گئی تھی یہ ان کے واسطے کوئی زیادہ نہ تھی۔ مگر ان دوستوں نے محض عدم توجہ سے کام لیا ہے۔ اگر ایک دوست کام میں نقص پیدا کرتا ہے۔ تو جماعت کے دوسرے احباب کا فرض ہے۔ کہ وہ دخل دیکر سلسلہ کے کام کی اصلاح کریں۔ پس میں دوستوں سے امید کرتا ہوں۔ کہ وہ باہم مشورہ کر کے) مالی کام کے لئے احسن تجویز کرینگے۔ اور چندہ عام۔ خاص۔ جلسہ سالانہ کی بقیہ رقوم داخل کر کے حضرت کی دعا لینگے ؛

### ڈلہ

عام ۳۱/[illegible]۔ جلسہ ۱/۱۴۔ خاص [illegible] + حکیم عطا ربی صاحب سیکرٹری مال ہیں۔ اس جماعت کے اکثر دوست بعض وجوہات سے قادیان ہی آنے کے فکر میں ہیں۔ لیکن تاہم جماعت کے چندے کی رفتار تسلی بخش نہیں ہے۔ موجودہ تعداد احباب کے لحاظ سے ہر مدات کے چندوں کی رقوم زیادہ ہوسکتی ہیں بشرطیکہ حکیم صاحب اپنے خاص اثر سے کام لیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ اس کے بعد حکیم صاحب مالی سال کے آخیر تک اپنے بجٹ چندہ عام۔ خاص۔ جلسہ۔ کو پورا کرنے میں خاص تہیہ سے لگ جائیں گے ؛

### بٹالہ

عام ۱۱۶/۲۷۰۔ جلسہ ۵۲/۵۰۔ خاص [illegible] + اس جماعت کے پریذیڈنٹ شیخ محمد عبدالرشید صاحب ہیں ان کی طرف سے تگ و دو تو ہوتی ہے۔ لیکن پھر بھی مزید کوشش کی ضرورت ہے۔ سب سے بڑی بات اس جماعت میں یہ ہے۔ کہ احباب کے چندے عموماً نہایت قلیل شرح پر ہیں۔ اور اس بنا پر چندہ بہت ہی کم ہے۔ ورنہ میں جانتا ہوں۔ کہ اگر باشرح چندہ دیں۔ تو چند دوست بھی بجٹ کی رقم کو پورا کر لیں۔ لیکن شرح کی طرف توجہ نہیں۔ جلسہ سالانہ کی رقم کے واسطے میں نے حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب کو تکلیف دی تھی آپ نے ایک ہی رات کے اندر چندہ جلسہ کا پورا جمع کر کے لا دیا۔ اگر دوست خصوصیت سے پوری توجہ سے کام کریں۔ تو بجٹ نہ صرف پورا ہو سکتا ہے۔ بلکہ بڑھ سکتا ہے۔ حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب کا خاص طور پر شکریہ ہے ؛



### دھرم کوٹ بگہ

عام ۱۲۶/۲۲۵۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible] + سیکرٹری مال شیخ جلال الدین صاحب ہیں۔ توجہ تو کرتے ہیں۔ اور بابا عمرا صاحب کشمیری خوب محنت سے کام میں امداد کرتے ہیں۔ اس جماعت میں زیادہ تر توجہ اس بات کی طرف ہونی چاہیئے۔ کہ چندوں کی رقوم باشرح وصول ہوں۔ اور اس کا بہترین طریق یہ ہے۔ کہ سیکرٹری مال شیخ جلال الدین صاحب خود پہلے اپنا چندہ باشرح کریں۔ تب ان کے نمونہ پر دوسرے احباب باشرح دینگے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ان کی مالی حالت اچھی ہے۔ مگر ان کی توجہ باشرح چندوں کی طرف نہیں ہے۔ چندہ عام کے بجٹ میں جو کمی ہے۔ اس کے واسطے ضرورت ہے کہ شیخ جلال الدین صاحب وصولی کے لئے حضرت کا یہ نسخہ کہ چندے عام و خاص وفد بنا کر وصول ہوں۔ استعمال کریں ؛

### وڈالہ بانگر

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible] + شیخ اللہ داد صاحب سیکرٹری مال ہیں۔ مگر دراصل ڈاکٹر احمد الدین صاحب بہت کام کرتے ہیں۔ اس سال میں چندہ عام۔ خاص میں نمایاں کمی ہے۔ غالباً کسی خاص وجہ سے ایسا ہؤا ہے۔ ورنہ ڈاکٹر صاحب سلسلہ کے کام کے واسطے وقف ہیں۔ اور ہر وقت خدمت سلسلہ کا خیال رکھتے ہیں۔ امید قوی ہے۔ کہ وہ اختتام سال تک چندہ کی موجودہ کمی کو ضرور پورا کرا دیں گے ؛

### انجوال

عام ۶۳/۱۱۷۔ جلسہ ۲۵/۲۵۔ خاص [illegible]۔ چوہدری فضل قادر صاحب امیر جماعت ہیں۔ ان کے ماتحت میاں فقیر محمد صاحب محصل اچھا کام کرتے ہیں۔ اب کی طرف چندہ خاص اور چندہ عام میں ہے۔ امید ہے۔ کہ دوست اپنے بھیجے ہوئے بجٹ میں خاص توجہ فرمائیں گے۔ اور کمی نہ ہونے دیں گے ؛

### اٹھوال

عام ۷/۲۱۰۔ جلسہ ۱/۵۔ خاص [illegible] + چوہدری سلطان بخش صاحب امیر جماعت ہیں۔ یہ جماعت خدا کے فضل سے بڑی جماعت ہے۔ سارا گاؤں عموماً احمدیوں کا ہے۔ مگر چندہ کے معاملہ میں عہدہ داران کی چستی نہیں پائی جاتی۔ ورنہ اس قدر قلیل رقم وصولی میں نہ ہوتی۔ اور نہ ہی اس قدر تھوڑا بجٹ دکھائی دیتا۔ اب حضرت کا ارشاد چندہ عام و خاص کے متعلق یہ ہے کہ جماعت میں وفد بنا کر چندہ وصول کیا جائے۔ چونکہ یہ گاؤں تمام احمدیوں کا ہے۔ اس لئے نہایت مناسب ہے۔ کہ وصولی وفد سے ہو۔ بخصوصاً چوہدری حسین بخش صاحب بزاز اور چوہدری سلطان بخش امیر جماعت۔ چوہدری دین محمد صاحب سیکرٹری۔ چوہدری حسین بخش صاحب خورد۔ چوہدری فضل الدین صاحب گل۔ چوہدری فضل الدین اٹھوال۔ چوہدری سلطان بخش صاحب خورد۔ ان احباب کو چندوں کے لئے خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ جب تک پوری ہمت سے یہ دوست خود کھڑے نہ ہونگے۔ کام میں کامیابی مشکل ہے ؛

### دان فتح

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible] + اس جماعت میں چوہدری نسیر محمد صاحب کے دارالامان چلے آنے سے چستی نہیں رہی۔ اور عموماً دوست ان پڑھ ہیں۔ لیکن الحمد للہ تعداد کافی ہے۔ کہ یہ معمولی رقم بجٹ کی باسانی پوری کر دیں ؛

### علی وال جٹاں۔ لنگر وال

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ [illegible] + مرزا دینا محمد بیگ صاحب سیکرٹری مال ہیں۔ انہوں نے جس طرح چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا کیا ہے۔ بلکہ زیادہ کیا ہے۔ اسی طرح سے چندہ عام و خاص کو پورا کرنا ان کے لئے آسان ہے ؛

### سارچور

عام ۵۵/۹۔ جلسہ ۱/۱۵۔ خاص [illegible] + اس جماعت میں چوہدری مولا داد خاں صاحب سب انسپکٹر پولیس پنشنر ہیں۔ جو سلسلہ کے کام میں نمایاں حصہ لیتے ہیں۔ دوسرے دوست عہدہ داران نے کوئی نمایاں چستی کا اظہار نہیں کیا۔ حالانکہ ان کا فرض تھا۔ کہ اپنے فرض منصبی کی طرف پوری توجہ فرماتے۔ اب جب کہ حضرت کا ارشاد

وہ سن چکے ہیں۔ تو میں خیال کرتا ہوں۔ کہ وہ بیدار ہو کر کام کریں گے ؛

## لودھی ننگل

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ [illegible]۔ مولوی نور احمد صاحب طبیب حاذق سیکرٹری ہیں۔ اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ہیں۔ اور بیت المال کا بھی کام کرتے ہیں۔ جہاں تک میں رپورٹوں سے اخذ کر سکا ہوں وہ یہ ہے۔ کہ جماعت محتاج ہے۔ کہ مولوی صاحب خاص توجہ سے تربیت فرماویں۔ مولوی صاحب کی امداد کے لئے میاں چراغ الدین صاحب نیلی مہرالدین صاحب مستری سعی کرتے ہیں ؛

## تیجہ کلاں

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible] ؛ میاں اسد اللہ صاحب سکرٹری مال ہیں۔ جو اپنے چندوں کو حتی الوسع باقاعدہ ہر سہ ماہی پر ارسال فرماتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ مالی سال کے ختم ہونے سے پیشتر اپنا تمام بجٹ ضرور پورا کر لیں گے ؛

## چٹھہ

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible] ؛ جلسہ سالانہ کی رقم منظورہ حضرت اقدس کے پورا کرنے کے لئے میاں نصیر الدین صاحب سیکرٹری کو خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ تعجب ہے۔ کہ اب تک کیوں انہوں نے اپنا چندہ ارسال نہیں کیا ؛

## تنکار ماچھیل

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible] ؛ یہ جماعت ایک بڑی جماعت ہے۔ اس کے سیکرٹری مال چوہدری قاسم خاں صاحب ہیں۔ یہ گاؤں بھی خدا کے فضل سے احمدیوں کا گاؤں ہے۔ جن کی تعداد بہت ہے۔ اور سب زمیندار باہمت لوگ ہیں۔ اگر مل کر کام کریں۔ تو جماعت کو بہت ترقی دے سکتے ہیں ؛

## دھرم کوٹ رندھاوہ

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کیمبل پوری نے ایک ٹین گھی کا چندہ جلسہ سالانہ کے لئے لا کر دیا۔ جو جماعت دھرم کوٹ رندھاوا کی طرف سے تھا۔ .. .. .. .. .. .. .. .. .. .. .. .. .. ۔ اس جماعت کے دوست ملازمت پیشہ باہر رہنے والے ہیں۔ شیخ محمد شفیع صاحب محنت سے کام کرتے ہیں۔ امید ہے۔ کہ چندہ خاص کا بقیہ بجٹ پورا کرنے کے علاوہ چندہ عام کی وصولی بجٹ سے بڑھ جاویگی ؛

## ڈیرہ بابا نانک

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ میاں نظام الدین ماسٹر ٹیلر امیر جماعت ہیں۔ اس جماعت کے عہدہ دار خود کوئی چندہ بھی بانشرح نہیں دیتے۔ اور یہ دوست اہل حرفہ و تاجر پیشہ احباب ہیں۔ بجٹ میں آمدنی بھی زیادہ نہیں دکھائی گئی لیکن باوجود ان حالات کے کسی مد کا بجٹ پورا نہیں کیا۔ اور تو اور چندہ جلسہ سالانہ کی رقم جو منظور ہے۔ اور جو ان کے اپنے اس حساب سے جو بجٹ فارم پر اپنی طرف سے کم دکھانے کی کوشش کی ہے۔ اس سے بھی کم لگایا گیا ہے۔ لیکن پھر بھی اسے پورا نہیں کیا گیا۔ چندہ عام کے لئے گو یہ بجٹ نصف سے بھی کم ہے۔ مگر اس کی وصولی میں بھی چنداں چستی نہیں۔ چندہ خاص کی طرف توجہ ہی نہیں کی گئی۔ اب عہدہ داران نے حضرت کی تقریر کو خود سن لیا ہے۔ وہ اپنے ہاں سرگرم کوشش جاری کریں۔ اور چندہ عام خاص۔ جلسہ سالانہ کے بجٹ ضرور پورے کریں۔ یہاں مولوی محمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل مدرسہ احمدیہ کے فارغ التحصیل بھی ہیں۔ مولوی صاحب کو جماعت کی تربیت کی طرف خاص توجہ دینا چاہیئے۔ کیونکہ اس جماعت کی عدم تربیت کی ذمہ واری انہیں پر پڑتی ہے ؛

## شاہ پور

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible] ؛ میاں باغ الدین صاحب سیکرٹری مال ہیں۔ ان کو چندوں کے لئے خاص کوشش کرنا چاہیئے۔ خصوصاً چوہدری شاہ محمد صاحب نمبردار و چوہدری پیر محمد صاحب کو چندہ کی

طرف توجہ دینا چاہیئے۔ کیونکہ جب یہ دوست خود اپنے چندہ بانشرح دیں گے۔ تب دوسروں پر اثر ہوگا ؛

## فیض اللہ چک

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible] ؛ اس جماعت کے پرانے لوگوں میں سے تو حافظ نور احمد صاحب ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابیوں میں سے ہیں۔ اور سلسلہ کے کام کے لئے ہر وقت ہی کوشاں رہتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ سیکرٹری مال شیخ عظیم اللہ صاحب بھی پوری کوشش کرتے رہتے ہیں۔ گویا یہ دونوں ہی اس جماعت کا کام مل کر کرتے ہیں۔ جن کا شکریہ ہے۔ چندہ جلسہ سالانہ تو پورا ہو گیا ہے۔ مگر چندہ عام و خاص میں کمی ہے۔ حافظ صاحب اور شیخ صاحب کو یہ کمی پورا کرنا چاہیئے ؛

## ہیل چک

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible] ؛ فصل ربیع کا چندہ اور چندہ جلسہ سالانہ آیا ہے۔ اب فصل خریف کا چندہ عام و خاص باقی ہے۔ براہِ مہربانی سیکرٹری صاحب خاص توجہ فرماویں۔ میاں محمد صاحب سیکرٹری بذاتہ بہت نیک اور کارکن آدمی ہیں ؛

## ٹھٹھہ غلام نبی

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]

## بازید چک

صوبہ دار صاحب کی موجودگی میں اس قدر کم چندہ بہت قابل افسوس ہے ؛

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]

## تلونڈی جھنگلاں

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible] ؛ مولوی رحیم بخش صاحب سیکرٹری مال ہیں۔ لیکن چندہ کے وصول کرنے میں کچھ دقت ہے۔ بہتر ہے۔ کہ تلونڈی کی ذیل کے احباب خاص توجہ فرماویں۔ چوہدری محمد شریف نمبردار۔ چوہدری کیمل صاحب۔ چوہدری شاہ محمد صاحب۔ چوہدری شیر محمد صاحب وغیرہ۔ یہ دوست ایسا انتظام مقرر کریں۔ کہ چندہ عام و خاص کے بقائے وغیرہ حضرت کے حکم کی تعمیل میں وقت پر وصول ہو جاویں ؛ ورنہ اس قدر قادیان سے قریب کی جماعت کیلئے کمی رہنا بہت افسوس کا موجب ہوگا ؛

## سیکھواں

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ مولوی امام الدین صاحب بہت توجہ کرتے ہیں۔ اور اس رنگ میں کام کرتے ہیں۔ کہ گویا سلسلہ کا کام ان کا ذاتی کام ہے۔ پس میں ان کی کوششوں سے توقع رکھتا ہوں۔ کہ مولوی صاحب باوجود احباب سیکھواں کی مالی مشکلات کے بھی چندہ عام و خاص کا بجٹ کم سے کم ادا کرا دینگے ؛

## ہرسیاں

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible] ؛ میاں بدرالدین صاحب سیکرٹری مال کو اپنا بجٹ چندہ عام و خاص کی کمی کو بروقت پورا کر لینا چاہیئے ؛

## دیال گڑھ

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible] ؛ مستری محمد الدین صاحب کام اچھا کرتے ہیں۔ امید ہے کہ چندہ عام و خاص کا بجٹ اخیر سال تک پورا کر لیں گے ؛

## گلاں والی

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible] ؛ چوہدری عبداللہ خاں صاحب سیکرٹری مال کو خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ تعجب ہے کہ اب تک چندہ عام و خاص میں سے کچھ بھی وصول نہیں ہے ؛

## پھیرو چیچی

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible] ؛ مولوی عبداللہ امیر جماعت اور مولوی سلطان علی صاحب

اس جماعت کے سیکرٹری ہیں۔ جو کام اچھا کرتے ہیں۔ فصل خریف کا چندہ اس وقت تک وصول نہیں ہے۔ گو اس سال سخت سیلاب نے فصل خریف کا بالکل ستیاناس کر دیا ہے۔ لیکن تاہم بھی امید ہے کہ کچھ نہ کچھ چندہ فصل خریف داخل کیا جاوے گا۔

## بگول

عام ۸۷/۵ ۔جلسہ ۲/۱ ۔خاص ۲/۱ ۔جماعت بڑی ہے چندہ کم ہے۔

## بیری

عام ۸/۳ ۔جلسہ ۲/۱ ۔خاص ۶/۵ ۔لوگ چندہ کی طرف سے غافل ہیں۔

## کاہنووان

عام ۲/۳ ۔جلسہ ۱۵/۱۵ ۔خاص ۶/۵

## کڑی افغاناں

عام ۷/۳ ۔جلسہ ۲/۳ ۔خاص ۲/۳

## گورداسپور

عام ۲/۱۵ ۔جلسہ ۳/۳ ۔خاص ۱۵/۱۲ ۔سیکرٹری مال نے رپورٹ کی ہے۔ کہ حضرت اقدس کی چٹھی چندہ جلسہ سالانہ ملتے ہی ایک نئی برقی رو جاری ہوئی۔ اور دل میں تڑپ ہوئی۔ کہ حضور کے حکم کے ماتحت جس طرح بھی ہو۔ وقت پر روانہ کیا جاوے۔ چنانچہ احباب گورداسپور نے فوری توجہ کی۔ اور تحریک کے وقت ہی روپیہ جمع ہو گئے باقی اپنے پاس سے ملا کر مقررہ رقم پوری کر دی۔ مزید رقم کی کوشش میں ہوں۔

## اوجلہ

عام ۱۵۲/۱۵ ۔جلسہ ۶/۵ ۔خاص ۲/۱ ۔منشی عبد الغنی صاحب سیکرٹری مال ہیں۔ جن میں سلسلہ کی خدمات کا ایک جوش ہے۔ اور بیت المال کی خدمات بھی احسن طریق سے سر انجام دیتے ہیں۔ اور ان کے احباب بھی چندوں کے ادا کرنے کے لئے طیار رہتے ہیں۔ اس وقت جو کمی چندہ خاص و عام ہے۔ یہ اخیر سال تک ضرور پوری ہو جاوے گی۔ بلکہ میں منشی عبد الغنی صاحب کی سعی سے یہ امید کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے بجٹ سے بڑھا کر چندہ عام داخل فرما دینگے۔ بیت المال منشی صاحب کی خدمات کی قدر کرتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کرتا ہے۔

## طالب پور بھنگواں

عام ۶/۵ ۔جلسہ ۶/۵ ۔خاص ۶/۵ ۔چوہدری نذیر احمد صاحب طالب پوری بھنگواں کی توجہ کو چندہ کی طرف خصوصیت سے مبذول کراتا ہوں۔ جلسہ سالانہ تو وصول ہے۔ لیکن عام و خاص کی کمی کو فصل خریف کے چندے سے پورا کرائیں۔

## غزنی پور

عام ۶/۳ ۔جلسہ ۲/۱ ۔خاص ۶/۵ ۔میاں نصیر الدین صاحب کو چندہ سالانہ کے بھیجنے کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ تعجب ہے۔ کیوں اب تک چندہ وصول نہیں ہے۔

## لمین کرال

عام ۱۵/۱۵ ۔جلسہ ۶/۵ ۔خاص ۶/۵ ۔چوہدری شوق محمد صاحب سیکرٹری مال ہیں۔ یہ صاحب چندوں کا کام بہت شوق اور محبت سے کرتے ہیں۔ اس وقت جو کمی ان کے بجٹ میں ہے۔ وہ مالی سال کے آخیر تک انشاء اللہ تعالیٰ پوری ہو جاوے گی۔

## پٹھان کوٹ

عام ۱۵/۱ ۔جلسہ ۱/۱ ۔خاص ۶/۵ ۔شیخ غلام قادر صاحب سیکرٹری میونسپل کمیٹی ہی کام کرتے ہیں۔ اس جماعت کے ساتھ دولت پور بھی شامل ہے۔ وہاں کے زمیندار احباب کے چندہ کی طرف سیکرٹری صاحب کی توجہ درکار ہے۔ جو اس وقت تک جو رقوم ان مدات کی وصول ہیں۔ ان سے یہ توقع ہو رہا ہے۔ کہ بجٹ وقت پر پورا کر لیا جاویگا۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ کہ دولت پور کے چندہ کی طرف بہرحال توجہ درکار ہے۔ اور فصل خریف کے وقت ان سے چندہ ضرور لیا جاوے۔

## قلعہ لال سنگھ

عام ۲۷/۵۳ ۔جلسہ ۲/۵ ۔خاص ۶/۵ ۔میاں محمد بخش صاحب ٹھیکہ دار سیکرٹری ہیں۔ اور محنت سے چندہ کا کام کرتے ہیں۔ جو کمی چندہ میں ہے۔ اسے مالی سال کے خاتمہ تک پوری کر دینگے۔

## بہلول پور

عام ۱۸/۲ ۔جلسہ ۵/۵ ۔خاص ۶/۵

## کلوسوہل

عام ۳/۲ ۔جلسہ ۶/۵ ۔۲/۱ ماسٹر محمد حسن صاحب مدرس سیکرٹری مال مزید توجہ فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

## چودھری والا

عام ۲۱/۱۴ ۔جلسہ ۱/۲ ۔خاص ۶/۵

## کلانور

عام ۱۸۸/۱ ۔جلسہ ۷/۷ ۔خاص ۳۳/۳۳ ۔مرزا مبارک بیگ صاحب فدائے سلسلہ نے اپنا بجٹ نہایت شرح اور باقاعدہ ارسال کیا۔ اور اس کے مطابق چندہ داخل کیا ہے۔ اور انہوں نے ایام جلسہ میں ایک مختصر مگر جامع رپورٹ بھی لکھکر دی ہے۔ جو کہ ان کی محنت اور مالی کام میں خاص توجہ کا ثبوت ہے۔ ان ہر سہ مدات میں جو کچھ بھی کمی ہے۔ یہ آخیر سال تک نہ صرف پوری ہونے کی توقع کی گئی ہے۔ بلکہ میں خیال رکھتا ہوں۔ کہ مرزا صاحب اپنے بجٹ چندہ عام و خاص کو بھی مثل چندہ جلسہ سالانہ کے بڑھا دینگے۔ یعنی چندہ عام کے ۸۵ اور چندہ خاص میں سے ۳ روپیہ بقایا پورا کرنے کے علاوہ مزید رقم داخل فرما دینگے۔

## ماڑی بوچیاں

عام ۷/۳ ۔جلسہ ۶/۵ ۔خاص ۲/۱ ۔اس جگہ کے با اثر اور با رسوخ چوہدری فتح محمد خاں صاحب نمبردار ہیں۔ اور سیکرٹری مال کا کام میاں اللہ رکھا شاہ صاحب کرتے ہیں۔ چندہ عام ۔چندہ خاص ۔چندہ جلسہ سالانہ کے چندہ سب کے سب واجب الوصول ہیں۔ وعدہ کیا گیا ہے۔ کہ جلد تر چندے ارسال کئے جاوینگے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ کہ چوہدری صاحب موصوف کی عدم توجہ کے باعث چندہ کی رقوم قابل وصول ہیں۔ ورنہ یہ رقوم ایسی نہیں۔ کہ وہ توجہ فرماویں۔ اور یہ جلد تر وصول نہ ہو جاویں۔ میں اس کے ذریعہ متوجہ کرتا ہوں۔ چوہدری صاحب! اللہ کے لئے مال کا خرچ کرنا اور اشاعت اسلام کرنا نجات کا بہترین ذریعہ ہے۔ بس آپ توجہ فرما کر مشکور فرماویں۔

## قادیان

| | چندہ عام | حصہ آمد | مستورات | جلسہ | خاص |
|---|---|---|---|---|---|
| بجٹ کارکنان | ۳۰۰۰ | ۱۰۰۰۰ | ۲۰۰ | ۸۵۰ | |
| وصول کارکنان | ۱۶۹۳ | ۶۸۸۷ | ۱۱۸ | ۱۸۹ | ۱۲۲۴ |
| بجٹ ٹیکس | ۱۵۰۰ | ۳۷۰۰ | ۱۰۰۰ | ۲۰۰۰ | ۱۵۰۰ |
| وصول | ۶۳۱ | ۱۵۹۰ | ۷۰۸ | ۱۷۹۳ | ۵۹۸ |
| | ۲۳۲۴ | ۸۴۷۷ | ۸۲۶ | ۱۹۸۱ | ۱۸۲۲ |

میزان عام ۱۱۶۲۷

جماعت قادیان کے چندہ جلسہ سالانہ کے بارے میں اس سے پیشتر اخبار میں کسی قدر تفصیل شائع کی جا چکی ہے۔ اور کارکن احباب کا شکریہ بھی ادا کیا جا چکا ہے۔ اب چندہ عام اور خاص کے متعلق

لکھنا چاہتا ہوں۔

**چندہ عام:۔** واضح ہو کہ جماعت قادیان کے چندے کے دو حصے ہیں۔ ایک حصہ ان احباب کے چندوں کا ہے۔ جو مرکزی دفاتر کے کارکن ہیں۔ کارکنوں کے چندے ہر قسم کے خواہ چندہ عام ہو یا خاص کسی تحریک کے ماتحت کئے جاویں وعدے کے مطابق بلوں سے وضع کئے جاتے ہیں۔ اوپر کی تفصیل سے واضح ہے۔ کہ چندہ عام کارکنوں کے ذریعہ ۸۶۹۸ داخل ہو چکا ہے۔ اور اس چندہ میں زیادہ تر حصہ آمد کا چندہ ہے۔ کیونکہ خدا کے فضل و کرم سے سارے مرکز میں اکثر کارکنوں کی وصیتیں ہیں۔ جو آمدنی ماہوار کا چندہ دینے کے علاوہ اپنی غیر منقولہ کا حصہ بھی ادا کریں گے۔ اور صرف چندہ عام کم ہے۔ تحریک کیلئے یہ کہہ دینا نامناسب نہ ہوگا۔ کہ اگر تمام کارکنوں کی وصیتیں ہو جاویں۔ تو ۷ ماہ کے عرصہ میں ۱۰۰۰ اسے اوپر آمد ہو سکتی ہے۔ چونکہ کارکنوں کے چندے باقاعدہ بل بننے پر بل سے وضع ہو جاتے ہیں اس لئے ان کے ذمہ کوئی بقایا نہیں ہوتا۔ الحمد للہ۔

**چندہ جلسہ سالانہ:۔** چونکہ کارکنوں کو تین تین ماہ سے تنخواہیں نہیں ملی ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے منظوری عطا فرمائی۔ کہ کارکن اپنے چندہ جلسہ سالانہ کو مالی سال کے آخیر تک پورا کر دیں چونکہ حضرت اقدس نے کارکنان کے ذمہ ۸۵۰/- جلسہ سالانہ لگایا ہے۔ مگر وعدے اس سے بڑھ گئے ہیں۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ ۳۰ر اپریل ۱۹۳۰ء تک پورے ہو نگے۔

چندہ خاص تقریباً پورا ہو گیا ہے۔ کچھ کمی ایسی ہے۔ جو بل نہ پڑنے سے ہے۔ بلوں کے پڑنے پر یہ رقم پوری ہو جاویگی۔

دوسرا حصہ لوکل جماعت کے چندوں کا ہے۔ چندہ عام کی مد میں ۶۳۱ وصول ہے۔ جو بجٹ مبلغ ۱۵۰۰ سے بہت کم ہے۔ اور اس مد کے چندہ کے وصول کرنے میں ضرورت ہے۔ کہ خاص محنت سے وصولی کی جائے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ سیکرٹری مال منشی محمد الدین صاحب باوجود اپنے دفتر کی اہم ذمہ واری اور مصروفیت کے توجہ سے اور جوش سے کام کرتے ہیں۔ اور ان کی کوشش واقعی قابل شکریہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ تاہم مزید کوشش کی ضرورت ہے۔ چونکہ لوکل احباب کے چندہ عام میں بہت کمی ہے۔ بعض دوست ایسے بھی ہیں۔ جن کے چندے باشرح نہیں۔ مرکز میں ایسے دوستوں کا ہونا ان کی توجہ کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ چندہ عام کی نسبت چندہ حصہ آمد میں زیادتی ہے۔ اور کارکنان کے علاوہ لوکل احباب کی وصیتیں بھی بہت ہیں۔ چونکہ اس مد کا چندہ ان کے دفتر کے ساتھ بھی تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے بھی اس مد میں کمی بھی نہیں ہونی چاہیئے تھی۔

چندہ جلسہ سالانہ کا وعدہ ۲۱۰۰/- ہے۔ جس میں سے قریباً ۱۸۰۰/- کے وصول ہے۔ بقیہ رقم اب داخل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ چندہ خاص تو نصف سے بھی کم ہی ہے۔ اس کے لئے حضرت کے ارشاد کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ چندہ عام۔ چندہ خاص کے بقائے وفد کی صورت میں وصول کرنے کا انتظام کیا جائے۔ جس طرح سے کہ وفد بنا کر چندہ جلسہ سالانہ بروقت پورا کیا گیا ہے۔ اسی طرح اس مد کا چندہ وصول ہونا چاہیئے۔

قادیان کی لوکل جماعت کے تمام کاموں کی ذمہ واری اس کے پریذیڈنٹ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی پر ہے۔ اور چندہ کے وصول کرنے کی خاص ذمہ واری منشی محمد الدین صاحب پر۔ ان ہر دو صاحبان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان سے بقایوں کے ۳۰ر اپریل سے پہلے وصول کر لینے کی درخواست کرتا ہوں۔ چندہ مستورات اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ قادیان مستورات سے چندہ وصول کرنے میں خاص طور پر حصہ لیتا ہے۔ ہر قسم کے چندوں کی فراہمی کے متعلق ان کا کام خاص طور پر تسلی بخش و قابل تعریف ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

**سیالکوٹ:** عام [illegible]۔ جلسہ ۳۲۵/۱۲۲۵۔ خاص ۳۸۶۔ ماسٹر نواب الدین صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی انسپکٹر کی رپورٹ ہے۔ کہ میں جس وقت وہاں پہنچا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ سیالکوٹ کے مستعد اور مخلص احباب بصورت وفد شہر میں فراہمی چندہ کے لئے دورہ کر رہے تھے۔ عصر کے وقت محاسب بابو محمد حیات صاحب سے ملاقات ہوئی۔ دوسرے احباب بھی تھے۔ محاسب صاحب نے یقین دلایا۔ کہ ہم انتہائی کوشش سے چندہ عام۔ چندہ خاص چندہ جلسہ سالانہ کے بقائے وغیرہ وصول کر رہے ہیں۔ بقایا داران کی فہرست مکمل کر لی گئی ہے۔ جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے۔ موجودہ کارکنان جماعت سیالکوٹ شہر مجھ سے زیادہ مخلص، سرگرم اور منتظم ہیں۔ میری علالت نے مجھے اپنی کوششوں کے نتائج سے واقف ہونے نہیں دیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ وہ اپنی طرف سے انتہائی جد و جہد کر رہے ہیں۔ تاکہ حضرت اقدس کے ارشاد کی تعمیل ہو جائے۔ مجھے دوبارہ اس جماعت کا معائنہ کرنے کی مہلت دی جاوے۔ چندہ عام۔ چندہ خاص میں نمایاں کمی ہے۔ اور نومبر۔ دسمبر میں چندہ اس مد کا نہیں آیا۔ اس جماعت کو ابھی مزید توجہ کی ضرورت ہے۔

## درگانوالی

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ منشی عبد الغفور صاحب سیکرٹری مال کی توجہ چندوں کے باقاعدہ آنے کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے۔ اگرچہ اس جماعت کے دوست گاؤں سے باہر رہتے ہیں۔ لیکن تاہم سیکرٹری صاحب چندوں کے لئے خاص طور پر نگرانی رکھیں۔ جن کو نسلے ان سے مطالبات رکھیں۔ تو یہ بجٹ ہر سہ مدات کا پورا کرنا آسان کام ہے۔ پس توجہ کی ضرورت ہے۔

## کوٹلی ہرنرائن

عام ۱۵/۱۵۵۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ سیکرٹری مال میاں نور الحسن صاحب کی رپورٹ کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ حضرت کا ارشاد اور آپ کی چٹھی ملنے پر تمام جماعت کو حکم سنایا گیا ہے۔ میاں محمد الدین۔ امام الدین۔ اللہ رکھا۔ عبد الحق ساکنان کبڈال کا بیان ہے۔ کہ چندہ سیالکوٹ دیا گیا ہے۔ باقی دوستوں نے وعدہ کیا ہے۔ کہ جلد ہی ادا کریں گے۔ میں چندہ کے لئے پوری کوشش کرتا ہوں۔ اور کروں گا۔ جس قدر وصول ہوگا۔ داخل کیا جاویگا۔ جلسہ فنڈ کے عنقریب ہمارے ذمہ ہے۔ یہ رقم بھی جلسہ پر ساتھ لاؤں گا۔

بیت المال۔ چونکہ ابھی تک پوری رقوم داخل نہیں ہوئی ہیں۔ آپ برائے مہربانی حضرت کے حکم کی تعمیل میں چندہ عام۔ چندہ خاص اور چندہ جلسہ سالانہ کے بقائے وصول کرنے میں پوری کوشش کر کے رقوم ارسال فرماویں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور آپ کے احباب کو ادائیگی چندہ کی توفیق عطا فرماوے۔

## ہیڈ مرالہ

عام [illegible]۔ ۔/۔ ۔/۱۵۔ خاص [illegible]۔ مولوی برکت علی صاحب سیکرٹری مال اپنا مکان بنانے میں قادیان مصروف رہے ہیں۔ اس لئے چندوں میں کمی ہے۔ چونکہ آپ چندوں میں کوشش کرنیوالے ہیں اس لئے امید ہے کہ ۳۰ر اپریل ۱۹۳۰ء تک چندوں کی کمی کو پورا کر لیں گے۔

## اور ابھا گو پٹی

عام [illegible]۔ جلسہ ۵/۱۵۔ خاص ۔/۱۵۔ مجھے ایک رپورٹ ملی تھی۔ کہ چوہدری جھنڈا خاں اور چوہدری غلام علی صاحب نے چندہ عام۔ خاص کا غلہ فصل ربیع ایک دوست کے ہاتھ فروخت کیا تھا۔ لیکن اس کا روپیہ اب تک نہیں ملا۔ ان دوستوں کو ان سے قیمت غلہ لے کر جلد تر بھیجنی چاہیئے۔ اور فصل خریف کے چندے کا روپیہ جلد تر وصول کرنا ضروری ہے۔ غلہ بطور ادھار فروخت نہیں کرنا چاہیئے۔ اور نہ کسی دوست کے ہاتھ روپیہ بھیجا جاوے۔ کیونکہ ضائع ہونیکا خطرہ ہے۔

## سلانکے

عام ۱/۱۲۶۔ جلسہ [illegible]۔ خاص ۱/۱۸۔ اس جماعت میں کام کرنے والے دوست منشی عبد العظیم ہیں۔ اور ان کے ساتھ بہت بڑی امداد وصولی میں کرنے والے منشی نور احمد صاحب محاسب ہیں۔ آپ بڑے دردسے چندہ وصول کراتے ہیں۔ چنانچہ جب فصل ربیع کا غلہ جمع ہوا۔ تو آپ نے بڑے زور سے لکھا۔ کہ غلہ موسم سرما میں گراں ہونے پر فروخت کیا جاوے۔ تاکہ بیت المال میں روپیہ زیادہ جاوے۔ اور بجٹ میں روپیہ زیادہ ہووے۔ اس کے علاوہ اس جماعت نے ماہ مئی میں للعنقریب چندہ عام کے بابت فصل خریف گذشتہ بھی ارسال کئے۔ چندہ جلسہ سالانہ و چندہ خاص کا بجٹ پورا کیا ہے۔ چندہ عام کی بقیہ رقم سے زیادہ اب فصل خریف سال رواں کا چندہ وصول ہوگا۔

## رائے پور قادر آباد

عام ۱۵۸/۲۵۰۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ اس جماعت کے سیکرٹری مال چوہدری نذیر حسین صاحب ہیں۔ اور پریذیڈنٹ چوہدری غلام حسین صاحب (جنہوں نے ایک عرصہ سے ایک گھوڑا قریباً ۲۰۰/- کا اشاعت اسلام کے واسطے دیا ہوا ہے۔ جو ابھی تک فروخت کر کے روپیہ داخل نہیں ہوا۔ بہتر ہے کہ جس قیمت پر بھی یہ گھوڑا فروخت ہو سکے کر دیں) چندہ عام وغیرہ کی وصولی میں سب سے بڑی مدد چوہدری غلام علی صاحب

پٹواری کی ہے۔ جو خود تو نہ صرف اپنے زمینداری کے غلہ کو باشرح کاٹ کر الگ کرتے ہیں۔ بلکہ اپنی ماہوار پٹواری کی آمد سے بھی چندہ باقاعدہ دیتے ہیں۔ اور اس پر اضافہ یہ کہ دوسروں سے بھی وصولی کرنے میں خاص امداد کرتے ہیں۔ چندہ عام میں جو کمی ہے۔ یہ نہ صرف فصل خریف سے پوری ہو گی۔ بلکہ زیادہ ہو جانے کی امید ہے۔ پٹواری صاحب کا خاص طور پر شکریہ اور حضرت کے حضور میں دعا کی درخواست ہے۔ اور جماعت کے لئے بھی *

## سمبڑیال

عام ۱۳۵/۲۵۵ ۔ جلسہ ۳۴/۵۵ ۔ خاص ۶۲/۱۲۱ + اس جماعت کے اکثر دوست سمبڑیال سے باہر تجارت کا کام کرتے ہیں۔ اپنے چندے وہاں سے ہی ارسال کرتے ہیں۔ اس سال میں ان کے ہر ایک مد کے چندہ میں کمی ہے۔ میں اس اعلان کے ذریعہ اس جماعت کے تمام دوستوں سے استدعا کرتا ہوں۔ کہ وہ چندہ عام و خاص اور جلسہ سالانہ کا بقیہ روپیہ مالی سال کے ختم ہونے سے پیشتر ارسال کر کے مشکور فرماویں *

## ڈسکہ

عام ۱۱۲/۱۶۸ ۔ جلسہ ۹/۲۵ ۔ خاص ۵/۶ + اس جگہ کے سیکرٹری مال میاں اللہ دتا و محمد شعیب دوکاندار ہیں۔ جن کو اپنی دوکان کے کام سے جا کر زمینداروں سے بروقت چندہ وصول کرنے کی فرصت نہیں۔ اس سال فصل ربیع کے موقعہ پر میاں محمد عبد اللہ صاحب جھنڈو ساہی حسن اتفاق سے اپنے کام سے گاؤں میں واپس آئے۔ تو انہوں نے دیکھا۔ کہ چندہ کا کام کچھ بھی نہیں ہو رہا۔ اور فصل کا وقت گذر رہا ہے۔ تو مجھے لکھا۔ کہ ڈسکہ کے سیکرٹری مال اپنی جگہ کام کریں۔ میں ان کے کام میں امداد کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے محض سلسلہ کی خاطر وصولی کا کام شروع کیا۔ اور ڈسکہ و موسیٰ والہ سے روپیہ وصول کر کے ارسال کیا۔ یہ چندہ جو وصول شدہ دکھایا گیا ہے میاں عبد اللہ صاحب کی محنت اور خاص کوشش کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس خدمت کو قبول فرمائے۔ اور جزائے خیر عطا فرماوے *

اس جماعت کے سلسلہ کے جان نثار اور سچے خادم چوہدری نصر اللہ خاں صاحب جب سے اس دار فانی سے گذر گئے ہیں۔ تب سے چندہ میں دن بدن ترقی نہیں بلکہ کمی ہے۔ اس کی وجوہات میاں محمد عبد اللہ صاحب نے لکھی جو ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ (۱) مرحوم چوہدری نصر اللہ خاں صاحب سالانہ چندہ -/۳۰۰ کے قریب اپنا ذاتی ادا فرماتے تھے۔ جو اب پرانے نام کبھی کبھی وصول ہوتا ہے (۲) موجودہ سیکرٹری مال کو اپنے دوکان کے کام سے فرصت نہیں (۳) جو دوست اس کام کے لائق ہیں۔ وہ سلسلہ کے کام کے لئے آگے نہیں آتے۔

چوہدری شکر اللہ خاں صاحب کو اپنے چندوں کے بقائے حسب وعدہ ربیع پر پورے ادا کرنے چاہیئے اور جو احباب اس کام کو کر سکتے ہیں۔ انہیں اپنی خدمات خدا کے سلسلہ کے واسطے شرح صدر سے پیش کرنی چاہیئیں مجھے امید ہے۔ کہ اس رپورٹ کی اشاعت پر جماعت ڈسکہ کے احباب خاص توجہ فرما کر نقائص کی اصلاح کرینگے۔ اور خدمات دینی بہترین صورت میں سرانجام دیں گے *

## پسرور

عام ۱۰۲/۱۰۱ ۔ جلسہ ۱۲/۱۵ ۔ خاص ۲/۲ + اس وقت منشی غلام نبی صاحب پنشنر سیکرٹری مال کا کام کرتے ہیں۔ اس سے پہلے منشی فضل احمد صاحب تھے۔ جو اب بوجہ تبدیل ہو جانے معذور ہیں۔ موخر الذکر نے بہت اچھا کام کیا ہے۔ ان کی سعی سے یہ چندے وصول ہیں۔ اب منشی غلام نبی صاحب کو چاہیئے۔ موضع نوشہرہ کے منشی عبد العزیز صاحب کی مدد لیکر کام کریں۔ تو اچھا ہے *

## عزیز پور ستراہ

عام ۲۵/۴۹ ۔ جلسہ ۲۴/۲۴ ۔ خاص ۵۳/۵۴ + مولوی عبد العزیز صاحب ہیڈ ماسٹر ستراہ کا ہی خاندان احمدی ہے جو چندہ ادا کرتا ہے۔ چندہ جلسہ سالانہ تو قریباً پورا کر دیا ہے۔ لیکن چندہ عام۔ خاص میں کمی ہے بمطابق صاحب موصوف سلسلہ کے لئے دردمند دل رکھتے ہیں۔ اور اپنے چندوں کو باشرح ادا کرنے والے ہیں۔ امید ہے۔ کہ دونوں مدات کی کمی کو پورا کر لیں گے *

## بن باجوہ

عام ۱۰۳/۱۸۱ ۔ جلسہ ۲۷/۴۲ ۔ خاص ۳۹/۴۴ + اس جماعت کے اکثر دوست بھی مثل سمبڑیال کے دوستوں

کے باہر سفر پر رہتے ہیں۔ مگر ان کے سیکرٹری مال چوہدری شکر الدین صاحب ان سے چندہ نہایت مستعدی اور ہوشیاری سے بروقت وصول کرتے ہیں۔ اور اس جماعت کے سارے دوست عموماً باوجود اپنی قلیل آمدنی کے نہایت باقاعدہ ادا کرتے ہیں۔ یہ وجہ ہے۔ کہ ان کا چندہ ہر سہ مدات قریباً پورا وصول ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ جہاں سیکرٹری مال اچھا کارکن اور سلسلہ کی خدمت کی دلی تڑپ رکھنے والا ہے۔ وہاں کی وصولی اچھی حالت میں ہے۔ چوہدری شکر الدین صاحب سیکرٹری مال اور ان کے تمام جماعت کے احباب کا شکریہ ہے۔ اور حضرت کے حضور میں دعا کی درخواست *

## داتہ زیدکا

عام ۱۱۵/۱۶۴ ۔ جلسہ ۳۶/۳۶ ۔ خاص ۵/۳۰ + اس جماعت کا بجٹ جو آیا تھا۔ وہ ہر سہ مدات کا -/۳۷۹ تھا۔ لیکن وصولی اب تک ہر سہ مدات کی ۱۸۶ ہے۔ جو نصف سے بھی کم ہے۔ اس جگہ کے امیر چوہدری عبد اللہ خاں صاحب ہیں۔ جو کام تو خوب کر سکتے ہیں۔ مگر عدم توجہ بجٹ کے پورا ہونے میں روک ہے۔ نیز اگر جماعتوں کے سب عہدہ دار چندہ باقاعدہ اور باشرح سب سے پہلے ادا کریں۔ تو دوسرے دوست بھی نمونہ دیکھکر ایک دوسرے سے سبقت دکھاتے ہیں۔ اگر چوہدری عبد اللہ خاں صاحب اب بھی فصل خریف کے موقعہ پر پوری توجہ کریں۔ تو جو بجٹ ان کا خود ارسال کردہ ہے۔ یہ پورا ہو جاوے۔ امید ہے کہ صاحب موصوف حضرت کے ارشاد پر توجہ سے کام کریں گے *

## گٹھیالیاں

عام ۳۹۹/۴۰۰ ۔ جلسہ ۱/۱۶ ۔ خاص ۱۶/۵۸ + چندہ کے بارے میں ماسٹر محمد علی صاحب کارکن کی رپورٹ ہے۔ کہ کچھ غلہ چندہ عام و خاص کا ایک صاحب کے پاس ہے۔ فروخت نہیں ہوا۔ بعد فروخت روپیہ رقم ارسال ہو گی۔ فصل ساونی (خریف) بوجہ بارش نہیں ہوئی۔ مگر تاہم بھی احباب نے چندہ جلسہ ہمت کر کے پورا کر دیا ہے۔ اب بارش ہوئی ہے۔ فصل ربیع کے ہونے کی امید ہے + چندہ جلسہ سالانہ کی تحریک شروع مئی میں کی گئی تھی۔ اس وقت یعنی فصل ربیع کے غلہ کے ساتھ چندہ جلسہ سالانہ بھی وصول کیا تھا۔ چنانچہ اس وقت چوہدری فیروز احمد چوہدری بہاول۔ فیض احمد۔ چوہدری کرم دین و اللہ دین۔ سید نذیر حسین و ماسٹر محمد علی۔ میاں محمد حسین زرگر نے اپنا چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دیا۔ اور حضرت کی تحریک جلسہ پر نذیر حسین آنریری مبلغ و پریذیڈنٹ انجمن گٹھیالیاں اور چوہدری ہدایت اللہ صاحب و چوہدری محمد شیر اور ماسٹر محمد علی صاحب کارکن نے خاص طور پر وصولی میں کوشش کی ہے۔ اس جماعت نے باوجود فصل خریف نہ ہونے کے چندہ سالانہ کی رقم مقررہ -/۷۰ پوری کی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء *

## قلعہ صوبا سنگھ

عام ۱۴۰/۲۴۲ ۔ جلسہ ۲۷/۴۰ ۔ خاص ۲/۴ + صرف چندہ فصل ربیع کا وصول ہو چکا ہے۔ فصل خریف کا باقی ہے۔ فصل خریف کا چندہ وصول ہونے پر بجٹ چندہ عام بڑھ سکتا ہے۔ چوہدری عبد اللہ خاں صاحب سیکرٹری مال خود اچھا کام کرنے والے ہیں *

## مالوکے بھگت

عام ۱۵۰/۱۴۷ ۔ جلسہ ۱۵/۲۲ ۔ خاص ۵/۳۰ + بابو محمد عبد اللہ خاں صاحب سیکرٹری مال ہیں۔ آپ میں یہ خوبی ہے۔ کہ جو رقم بھی ان کو مل جاوے۔ اس میں سے بھی چندہ باقاعدہ اور باشرح سب سے پہلے ادا کرتے ہیں۔ چندہ خاص میں اور جلسہ سالانہ میں جو کمی ہے۔ وہ فصل خریف کے چندے کے ساتھ پوری کر دی جاویگی۔ اور اس فصل خریف کا چندہ بھی ارسال کیا جاویگا *

## بدوملہی

عام ۹۵/۲۰۰ ۔ جلسہ ۳۵/۳۵ ۔ خاص ۲/۲ + مولوی عبد الحق صاحب و مولوی غلام رسول اس جماعت کے روح رواں ہیں۔ اور ان کا اپنا ہی خاندان ہے۔ جو چندوں کو نہ صرف باقاعدہ دیتا ہے۔ بلکہ باشرح دینے کے علاوہ اگر کسی خاص وجہ سے بقایا رہ جاوے۔ تو اسے بھی جلد سے جلد پورا کرنے کی فکر کرتے ہیں۔ گذشتہ سال میں -/۱۳۱ کی رقم مالی تکالیف کے سبب بقایا رہ گئی۔ جسے اس سال میں شرح صدر سے پورا کرنے کا انتظام کیا ہے۔ یہ ہر قسم کے بجٹ وغیرہ صرف ان کے ہی خاندان پر منحصر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و کاروبار میں برکات فرماوے۔ اور ان کی قربانیوں کو جو وہ سلسلہ کے لئے فرماتے ہیں قبول فرمائے تاکہ وہ سلسلہ کی خدمات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہیں *

## خانانوالی۔میانوالی

عام ۳۲۴/۳۳ ، جلسہ ۳۶/۱۲ ۔ خاص ۵/۱۵ ۔ سیکرٹری مال چوہدری خدا بخش صاحب ہیں۔ جو چندہ کا کام نہایت تندہی سے کرتے ہیں۔ اور چوہدری نصر اللہ خاں صاحب پریذیڈنٹ انجمن کے بھی مالی کام میں نہایت توجہ سے کام کرتے ہیں۔ اور یہ دوست با اثر بھی ہیں۔ فصل ربیع کے موقعہ پر چوہدری خدا بخش صاحب نے فلہ فروخت نہ ہونے پر اپنے پاس سے بھی چندہ کی رقم بھجوا دی تھی۔ اور ان دوستوں کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ جو ہر سہ مدات کے بجٹ پورے ہو چکے ہیں۔ اور اگر کوئی رقوم احباب سے واجب ہونگی۔ تو وہ بھی سال کے آخیر تک وصول ہو جانے میں توقف نہ ہوگا۔ اس بات کا بھی اظہار ضروری ہے۔ کہ جماعت اپنے چندوں کو بروقت بھیجنے میں خاص کوشش سے کام لیتی ہے۔ بیت المال جماعت کے افراد اور سعی کرنے والے احباب کی قدردانی کرتا ہے۔ اور ان کیلئے حضرت کے حضور میں دعا کی درخواست ۔ نیز اس کے متعلق خاص خیال رکھیں۔ کہ بجٹ مقرر کرنے میں کوئی کمی نہ ہو ۔

## نارووال

عام ۱۶۰/۱۴ ، جلسہ ۵/۲۵ ۔ خاص ۵/۲۵ ۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب سیکرٹری مال کام تو بڑے اخلاص اور محبت سے کرتے ہیں۔ لیکن جو کمی چندوں میں ہے۔ اس کی نسبت مجھے توقع ہے۔ کہ مولوی صاحب حضرت کے حکم کی تعمیل میں وفد بنا کر چندہ وصول کرتے ہوئے کمی کو بروقت پورا کرینگے۔ خلیفہ علی محمد صاحب سے بھی امید ہے۔ کہ آپ بیت المال کے کام میں کوشش سے مولوی صاحب کی مدد کرتے ہوئے کمی کو پورا کرینگے ۔

## کھیوہ کلاس والہ

عام ۲۶۲/۳۳ ، جلسہ ۲۶/۴ ۔ خاص ۱/۴ ۔ حضور نے چندہ امداد جلسہ سالانہ اس جماعت کے ذمہ ۲۶/- مقرر فرمایا تھا۔ لیکن اللہ تعالےٰ کا شکر ہے۔ کہ حضور کا حکم سنتے ہی جماعت نے مستعدی سے چندہ دینا شروع کر دیا۔ ان غریبوں کے حق میں خصوصیت سے دعا فرماویں ۔ ابو محمد عبد اللہ ۔

## ڈیریاں والہ

عام ۵/۱۵ ۔ جلسہ ۲۶/۲۵ ۔ خاص ۱/۲ ۔ مولوی نظام الدین صاحب سیکرٹری مال کی توجہ چندوں کیطرف مزید درکار ہے۔ کیونکہ چندہ خاص و عام میں کمی ہے۔ حضرت کا ارشاد ہے۔ کہ چندہ عام ۔ خاص کے بقائے احباب وفد بنا کر وصول کریں۔ اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رکھا جاوے۔ جب تک کہ سلسلہ کے سر پر سے یہ بار اتر جاوے ۔

## دھنی دیو

عام ۱/۴۹ ، جلسہ ۱/۴ ۔ خاص ۱/۵ ۔ چوہدری نبی بخش صاحب ایک با اثر دوست ہیں لیکن مجھے حیرت ہے۔ کہ ہر سہ مدات کے چندوں میں نہ صرف کمی ہے۔ بلکہ چندہ جلسہ و خاص بالکل وصول نہیں ہے آپ کو حضرت کی دستخطی چٹھی ارسال کی گئی ہے۔ حضور کے حکم کی تعمیل میں چندوں کے بقائے زیادہ سے زیادہ مالی سال کے آخیر تک ادا فرماویں ۔

## چانگریاں

عام ۵/۲۳ ، جلسہ ۱/۴۹ ۔ خاص ۳۲/۵ ، میاں نواب الدین صاحب سیکرٹری مال ہیں۔ جو کام اچھا کرتے ہیں چنانچہ چندہ جلسہ و خاص میں کچھ کمی ہے۔ البتہ چندہ عام کی جو کمی ہے۔ یہ فصل ربیع و خریف کے بقائے سے بہر حال پوری کر دینگے۔ مولوی غلام رسول صاحب بھی چندہ میں ہر طرح سے مدد دیا کرتے ہیں ۔

## چونڈہ

عام ۱۶۹/۱۴۴ ، جلسہ ۱/۴۴ ۔ خاص ۱/۲ ، چوہدری محمد علی صاحب سیکرٹری مال ہیں۔ آپ پٹواری کا کام انجام دیتے ہوئے چونڈہ اور سونڈ بکے بیریاں کا سکرٹری مال کا کام کرتے ہیں۔ فصل ربیع کا چندہ وصول ہو گیا ہے۔ فصل خریف باقی ہے۔ جس کے بروقت وصول ہونے کی چوہدری محمد علی صاحب پٹواری جیسے مستعد اور ان کے ساتھ اسد اللہ خاں صاحب جیسے ہوشیار دوست کی مدد سے وصول ہونے کی امید ہے ۔ مکرمی ماسٹر نواب الدین صاحب بھی توجہ فرماویں ۔

## ٹھروہ

عام ۵/۳۳ ، جلسہ ۱/۲ ۔ خاص ۱/۵ ۔ اس جماعت کے سیکرٹری مال منشی عبد العزیز صاحب پٹواری حلقہ بھاگ سرگرمی سے کام کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اگست میں ۵۳/- چندہ فصل ربیع ارسال کرنے کے علاوہ فصل خریف گذشتہ کا بقایا بھی ۲۵/- ارسال کیا تھا۔ فصل ربیع اور فصل خریف کے بقایا کے وصول کرنے میں چوہدری خدا بخش ۔ قادر بخش ۔ کھیڑا ہر سہ صاحبان نے سیکرٹری صاحب کی بہت مدد کی تھی۔ ان احباب کا شکریہ ہے۔ اب چندہ جلسہ سالانہ تو پورا آگیا ہے۔ فصل خریف سال حال کا چندہ اور چندہ خاص واجب الوصول ہے۔ جس کے واسطے یہ امید ہے۔ کہ سیکرٹری صاحب اور دوسرے دوست خاص توجہ سے وصول کر کے ارسال کرتے ہوئے شکریہ کا موقع دینگے۔ اور سلسلہ کی خدمت کر کے اللہ کے حضور سے اجر عظیم حاصل کرینگے ۔

## بوبک مرالی

عام ۵/۳۴ ، جلسہ ۱/۵ ۔ خاص ۱/۴ ۔ سکرٹری مال چوہدری فضل احمد صاحب ہیں۔ یہ چندہ عام جو وصول ہے۔ فصل ربیع کا ہے۔ فصل خریف کے آنے پر نہ صرف چندہ خاص بھی پورا ہوگا۔ بلکہ چندہ عام بھی خدا کے فضل سے بڑھ جاویگا۔ کیونکہ چندہ فصل خریف آنے والا ہے ۔

## علینووالی

عام ۱/۳۴ ۔ جلسہ ۵/۵ ۔ خاص ۱/۵ ۔ وصول شدہ چندہ عام صرف فصل ربیع کا ہے۔ چندہ فصل خریف اب وصول کر کے سیکرٹری مال میاں غلام دین صاحب ارسال فرما کر مشکور فرماویں ۔

## ظفروال

عام ۲/۵ ۔ جلسہ ۳۴/۲ ۔ خاص ۱/۲ ۔ صرف فصل ربیع کا چندہ وصول ہوا ہے۔ براہ مہربانی چوہدری قاسم الدین صاحب سکرٹری مال چندہ فصل خریف بھی حضرت کے حکم کی تعمیل میں لیکر ارسال فرماویں۔ تاکہ ان کے بجٹ میں کمی نہ رہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائیگا ۔

## گھنوکے کوٹ آغا

عام ۲۷/۳۷ ۔ جلسہ ۱/۴ ۔ خاص ۱/۲

## داعی والہ

عام ۵/۱۵۱ ۔ جلسہ ۵/۲۵ ۔ خاص ۱/۱ ۔ سید حسین علی صاحب پٹواری لمبے عرصہ سے سیکرٹری کا کام سپرد انجام دیتے ہیں۔ آپ ہمیشہ ہر قسم کے چندوں کے لئے تحریک کے ملنے پر سعی بلیغ فرمانے میں کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ چندہ جلسہ سالانہ خاص تو پورا کر دیا ہے۔ لیکن چندہ عام میں کمی ہے۔ جس کے واسطے سید صاحب سے پوری امید ہے کہ آپ پورا کرا دینگے ۔

## چندر کے مگولے

عام ۱/۴۲ ۔ جلسہ ۵/۴۴ ۔ خاص ۱/۳۵ ۔ اس جماعت کے سیکرٹری مال چوہدری شاہ محمد صاحب ہیں۔ اور محصل میاں سیف اللہ صاحب ہیں۔ اور پریذیڈنٹ غلام محمد صاحب پوہلہ ہیں۔ ان کے بیٹے چوہدری فیض احمد صاحب بھی خوب کام کرتے ہیں۔ اور وصولی کے کام میں سب سے زیادہ نمایاں حصہ لینے والے میاں سیف اللہ صاحب ہیں۔ جن کو چندہ کے وصول کرنے کی ہر وقت ایک دھن لگی رہتی ہے۔ اور موقع کی تاک میں رہتے ہیں۔ کہ کس کس وقت کس کس دوست سے چندہ وصول ہو سکتا ہے۔ آپ ٹھیک موقع پر وصول کرتے ہیں یہ سب دوست محنت اور توجہ سے کام کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر عطا فرماوے۔ کچھ کمی جو ہے۔ وہ فصل خریف کے چندے سے پوری ہو جاویگی ۔

## بھاگووال

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ میاں محمد حسین صاحب سیکرٹری مال توجہ فرماویں۔ کہ ان کا چندہ جلسہ سالانہ بھی بالکل وصول نہیں ہے۔ چندہ عام میں فصل ربیع کا چندہ وصول ہوا ہے۔ براہ مہربانی چندہ فصل خریف ارسال کر کے چندہ عام وخاص کی رقم پوری فرماویں۔ اور چندہ سالانہ بھی روانہ فرماویں۔

## بہلول پور

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]

## کوروال

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ حکیم محمد حسین صاحب سیکرٹری مال کی توجہ چندہ عام کے چندہ کی طرف پھیری جاتی ہے۔ جس طرح حضرت کے حکم کے ماتحت چندہ خاص۔ جلسہ پورا کیا گیا ہے۔ اسی طرح سے چندہ عام کا بجٹ بھی پورا فرماویں۔

## منڈیکے بیریاں

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ چوہدری محمد علی صاحب پٹواری جیسا کہ چونڈہ کی رپورٹ میں ذکر ہے کام کرتے ہیں۔ چونکہ آپ سلسلہ کے خاص دردمندوں میں سے ہیں۔ اس لئے یقین ہے۔ کہ کمی انشاء اللہ بروقت پوری کر دینگے۔

## چھور

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ سید ناظر حسن صاحب سیکرٹری مال کی رپورٹ ہے کہ احباب کا چندہ باشرح نہیں ہے۔ آپ نے فصل ربیع کے چندے کے ساتھ گذشتہ سال کی فصل خریف کا چندہ بھی ۔/۴/۲ بقایا وصول کیا ہے۔ امید ہے کہ فصل خریف کے ساتھ اپنا بجٹ چندہ عام پورا کریں گے۔ چندہ جلسہ سالانہ کی نصف رقم قابل وصول ہے۔ اور چندہ خاص بھی۔ پس آپ جس طرح محنت سے وصولی میں کوشش فرمایا کرتے ہیں۔ اسی طرح اب کے فصل خریف پر ہر سہ مدات کے بقائے صاف فرماویں نیز باشرح چندے کرنے کی فکر کریں۔

## عینو باجوہ

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ چوہدری عنایت اللہ خاں صاحب پریذیڈنٹ اور منشی محمد اسمٰعیل صاحب مدرس غوطہ محاسب ہیں۔ ان احباب کو جولائی والے وعدے کے مطابق اپنی ہر سہ مدات کی کمی مالی سال کے آخیر تک پوری کرنا چاہیئے۔

## ننگل لندھیر

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ میاں مہر الدین صاحب سیکرٹری مال کو چندہ عام کی بقیہ رقم اور چندہ خاص کا روپیہ مالی سال کے آخیر تک پورا کرنا چاہیئے۔

## امرت سر

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ امیر جماعت ڈاکٹر (قاضی) محمد منیر صاحب ہیں اور محاسب قاضی عبد الحمید صاحب وکیل۔ بجٹ فارم چندہ عام اس جماعت کا باوجود متعدد مطالبات کے اب تک نہیں ملا۔ امرت سر میں چندہ باشرح دینے والے کم ہیں بے شرح زیادہ۔ میرا خیال ہے کہ وصولی حلقہ وار محصلوں کے ذریعہ کی جاوے تو حصہ آمد کے علاوہ چندہ عام کی مد میں زیادہ وصولی ہونیکی یقینی امید ہے۔ گو مالی حالت احباب کی اچھی نہ ہونے کا عذر ہو سکتا ہے۔ مگر احمدی جماعت عموماً غرباء کی جماعت ہے۔ محض آمدنی کی کمی چندہ کی باقاعدگی کیلئے مانع نہیں ہو سکتی۔ جس قدر بھی آمد ہو۔ اس پر شرح کے مطابق چندہ لیا جائے۔ منشی محمد دین صاحب اور جناب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کے معائنہ سے یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض بڑی بڑی تنخواہ والے احباب بھی شرح کا لحاظ نہیں فرماتے ہیں۔ ایسی صورت میں احباب چندہ بنا کر چندہ وصول کریں۔ تو کچھ کامیابی ہو سکتی ہے۔ بہرحال عہدہ داروں کو خاص توجہ سے چندے وصول کرنے کا فکر چاہیئے۔

## محلانوالہ

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ اس جماعت کے سیکرٹری مال چوہدری اللہ داد خاں صاحب نمبردار ہیں۔ جو باوجود بڑھاپے اور کمزوری کے چندوں کے وصول کرنے میں کوشش فرمایا کرتے ہیں۔ اور یہ جماعت بہت غریب دوستوں کی ہے۔ جن کی مالی حالت بہت خراب ہے۔ باوجود اس کے چوہدری صاحب بڑی کوشش سے چندہ وصول کر کے ارسال فرماتے ہیں۔ ان کی کوششوں کا ثمرہ ہے کہ ہر ایک مد میں زیادتی ہے۔ سال کا ہی بجٹ پورا کر دیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اب یہ فصل خریف کا چندہ زیادہ ارسال کریں گے۔

## بھڈیارہ

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ سیکرٹری مال حاجی رحیم بخش صاحب نے فصل ربیع کا چندہ عام متعدد یاد دہانیوں پر ارسال کیا ہے۔ لیکن اس کے بعد چندہ خاص وجلسہ سالانہ اور فصل خریف کا چندہ عام تاحال واجب الوصول ہے۔ جس کے لئے اس اعلان کے ذریعہ التماس ہے۔ کہ براہ مہربانی ہر سہ مدات کے بقیہ چندے ارسال فرما کر مشکور فرماویں۔

## بھوئے وال

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ میاں نبی بخش صاحب سیکرٹری مال کی رپورٹ ہے۔ کہ آپس میں ہمارا اختلاف ہے۔ میں اپنا ذاتی چندہ فصل ربیع وفصل خریف کا اکٹھا ارسال کروں گا۔ مذکورہ بالا رقم۔ آپ نے جلسہ پر داخل کی ہے۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ سیکرٹری مال جلسہ کے ایام میں ملے نہیں۔ ورنہ ان سے چندہ کے بارے میں التماس کرتا۔ اب اس اعلان کے ذریعہ گذارش ہے۔ کہ آپ باوجود اپنے معمولی اختلافات کے چندہ پر اثر نہ ڈالیں بلکہ احباب سے چندہ وصول کر کے ارسال فرماویں۔

## بھسہ

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ منشی الٰہی بخش صاحب مدرس امدادی سکول بھسہ کو خاص توجہ کرنا چاہیئے۔ کہ آپ نے باوجود وعدہ کے یاد دہانی پر بھی تاحال چندہ نہیں ارسال کیا ہے اور حضرت کی تحریک چندہ جلسہ بھی اب تک پوری نہیں کی۔

## چک اسکندر

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ میاں اللہ دتا صاحب سیکرٹری مال نے باوجود متعدد مطالبات کے اب تک جواب تک نہیں دیا۔ جو نہایت نامناسب ہے۔ براہ مہربانی چندوں کی طرف توجہ کریں اس جماعت میں ۷ دوست چندہ دینے والے ہیں۔

## ڑپئی

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ میاں اللہ بخش صاحب سیکرٹری مال ہیں۔ جو اپنے دوستوں کے پیچھے پڑ کر وصولی میں معروف رہتے ہیں۔ اور وقت کے انتظار میں رہتے ہیں۔ جب کسی کے پاس ہو۔ چندہ وصول کرتے ہیں۔ ان کا ہر ایک مد کا بجٹ پورا ہو گیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

## دوجووال

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ فضل احمد صاحب سیکرٹری مال نے چندہ عام فصل ربیع اور چندہ جلسہ سالانہ ارسال کیا ہے۔ جزاہ اللہ۔ براہ مہربانی چندہ فصل خریف ارسال فرما کر مشکور فرماویں۔

## رعیہ یا بابکالہ

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ چندہ جلسہ سالانہ کی رقم بھی باقی ہے۔ جو زیادہ نہیں ہے۔ بلکہ کچھ کم لگائی گئی تھی۔ لیکن اس میں سے ۔/۳ کی رقم باقی ہے۔ اور چندہ خاص کے ۔/۵ ارسال کریں۔ چندہ عام کا بجٹ پورا کرنے کا شکریہ ہے۔ رعیہ کے احباب کو بھی چندہ کے کام میں توجہ کرنا ضروری ہے۔

## شیخوپورہ،

عام ۱۲/۹۵۲ - جلسہ ۱/۶۹ - خاص ۲۵/۱۰۱ - چوہدری رحیم بخش صاحب اس جماعت کے سیکرٹری مال کا کام کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ گذشتہ سالوں میں انہوں نے نہایت محنت سے کام کیا ہے اور اور چندوں کے وصول کرنے میں پوری سعی کی ہے۔ لیکن اس سال بوجوہات بہت کم رقم بھیج سکے ہیں اور بہر ایک مد میں نمایاں کمی ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اُن کی محنت اور جفاکش طبیعت ان ہر سہ مدات کو اس سال کے آخیر تک ضرور پورا کریگی۔ کیونکہ آپ مالی کام کے سرانجام دینے میں حتی الوسع کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں ہونے دیتے۔

## شاہدرہ

عام ۱۴/۱۴۱ - جلسہ ۹/۰ - خاص ۱۴/۰ - سیکرٹری مال اس جگہ کے اچھا کام کرنے والے ہیں۔ چنانچہ ان کا جلسہ سالانہ اور خاص تو پورا ہے۔ لیکن جو کمی ان کے چندہ عام میں ہے۔ وہ تو مالی سال کے آخیر تک پوری ہو جانا مشکل امر نہیں ہے۔ لیکن جو بات عہدہ داروں کو قابل توجہ ہے وہ احباب کا چندہ باشرح نہ ادا کرنا ہے۔ پس جن احباب کا چندہ شرح سے کم ہے۔ ان سے کوشش کرکے باشرح چندہ اس سال میں ہونا چاہیئے۔ مدت سے کم شرح آرہی ہے۔ گویا کہ ایک جمود کی صورت ہے۔

## بھینی شرق پور

عام ۵/۰ - جلسہ ۲/۰ - خاص ۱/۱۵ - منشی محمد عبدالحمید صاحب سیکرٹری مال کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ کہ قریباً سب مدات کے چندے پورے ہیں۔ جو کچھ تھوڑی سی کمی چندہ خاص و عام میں ہے۔ وہ نہ صرف آخیر سال تک پوری ہوگی۔ بلکہ بجٹ سے بڑھ جانے کی توقع کی جاتی ہے۔ موصوف مال کا کام نہایت دلچسپی اور محنت سے کرنے کے علاوہ تبلیغ احمدیت میں بھی بہت حصہ لیا کرتے ہیں۔

## چک چھور نمبر ۱۱۷

عام ۱۰۵/۲۵۳ - جلسہ ۶/۵۵ - خاص ۲/۰ - چوہدری محمد اکرم صاحب سیکرٹری مال اس جماعت کے روح رواں ہیں۔ اور خود اپنی ذات سے چندہ دوسروں سے ہمیشہ زیادہ دیا کرتے ہیں۔ آپ سے امید ہے۔ کہ چندہ عام و چندہ خاص کا روپیہ آخیر سال تک بھیج کر بجٹ پورا کر دیا جاویگا۔ ضرورت ہے کہ وفد بنا کر گھروں پر جا کر متواتر وصولی کا انتظام کیا جائے۔

## کوٹ رحمت خاں

عام ۱۵/۰ - جلسہ ۲/۱۵ - خاص ۲/۰ - سیکرٹری مال میاں محمد عبداللہ صاحب امام مسجد ہیں۔ اس جماعت کے ایک صاحب کی زمین قرض خواہوں کے پاس ادائیگی قرضہ میں ہے۔ اور دوسرے دوست بہت غریب ہیں۔ انہوں نے جلسہ سالانہ کی مقررہ باوجود ان حالات کے بھیجنے کا وعدہ کیا ہے۔ جس کا انتظار ہے۔ اور فصل ربیع بھی اب تک وصول نہیں ہوا۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ سیکرٹری مال فصل خریف کا چندہ اور چندہ جلسہ سالانہ حسب وعدہ ارسال فرما دیں گے۔ اور اپنے بجٹ کو ان حالات میں بھی پورا کرینگے۔

## سیّد والہ

عام ۱۵۹/۲۲۵ - جلسہ ۸/۱۵ - خاص ۲/۰ - سیکرٹری مال مستری نور محمد صاحب ہیں۔ جو چندہ کا کام تو بہت محنت سے کرتے ہیں۔ مگر آپس میں بعض اختلافات رونما ہو جاتے ہیں۔ جن کی وجہ سے چندہ پر طبعاً اثر پڑتا ہے چندہ عام و خاص و جلسہ میں جو کمی ہے۔ سیکرٹری مال کی محنت کش طبیعت سے امید ہے کہ مالی سال کے آخیر تک پورا کر دینگے۔ اللہ تعالیٰ کام کرنے والے اور جماعت کے احباب کو توفیق عطا فرما دے۔ کہ سلسلہ کا کام نہایت اخلاص سے سرانجام دے سکیں۔ اور باوجود آپس کے اختلافات کے اشاعت اسلام کا کام میں روک نہ ہو۔ بلکہ خدمت اسلام میں ایک دوسرے سے بڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔

## پنڈی چری

عام ۲۲/۱۰۹ - جلسہ ۵/۲۵ - خاص ۲/۰ - اس جماعت کے ساری مدات کے چندوں کا دارومدار میاں محمد یوسف صاحب پر ہی ہے۔ انسان کا ہی خاندان ہے۔ جو عموماً چندوں میں نہ صرف حصہ لیتا ہے۔ بلکہ جس قدر مرکز کے مطالبہ میں کمی رہ جائے۔ اسے میاں محمد یوسف صاحب اپنی گرہ سے پورا فرمایا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے مال میں برکت دے۔ چندہ خاص میں جو کمی ہے۔ اسے امید ہے کہ وقت پر پورا کر دیا جاویگا۔ اور چندہ عام تو امید ہے۔ کہ بجٹ سے بہرحال زیادہ کر دیا جاویگا۔

## ننکانہ صاحب

عام ۹/۸۴ - جلسہ ۲/۰ - خاص ۵/۲۴ - چندہ خاص میں کمی ہے۔ اب اس جماعت میں ماسٹر محمد ابراہیم صاحب اکیلے ہی ہیں۔ دوسرے احباب تو تبدیل ہو چکے۔ اس مد کی کمی کو ماسٹر صاحب پورا کر لیں گے۔

## کرم پورہ

عام ۱۵۱/۲۵۳ - جلسہ ۳۶/۰ - خاص ۵/۴۵ - چوہدری کرم الٰہی صاحب کا دم از بس غنیمت ہے۔ آپ نے بیت المال کا کام اپنے حلقہ کرم پورہ میں نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا ہے۔ اور مال کے کام میں خاص ان کو اُنس ہے۔ جو دراصل سلسلہ کے بہی خواہ ہونے کا بیّن ثبوت ہے۔ چندہ عام اور چندہ جلسہ کی کمی امید ہے کہ آپ جلد تر پوری کرینگے۔ بیت المال ان کی کوششوں کا شکریہ ادا کرتا ہے۔

## شاہ مسکین

عام ۸۶/۱۸۲ - جلسہ ۲/۰ - خاص ۳۵/۵۳ - اس جماعت کے کارکن میاں ولایت شاہ صاحب ہیں۔ جو ہر ایک تحریک میں پوری شرح سے حصہ لیتے ہیں۔ بلکہ دوسروں سے بھی باقاعدہ لینے کی سعی کرتے ہیں۔ اگر باوجود اس کے کمی رہ جاوے تو اس کو اپنی گرہ سے ڈال کر مرکز کے مطالبہ کو پورا کرنے کی سعی فرمایا کرتے ہیں۔ چندہ عام میں جو کمی ہے۔ اسے امید ہے۔ کہ سال کے ختم ہونے تک پورا کر دینگے۔

## چک نمبر ۹ وابنہ

چندہ عام ۱۲۹/۲۰۰ - جلسہ ۲۵/۰ - خاص ۱۲/۰ - یہ جماعت نئی یکم مئی سے بنائی گئی ہے۔ اس سے پیشتر جماعت کرم پورہ سے شامل تھی۔ اب ملک چراغ الدین صاحب نے چک ۸ وابنہ، کالیہ، چک ۸ و چک ۱۱ بہادتی ماموں بجر کے احمدیوں کو ملا کر چک نمبر ۹ وابنہ کے نام جماعت قائم کی ہے۔ اصل بات یہ ہوئی ہے۔ کہ مکرمی چوہدری کرم الٰہی صاحب امیر جماعت کرم پورہ بوجہ بڑھاپے اور کمزوری کے اچھی طرح کام کرنے سے معذور ہیں۔ اسلئے ان کے مشورہ سے ملک صاحب نے اس جماعت کا بوجھ اپنے ذمہ لے لیا۔

فصل ربیع کا چندہ تو جولائی میں آگیا تھا۔ اب فصل خریف سے بھی کچھ حصہ آیا ہے۔ چندہ جلسہ سالانہ اور چندہ خاص کا روپیہ قابل وصول ہے۔ جس کے واسطے ملک چراغ الدین صاحب سیکرٹری مال کی کوشش اور بلند ہمت سے امید ہے۔ کہ آپ جہاں چندہ عام کے چندوں کو بجٹ سے بڑھانے میں کوشاں ہونگے۔ وہاں چندہ جلسہ و خاص کا بجٹ بھی نہ صرف پورا کرینگے۔ بلکہ بڑھا دینگے۔ رپورٹوں سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ملک صاحب چندوں کے لئے خاص دلچسپی سے کام کرنے والے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

## گوجرانوالہ،

عام ۳۴۳/۶۵۳ - جلسہ ۱/۲ - خاص ۶/۱۹۵ - چندہ جلسہ سالانہ جیسا کہ اس سے پیشتر شائع کیا گیا ہے۔ بقیہ رقم یہ جماعت جلد تر ارسال کریگی۔ چندہ عام و خاص۔ مجھے ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ چندہ عام و خاص کے بقایوں وغیرہ کی وصولی کی جا رہی تھی۔ کہ تحریک جلسہ پہنچی۔ تو اس پر مکرمی شیخ نذیر احمد صاحب محاسب اور امیر جماعت نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ پہلے جلسہ سالانہ کا روپیہ وصول کر لیا جاوے۔ پھر چندہ عام و خاص کے بقائے وغیرہ لئے جاوینگے۔ چونکہ اب جلسہ گذر گیا ہے۔ اور آپ کے بجٹ چندہ خاص و عام میں بلکہ جلسہ سالانہ میں بھی نمایاں کمی ہے۔ اس لئے آپ حضرت کے حکم کی تعمیل میں وفد بنا کر متواتر احباب کے گھروں پر جا کر وصولی کا کام کریں۔ امید ہے۔ کہ اس طرح سے چندوں میں کامیابی ہوگی۔

اس میں شک نہیں۔ کہ محاسب صاحب شیخ نذیر احمد چندوں کے لئے اپنے اندر ایک دردمند ... دل رکھتے ہیں۔ اور امیر جماعت تو ہیں ہی فدائے سلسلہ۔ پس جماعت گوجرانوالہ کو پوری کوشش و سعی سے چندہ عام، خاص، جلسہ کے بجٹوں کو پورا کرنا چاہیئے۔ مگر بغیر وفد کے کامیابی محال ہے۔ اس جماعت میں چندہ باشرح دینے والے

احباب کے چندے بھی باشرح کرنے کی طرف خاص توجہ عہدہ داران کی درکار ہے ؛

## فیروزوالہ

عام [illegible] - جلسہ [illegible] - خاص [illegible] + اس سے تو انکار نہیں کہ چوہدری محمد شریف صاحب سیکرٹری مال مالی کام کو اچھی طرح سے کرنے والے ہیں - چنانچہ چندہ جلسہ سالانہ آپ نے پورا کیا ہے - اور چندہ عام کا بھی بڑا حصہ آگیا ہے - لیکن تاہم بھی جو بقایا چندہ خاص کا ہے - اور جو رقم چندہ عام کم ہے - اس کے واسطے مجھے تردد نہیں ہے کیونکہ نہ صرف خاص ہی چوہدری صاحب پورا کرینگے - بلکہ بجٹ سے زیادہ دینگے - اللہ تعالےٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے

## دولوالی

عام [illegible] - جلسہ [illegible] - خاص [illegible] + چوہدری خدا بخش صاحب نے گذشتہ سنین میں اچھا کام کیا ہے - لیکن اس سال میں باوجود حضرت کی چٹھی بھیجنے کے بھی جواب اب تک نہیں ملا - معلوم نہیں کیا سبب ہے - پس چوہدری صاحب توجہ فرماویں - یا دوسرے احباب ہی بیدار ہو کر کام کریں - اب کام کا وقت ہے ؛

## بقاپور

عام [illegible] - جلسہ [illegible] - خاص [illegible] + حکیم محمد سعید صاحب سیکرٹری مال نے محصل سے وعدہ بھی کیا تھا کہ چندہ کا روپیہ عنقریب ارسال ہوگا - چندہ خاص اور چندہ جلسہ سالانہ تو بے شک وصول ہوگیا ہے - لیکن چندہ عام اب تک کم آیا ہے - آپ براہ مہربانی چندہ عام بھی وصول کر کے ارسال فرماویں ؛

## سوہاوہ

عام [illegible] - جلسہ [illegible] - خاص [illegible] + اس جماعت سے فصل ربیع کا چندہ تو قریباً پورا وصول ہوگیا ہے لیکن چندہ خاص اور چندہ جلسہ سالانہ اور چندہ عام کا بقایا فصل خریف سے واجب الوصول ہے - اس کے لئے میں سیکرٹری چوہدری جہان خاں صاحب سے کہوں گا - کہ وہ براہ مہربانی خاص توجہ فرما کر مشکور فرماویں +

## ترگڑی

عام [illegible] - جلسہ [illegible] - خاص [illegible] + جماعت ترگڑی کے سیکرٹری مال مرزا محمد حسین صاحب خاص طور پر مالی کام اچھا کرنے والے ہیں - محصل بیت المال کے وہاں جانے پر آپ نے اپنے ذاتی کام کو پس پشت ڈال کر ان کے ساتھ کام کیا - دوسرے دوستوں میں سے میاں اللہ دتا صاحب اور منشی محمد جمال صاحب نے وصولی چندہ میں خاص طور پر سیکرٹری مال کی مدد کی ہے - لیکن ابھی ضرورت اس بات کی ہے کہ حضرت کے حکم کی تعمیل میں چندہ کا کام سرگرمی سے بقایا وغیرہ کی وصولی کا اس وقت تک جاری رکھا جائے - جب تک کہ سلسلہ کے سر پر سے مالی بار اتر جائے +

## گجوچک

عام [illegible] - جلسہ [illegible] - خاص [illegible] + میاں محمد عظیم صاحب سیکرٹری مال نے جس طرح جلسہ سالانہ کا چندہ پورا کر دیا ہے - اسی طرح سے چندہ خاص اور عام بھی انشاء اللہ تعالےٰ کوشش کر کے پورا کر دینگے ؛

## تلونڈی کھجوروالی

عام [illegible] - جلسہ [illegible] - خاص [illegible] + چوہدری کرم الٰہی صاحب سیکرٹری مال کام میں خاص طور پر منہمک رہنے والے ہیں - اور حتی الوسع سستی نہیں ہونے دیتے - چندہ عام میں جو کمی ہے - یہ مالی سال کے آخیر تک پوری کر دینگے ؛

## وزیرآباد

عام [illegible] - جلسہ [illegible] - خاص [illegible] - اس جماعت کے اصل بانی مبانی مکرمی مولوی حافظ ابو عبیدہ اللہ غلام رسول صاحب ہیں - جو ہمارے سلسلہ میں ایک مشہور ہستی ہیں - آپ کو جس طرح حضرت مسیح موعود سے سچا عشق ہے - اسی طرح سے آپ مالی کام کو بھی اعلیٰ سے انجام دیتے ہیں - اور دوستوں سے جس طرح بھی ہوسکے - چندہ وصول کر کے بھیجنے میں ہر وقت کوشاں رہتے ہیں - اللہ تعالےٰ ان کو اس کا اجر عظیم عطا فرماوے ؛

## لویری والہ

عام [illegible] - جلسہ [illegible] - خاص [illegible] + اس جگہ پر اصل سیکرٹری مال میاں احمد یار صاحب ہیں - اور مکرمی عزیز اللہ صاحب وکیل بھی اسی جگہ رہائش رکھتے ہیں - چندہ عام کا بجٹ پورا ہونا کوئی محال بات نہیں ہے - مگر یہ اسی وقت ہو سکتا ہے - جبکہ وکیل صاحب نہ صرف اپنے چندہ کو باقاعدہ ادا کریں - بلکہ دوسرے احباب کو بھی ہر وقت مدد دیا کریں - میں وکیل صاحب سے امید کرتا ہوں - کہ وہ حضرت کے حکم کی تعمیل میں اب خاص توجہ فرما کر شکریہ کا موقع دینے خدمات سلسلہ کے لئے آگے آئیں گے ؛

## اکال گڑھ

عام [illegible] - جلسہ [illegible] - خاص [illegible] + اس جماعت کے اصل سیکرٹری مال تو شیخ محمد شریف صاحب تھے - جنہوں نے اپنا کاروبار لائل پور میں شروع کیا ہے - اور وہاں کے سیکرٹری مال کا چارج بھی لیا ہے - یہ دوست اچھا کام کرنے والے ہیں - اکال گڑھ کے مال کا کام اب میاں محمد عالم صاحب کرتے ہیں - چند افراد کی جماعت ہے - جن کے واسطے زیادہ ضرورت تربیت کی ہے - وہاں مکرمی مولوی عبد الحمید خاں صاحب برادر مولوی ارجمند خاں صاحب مولوی فاضل قادیان ہیں - مولوی صاحب کو وہاں کی تربیت کا کام کرنا چاہیئے - اور مال کے کام میں بھی مولوی صاحب موصوف حضرت کے حکم کی تعمیل میں کوشش کر کے مشکور فرماویں +

## حافظ آباد

عام [illegible] - جلسہ [illegible] - خاص [illegible] + اس جماعت میں چار دوست ہیں - سیکرٹری مال چوہدری محمد حیات خاں صاحب سب انسپکٹر پولیس پنشنر ہیں - جو نہ صرف چندہ اپنی پنشن پر باشرح ادا کرتے ہیں - بلکہ اپنی زمینداری آمدنی پر بھی باقاعدہ ادا کرتے ہیں - چنانچہ آپ نے اس سال آمدنی زمیندارہ سے ایک مالی (قیمتی [illegible]) چندہ دینے کا وعدہ کیا ہے . . . . . . . . . . . - چندہ عام و جلسہ سالانہ کا بقیہ روپیہ امید ہے کہ مالی سال کے آخیر تک پورا کریں گے ؛

## مانگٹ اونچے

عام [illegible] - جلسہ [illegible] - خاص [illegible] - اس جماعت کے اصل روح رواں تو مکرمی چوہدری سردار خاں صاحب بھا کا بھسیان ہیں - لیکن ان کے ساتھ چوہدری جہان خاں صاحب مانگٹ اونچے بھی وصولی میں خاص مدد کرتے ہیں - اگرچہ چوہدری جہان خاں اور ان کے بھائی محمد خاں صاحب اپنا چندہ ہر فصل پر ادا کرتے ہیں - لیکن ضرورت ہے - کہ یہ ہر دو دوست اپنا چندہ باشرح کریں - اور ان کے سبب بعض دوسرے بھی کم شرح پر ادا کرتے ہیں - سلسلہ کی اہم ضروریات اور اشاعت اسلام کے بڑے اہم فرض کے سبب عام شرح ۱/۱۶ ایک آنہ فی روپیہ کے حساب سے دینا چاہیئے - ان کے باشرح دینے سے دوسرے دوست بھی باشرح دینگے - کیونکہ اللہ کا ان پر احسان ہے - کہ ان کا اثر گاؤں میں اچھا ہے - اس وقت فصل خریف کا چندہ وصول ہونے والا ہے - کیونکہ یہ چندہ عموماً فصل کپاس کے فروخت ہونے پر ہوتا ہے - جس کا وقت قریب آگیا ہے - میں چوہدری محمد خاں صاحب سے بااصرار درخواست کروں گا - کہ اپنا چندہ باشرح کر کے تمام احباب سے باشرح فصل خریف کا چندہ وصول کر کے حضرت کی خاص دعا لیں - اور فصل ربیع کے بقائے بھی وصول کر دیں - اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرماوے +

## بیرکوٹ

عام [illegible] - جلسہ [illegible] - خاص [illegible] - میاں محمد اسمٰعیل صاحب سیکرٹری مال کی کوشش کا نتیجہ ہے کہ چندہ فصل ربیع وصول ہوگیا ہے اور جلسہ سالانہ بھی - لیکن چندہ فصل خریف اب فصل کے برآمد ہونے پر وصول ہوگا - سیکرٹری مال پوری توجہ سے کام کرینگے - تو انشاء اللہ تعالےٰ چندہ عام و خاص کا بجٹ پورا ہوگا - ممکن ہے اس سے زیادہ ہو جاوے ؛

## پریم کوٹ

عام [illegible] - جلسہ [illegible] - خاص [illegible] + سیکرٹری مال چوہدری کرم داد صاحب کی اطلاع تھی - کہ فصل ربیع کا چندہ بوجہ کمی فصل فصل خریف پر ادا ہوگا - چنانچہ ۹۹/ کی رقم بذریعہ امیر احمد صاحب قریشی کے جانے پر وصول ہوئی - باقی فصل خریف کا چندہ واجب ہے - سیکرٹری صاحب توجہ فرماویں ؛

## کولوتارڑ

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ میاں مولا بخش صاحب سیکرٹری مال کو ابھی خاص توجہ کی ضرورت ہے میں سمجھتا ہوں۔ کہ ان کی توجہ سے نہ صرف بجٹ چندہ خاص و عام ہی پورا ہوگا۔ بلکہ ان مدات کے بجٹ میں زیادتی ہوگی۔ سیکرٹری صاحب مال توجہ فرما کر مشکور فرماویں۔

## پنڈی بھٹیاں

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔

## تلونڈی راہ والی

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ اکیلے اس وقت منشی غلام حیدر صاحب انسپکٹر تہمال اراضی ہیں مجھے آپ سے پوری توقع ہے۔ کہ چندہ عام و خاص کے بقائے آپ مالی سال کے آخیر تک ضرور پورا کر دیں گے اس لئے کہ آپ سلسلہ کی خدمت کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔

## جالب بھٹی شاہ رحمان

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ چندہ جلسہ سالانہ کی رقم مقررہ میں سے کچھ بھی وصول نہیں ہے۔ میاں محمد حسین صاحب سیکرٹری مالی کو بقیہ رقوم مدات مندرجہ بالا کے لئے خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔ یہ جماعت پیرکوٹ سے الگ ہوئی ہے۔ احباب پیرکوٹ کو بھی توجہ رکھنی چاہیئے۔

## کھیوسے والی

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ سید حیات شاہ صاحب سیکرٹری مال ہیں۔ اس جماعت میں موضع کھیوسے والی موسیکے۔ کوٹ قادر بخش۔ درویشکے شامل ہیں۔ چندہ عام کی رقم میں صرف فصل ربیع کا چندہ وصول ہے۔ مگر فصل خریف واجب الوصول ہے۔ جلسہ سالانہ کا چندہ اب تک وصول نہیں ہے۔ سیکرٹری صاحب مال کو مالی کام میں زیادہ چستی سے سستی کو دور کرنے کی ضرورت ہے۔ ہرسہ مدات میں جو کمی ہے۔ اس کے پورا کرنے کے لئے سیکرٹری صاحب کو وفد بنا کر کام کرنا چاہیئے۔ اور مدات کا بجٹ پورا ہونا جماعت کی تعداد کے لحاظ سے کوئی محال امر نہیں۔ لیکن ضرورت سیکرٹری صاحب کی توجہ کی ہے۔

## مدرسہ

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ [illegible]۔ چوہدری محمد حیات خانصاحب سیکرٹری مال ہیں۔ جلسہ سالانہ کی رقم بھی وصول نہیں ہے۔ حالانکہ حضرت کا تاکیدی ارشاد چندہ جلسہ کے علاوہ چندہ عام و خاص کے لئے ارسال کیا گیا تھا۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ سیکرٹری صاحب نے توجہ نہیں کی ہے۔ ورنہ چندہ جلسہ سالانہ جماعت کی تعداد کے لحاظ سے ایک معمولی بات تھی۔ فصل خریف (چاولوں کی فصل) عموماً اچھی ہوئی ہے۔ چوہدری صاحب کو چندوں کے وصول کرنے کے لئے اس فصل خریف کے موقعہ پر حضرت کے حکم کی تعمیل میں وفد بنا کر کام کرنا چاہیئے۔

## پھلوکے

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ میاں غلام حسین صاحب سیکرٹری مالی بہت پورانے احمدیوں میں سے ہیں۔ اور سلسلہ کی خدمات شرح صدر سے بجا لاتے ہیں۔ چندہ عام کی کمی انشاء اللہ تعالےٰ فصل خریف پر پوری کر دینگے۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے۔

## لائل پور

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ میں جہاں تک رپورٹوں سے معلوم کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ احباب اول تو شرح سے کم دینے والے ہیں۔ بلکہ جن کی آمدنی معقول ہے۔ وہ بھی شرح سے بہت کم چندہ دیتے ہیں۔ دوسرے دوستوں کا چندہ بھی شرح سے کم ہے۔ دوسرے وصولی کا انتظام باقاعدہ ہونا چاہیئے۔ تیسرے چوہدری عصمت اللہ خاں صاحب جولائی ۱۹۲۹ء میں دارالامان تشریف لائے تھے۔ تو ان سے لائل پور کا چندہ بے قاعدہ آنے اور بجٹ فارم چندہ عام و خاص بھجوانے کی بابت عرض کیا گیا۔ آپ فارم وغیرہ لے بھی گئے۔ لیکن باوجود متعدد یاد دہانیوں کے آج تک یہ فارم تکمیل ہو کر نہیں ملے۔ جو ایک تعلیم یافتہ جماعت کے لئے نامناسب ہے۔ چندہ خاص کے لئے یہ رپورٹ ہے۔ کہ ۱۹۲۸ء میں بھی چندہ خاص ادا نہیں کیا۔ اس لئے کہ انہوں نے مسجد کے واسطے اپنے احباب سے چندہ لیا۔ اور ۵۰۰/- چندہ خاص کا بھی مسجد میں لگایا۔ لیکن اس سال بھی اب تک ۱۳/- کی رقم ارسال کی ہے۔ اب پھر میں امیر جماعت و دیگر عہدہ داران سے تاکید سے التماس کروں گا۔ کہ وہ چندہ عام۔ چندہ خاص کی کمی ضرور پوری کریں۔ انہوں نے وصولی کی طرف توجہ نہیں کی۔ ورنہ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ احمدی جماعت چندہ ادا نہ کرے۔ لیکن عہدہ داران کا فرض مطالبہ ہے۔ اب کچھ دنوں سے سیکرٹری مال کا چارج شیخ محمد شریف و کرم الٰہی صاحبان چاول فروش کے ہاتھ آیا ہے۔ شیخ محمد شریف صاحب بہت محنتی اور جفاکش انسان ہونے کے علاوہ بہت اخلاص و محبت سے کام کرنیوالے ہیں۔ امید ہے۔ کہ وہ دونوں دیگر چندہ عام و خاص کی رقوم وصول کر کے بجٹ پورا کرینگے۔

## دھنی دیو چک نمبر ۲۳۳

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ اس جماعت کے سیکرٹری مال منشی بلند خاں صاحب مدرس ہیں۔ اس وقت تک چندہ عام صرف فصل ربیع کا کچھ حصہ وصول ہے۔ احباب کا وعدہ ہے۔ کہ فصل خریف کے موقع پر سب بقائے مطابق بجٹ پورے کر دیئے جائیں گے۔ خدا کے فضل سے سیکرٹری صاحب علاوہ ملازمت کے دو مربعہ کے مالک ہیں۔ بوجوہات چندہ گذشتہ سال نہیں ادا کر سکے۔ اس سال گذشتہ سال کا حساب کر کے چندہ عام [illegible] روپیہ فصل خریف پر معہ اس سال کی فصل کے ادا کرانے کا وعدہ کیا ہے۔ چندہ جلسہ سالانہ ادا کرنے کا وعدہ ۴۶/- تھا۔ حضرت کے اس حکم پر کہ مقررہ رقم میں اضافہ کیا جاوے۔ احباب جماعت نے ایک دوسرے سے بڑھکر حصہ لے کر۔ ۴۶/- کی بجائے ۱۶۱/- روپیہ ارسال کیا ہے۔ اسی طرح سے امید ہے۔ کہ چندہ عام و خاص کے چندے بھی حضرت کے حکم کی تعمیل میں اپنے بجٹ مقررہ سے زیادہ کر کے ادا کرینگے۔ گذشتہ سال یہ جماعت چندوں میں سست رہی ہے۔ اس سال نہ صرف بجٹ پورا کرینگے۔ بلکہ گذشتہ سال کی تلافی بھی کرینگے۔

## چک نمبر ۱۱۵

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ مولوی عبدالعزیز صاحب محصل کی رپورٹ ہے۔ کہ اس جگہ تین دوست ہیں۔ تینوں کے ذمہ کی الگ رقوم بقایا بھی درج ہیں۔ احباب نے وعدہ کیا ہے۔ کہ بجٹ کے مطابق روپیہ ۳۰ر اپریل تک پورا داخل کر دیا جاوے گا۔ دوستوں کی تنخواہ بروقت نہ ملنے کے سبب توقف ہوا منشی جلال الدین صاحب پٹواری و سیکرٹری مال سے توقع ہے۔ کہ آپ مالی سال کے آخیر تک چندہ کا بقایا ہرسہ مدات کا ضرور پورا کر دینگے۔

## کتھووالی چک نمبر ۳۱۲

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ مولوی عبدالعزیز صاحب محصل کی رپورٹ کا خلاصہ یہ ہے کہ فصل ربیع کے موقعہ پر اس نے چندہ عام و خاص و جلسہ ۲½ سیر۔ ۱ سیر۔ ½ سیر فی من کے حساب سے گندم یا نوں سے ادا کیا تھا۔ یہ غلہ چندہ عام کا [illegible] اور چندہ خاص کا [illegible] اور چندہ جلسہ سالانہ کا [illegible] تھا۔ اس میں سے کل رقم ۹ کی چندہ عام میں وصول ہے۔ بقیہ غلہ کی قیمت اور فصل خریف کا چندہ اب تک واجب الوصول ہے۔ سیکرٹری محمد حسین صاحب چوہدری خاص توجہ فرماویں۔ اور چندہ عام و خاص و جلسہ کے بقائے پورے کر کے مشکور فرماویں۔ اور چوہدری غلام علی صاحب برادر چوہدری محمد حسین صاحب واصل باقی نویس سیالکوٹ سے بھی ان کے بھائی کے ٹھیکہ کے مربعہ کا ۱۰۷/- چندہ واجب الوصول ہے۔ ان بقایوں کے لئے متواتر لکھا جاتا رہا ہے۔ لیکن تاحال واجب ہیں۔ اس وقت بھیجکہ مرکز میں خاص ضرورت ہے۔ سیکرٹری صاحب وفد کے ذریعہ وصولی کا انتظام کریں۔

## گوجرہ

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ مرزا محمود بیگ صاحب جیسے فدائے سلسلہ کی پریذیڈنٹی اور شیخ عبدالعزیز

ماسٹر عطا حسین صاحبان جیسے مستعد کارکن کے ہوتے ہوئے جو کمی چندہ میں ہے۔ وہ مالی سال کے آخیر تک نہ صرف پوری ہونے کی پوری امید ہے۔ بلکہ اس سے زیادہ آجانے کی توقع ہے +

## گوکھووال چک نمبر ۲۷۶

عام [illegible] - جلسہ [illegible] - خاص [illegible] + چندہ جلسہ سالانہ کے بارے میں سید فضل محمد شاہ صاحب سیکرٹری مال کی رپورٹ ہے۔ کہ حضور کا حکم ساری جماعت کو سنایا گیا ہے۔ احباب نے شرح صدر سے لبیک کہا ہے۔ اور جلسہ سالانہ تک۔ پوری رقم مقررہ داخل ہو جاویگی۔

بیت المال - چندہ سالانہ بے شک۔ پورا وصول ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ مگر حضور کا ارشاد اس تحریک میں یہ تھا کہ چندہ خاص کے بقائے بھی وفد بنا کر وصول ہوں۔ اور اس وقت تک یہ سلسلہ (وفد بنا کر وصولی کا انتظام) جاری رکھا جائے۔ جب تک کہ سلسلہ کا بار اتر جاوے۔ پس آپ چندہ خاص و عام کے بقائے اب پوری کوشش سے وصول کر کے ارسال فرمادیں۔ بقایا مندرجہ بالا وصولی سے ظاہر ہے۔ امید ہے کہ آپ فصل ربیع کے بقائے اور فصل خریف کا چندہ جلد سے جلد وصول کر کے ارسال فرمادیں گے +

## کلیان پور چک نمبر ۲۴۳

عام [illegible] - جلسہ [illegible] - خاص [illegible] + اس وقت صرف چندہ فصل ربیع کا ایک حصہ وصول ہے۔ اور ایام جلسہ میں چندہ جلسہ سالانہ کا بقیہ روپیہ وصول ہوا ہے۔ لیکن چندہ فصل خریف اور فصل ربیع کا بقیہ واجب الوصول ہے۔ جو زیادہ سے زیادہ ماہ فروری کے آخیر تک داخل ہو نا چاہیئے۔ بااثر و بارسوخ احباب کی توجہ اس طرف مبذول کرانیکے علاوہ عہدہ داران سے حضرت کے اس حکم کی طرف کہ چندہ عام و خاص کا بقایا احباب کے گھروں پر جا کر اور بار بار جا کر بصورت وفد وصول کیا جاوے۔ درخواست کی جاتی ہے +

## جڑانوالہ

عام ۱۱۵/۲۶۶ - جلسہ [illegible] + خاص [illegible] + اس جماعت کے سیکرٹری مال میاں محمد ابراہیم صاحب ہیں جو کام اپنا ذاتی سمجھ کر کوشاں رہتے ہیں۔ اور یہ جماعت اردگرد کے احباب کو ملا کر قائم کی ہوئی ہے۔ خاص جڑانوالہ کے دوست تین چار ہیں۔ فصل خریف کے برآمد ہونے پر انشاء اللہ تعالیٰ چندہ عام و خاص کی کمی پورے ہونے کی توقع ہے +

## چک نمبر ۵۵۹

عام [illegible] - جلسہ [illegible] - جلسہ [illegible] + مستری عمر الدین صاحب سیکرٹری مال کا کام کرتے ہیں۔ اس جگہ دو تین احمدی ہیں۔ ایک صاحب نے مربعہ بہاولپور میں لے لیا۔ اور ایک فوت ہو گیا ہے۔ اس جماعت میں اب مدرج دو دوسال چوہدری لبھا صاحب ہیں جو چندوں میں باقاعدہ حصہ لیتے ہیں۔ فصل خریف کپاس کے موقع پر ہر سہ مدات کی کمی پوری کرنے کا وعدہ احباب کرام کا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام دوستوں کو جزائے خیر دے۔ اور توفیق دے۔ کہ چندوں میں ایک دوسرے سے بڑھ کر حصہ لے سکیں +

## بہلولپور چک نمبر ۱۲۷

عام [illegible] - جلسہ [illegible] + [illegible] + منشی الیاس الدین صاحب سیکرٹری مال ہیں۔ مولوی عبد العزیز صاحب محصل کی رپورٹ کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ یہاں کی زمین ساہوکاروں نے لے لی ہے۔ قرضوں کے نیچے دب گئے ہیں۔ آمد کی صورت نہیں۔ جو کچھ غلہ وغیرہ کھلیانوں سے نکلتا ہے۔ فوراً ساہوکار یا جنگ والے لے جاتے ہیں۔ یہ لوگ گذارہ سے بھی تنگ ہیں۔ مگر باوجود اس کے فصل ربیع پر انہوں نے چندہ عام [illegible] - چندہ مستورات غلہ - حصہ آمد ششماہی اوّل میں داخل کیا ہے۔ اور جلسہ سالانہ کا خرچ اس جماعت نے حضرت کی مقرر کردہ رقم کو پورا کیا ہے۔ اس جماعت کے ایک دوست عبد الغنی صاحب نے باوجود دس ہزار کا مقروض ہونے کے اپنا چندہ عام و خاص و جلسہ سالانہ نہایت اخلاص سے پورا دیا ہے۔ ممکن ہے۔ کہ ان کی یہ خیرات قبول ہو کر ان کے لئے راہِ نجات نکال دے۔ فصل خریف کی برآمد گی اب تک نہیں ہوئی۔ امید ہے۔ کہ اس کے نکلنے پر یہ دوست باوجود ان حالات کے چندوں کے ادا کرنے میں کوشش کرینگے۔ حضرت اقدس کے حضور میں اس جماعت کیلئے مالی ابتلاؤں سے نکلنے کی دعا کی درخواست ہے۔

## چک نمبر ۲۷۶ الجھیوہ

عام [illegible] - جلسہ [illegible] - خاص [illegible] + چوہدری فضل داد صاحب والد ڈاکٹر نور احمد صاحب سیکرٹری ہیں۔ اور آپ کا ہی چندہ زیادہ ہوتا ہے۔ دو تین احباب دوسرے بھی ہیں۔ چندہ جلسہ سالانہ تو چوہدری صاحب نے پورا بلکہ زیادہ ارسال کیا ہے۔ لیکن چندہ عام و خاص میں نمایاں کمی ہے۔ اگرچہ آپ کمی فصل کا عذر کر سکتے ہیں۔ لیکن آپ کے بیٹے ڈاکٹر صاحب بھی امداد کر سکتے ہیں۔ اس لئے آپ کو بہر حال چندہ عام و خاص کی کمی کو پورا کرنا چاہیئے۔ اس وقت تک یعنی فصل ربیع فصل خریف سے صرف ... کی رقم وصول ہے۔ حضرت کا ارشاد بالکل صاف ہے۔ اگر آپ توجہ فرمادیں۔ تو کمی کا پورا ہونا محال امر نہیں ہے +

## چک نمبر ۱۹۵

عام [illegible] - جلسہ [illegible] - خاص [illegible] + اس جماعت کے سیکرٹری مال مولوی عبد الحق صاحب تھے۔ جو کہ مکان پر سے گر کر مفلوج ہو گئے ہیں۔ باوجود بیماری اور معذوری کے انہوں نے حسب تحریک حضرت اقدس چندہ فصل ربیع یعنی چندہ عام۔ چندہ خاص۔ جلسہ سالانہ ... حصہ کی بیس من پختہ گندم اور باقی دوسرے احباب نے بھی باقاعدہ چندہ عام ... سیر اور چندہ خاص ایک سیر اور چندہ جلسہ سالانہ ... سیر باشرح ادا فرمایا۔ چندہ جلسہ میں ایک روپیہ کی کمی ہے اور خاص میں تین کا اضافہ ہے۔ البتہ چندہ عام میں مقررہ بجٹ سے ۔/۳ کی کمی ہے۔ انہوں نے اپنا چندہ فصل ربیع سب نے باقاعدہ اور باشرح ادا کیا ہے۔ مولوی صاحب اور احباب کرام کا شکریہ ہے +

## بھرت چک نمبر ۲۳۸

عام [illegible] - جلسہ [illegible] - خاص [illegible] + محاسب مکرمی منشی عبد الغنی صاحب ہیں۔ آپ کو چندوں کے وصول کرنے میں حضرت کی چٹھی کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔ یعنی احباب سے چندہ عام کے ... بقائے ... وفد بنا کر وصول کرنے کا انتظام کرنا بہترین صورت ہے۔ اس سے انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی ہوگی +

## چک نمبر ۲۸۵

عام [illegible] - جلسہ [illegible] - خاص [illegible] + منشی خورشید علی صاحب سیکرٹری مال کو چندے کے بارے میں خاص توجہ کرنا چاہیئے۔ اس لئے کہ ان کے ہر ایک مد کے چندہ میں بہت کمی ہے۔ بلکہ برائے نام ہی ان کے اپنے مرسلہ بجٹ کے مطابق وصولی ہے۔ ...

پس ہر سہ مدات کے چندوں کو وصول کرنے میں خاص سعی فرمادیں +

## چک نمبر ۱۰۸

عام [illegible] - جلسہ [illegible] - خاص [illegible] + اس جماعت میں چوہدری فضل الدین و منشی عمر الدین نئے احمدی اور بہت جوشیلے ہیں۔ چندہ جلسہ سالانہ میں ایک روپیہ کی بیشی ہے۔ باقی چندہ عام و خاص کا بقایا بھی حضرت کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ بقائے وفد بنا کر وصول کئے جاویں۔ اور یہ انتظام اس وقت تک قائم رہے۔ جب تک کہ سلسلہ کے سر پر سے یہ بار اتر جائے۔ امید ہے کہ بقائے ہر دو چندوں کے وصول کر کے جلد تر ارسال فرمادیں گے +

## لودھی ننگل

عام [illegible] - جلسہ [illegible] - خاص [illegible] + مولوی حبیب اللہ صاحب سیکرٹری ہیں۔ حضرت کے ارشاد پر چندہ جلسہ سالانہ تو بجائے ۶/- کے ۳۰/- ارسال کیا ہے۔ مولوی عبد العزیز صاحب محصل بیت المال کی رپورٹ ہے۔ کہ ایک احمدی نے ایک یتیم احمدی کو رشتہ دیکر انکار کر دیا۔ اور آپس میں تعلقات پر اس وجہ سے کشیدگی ہے۔ اور صوم و صلوٰۃ کی پابندی بھی نہیں ہے۔ مکرمی ڈاکٹر نور احمد صاحب کھد لیال کو جو کہ ایک میل کے فاصلہ پر ہیں اس جماعت کی اصلاح کی طرف پوری توجہ کرنی چاہیئے +

## چک ۵۶۵

عام -- + جلسہ -- + خاص -- + چوہدری محمد الدین صاحب نمبردار خاص طور پر مالی کام

میں محنت کرنے والے اور سلسلہ کا کام جوش سے کرنے والے ہیں۔ وعدہ ہے۔ کہ چندہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ نہ صرف پورا کیا جاوے گا۔ بلکہ امید ہے۔ کہ بڑھ کر داخل کیا جاویگا دراصل اس جماعت کے روح رواں ماسٹر اللہ بخش صاحب مدرس چک ۵۲۳ ہیں۔ آپ کو تبلیغ اور مالی کام سے خاص دلچسپی ہے

## گوکھووال چک نمبر ۱۲۱

عام ۱۴۳/۵۳۳ - جلسہ ۳۳/۴۴ - خاص ۵۰/۴۴ + چوہدری غلام نبی نمبردار سیکرٹری مال اور بابو محمد یعقوب صاحب سب انسپکٹر ٹیکس نے چندہ جلسہ سالانہ کے وصول کرنے وکرانے میں خاص طور پر حصہ لیا ہے۔ چندہ عام وخاص کے بقیہ روپیہ کے لئے امید کی جاتی ہے۔ کہ احباب کرام سے حضرت کے حکم کی تعمیل میں وفد بناکر گھروں میں جاکر وصول کیا جاویگا۔ اور اس وقت تک اس کو جاری رکھا جاویگا۔ جب تک سلسلہ کے سر پر سے یہ بار اتر جاوے۔

## چک جھمرہ

عام ۵۶/۴۲ - جلسہ ۱۶/۱۸ - خاص ۲/۴۵ + یہ جماعت یکم مئی سے نئی کھولی گئی ہے۔ سیکرٹری اس کے ڈاکٹر شریف احمد صاحب ہیں۔ پہلے انہوں نے بجٹ چندہ ۸۲ جلسہ سالانہ ۱۳۔ چندہ خاص ۴۳ بھیجا تھا۔ مگر بعد میں چندہ جلسہ بجائے ۱۳ کے ۱۸ روپیہ اور چندہ خاص بجائے ۴۳ کے ۵۴ کیا۔ ڈاکٹر شریف احمد صاحب کی سعی سے امید ہے۔ کہ یہ بجٹ جو انہوں نے بھیجا ہے۔ مالی سال کے آخیر تک ضرور پورا کر دینگے۔ ڈاکٹر صاحب توجہ سے کام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرماوے۔

## سرگودھا

عام ۵۹۰/۶۱۴ - جلسہ ۹۲/۷۵ - خاص ۲۶۵/۳۰۷ + اس جماعت کے روح رواں منشی محمد عبد اللہ صاحب جنرل سیکرٹری ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی بابو عبد الواحد صاحب محاسب .. .. .. .. انتہائی کوشش سے کام کرتے ہیں۔ ستمبر میں کچھ چندہ پر لکھا۔ کہ باوجود اس کے کہ جماعت چک ۴۷ شمالی سرگودھا سے الگ ہے۔ لیکن تاہم بھی جماعت کوشش کرتی ہے۔ کہ گذشتہ سال کے برابر داخل ہو۔ چنانچہ بابو عبد الواحد صاحب کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ کہ اس جماعت نے ہر ایک مد کے چندے کو پورا کیا ہے۔ اور چک ۴۷ کے الگ ہونے سے جو کمی بجٹ میں ہوئی۔ اسے بھی پورا کیا ہے۔

میرے علم میں ایسے دوست ہیں۔ جو چندے باشرح نہیں دیتے۔ میں سیکرٹری مال اور جنرل سیکرٹری سے التماس کروں گا۔ کہ وہ حضرت کے مقرر کردہ پروگرام سال رواں کے ماتحت اپنی جماعت میں کم شرح دینے والے دوستوں کے چندے باشرح کریں۔ تو ان کا بجٹ انشاء اللہ تعالیٰ بہت بڑھ جاویگا۔ اور جماعت کے با اثر اور با رسوخ احباب سعی کریں۔ تو یہ بڑی بات نہ ہوگی۔ میں بابو عبد الواحد صاحب اور منشی محمد عبد اللہ صاحب اور دیگر احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور خصوصیت سے ان ہر دو احباب کے لئے حضرت کے حضور میں دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

## چک نمبر ۴۰ شمالی

چندہ عام ۱۴۲/۲۱۸ - جلسہ ۲۲/۲۴ - خاص ۵۹/۶۸ + یہ جماعت شروع مالی سال سے جماعت سرگودہا سے الگ ہوئی ہے۔ اس کے سیکرٹری مال چوہدری محمد ثناء اللہ صاحب نمبردار ہیں۔ جنہوں نے فصل ربیع کا چندہ تو پورا ارسال کیا ہے۔ اور چندہ جلسہ سالانہ بھی پورا کر دیا ہے۔ البتہ چندہ خاص کی کچھ کمی ہے جو امید ہے۔ کہ چندہ فصل خریف کے ساتھ پوری ہو جاویگی۔ چوہدری صاحب کے ساتھ میاں گل محمد صاحب ومیاں محمد دین صاحب ومیاں بہادل بخش صاحب خاص طور پر مالی کام میں مدد دینے والے ہیں۔ حقیقت میں اصل روح رواں اس جماعت کے کارکن منشی محمد عبد اللہ صاحب جنرل سیکرٹری سرگودہا ہیں۔ جنہوں نے گذشتہ ایام سے اسی جگہ رہائش اختیار کی ہے۔ جو اپنے طور پر مالی کام بہت کیا کرتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ یہ جماعت اپنے بجٹ کو نہ صرف پورا کریگی۔ بلکہ زیادہ کرے گی۔

## چک نمبر ۹ پنیار

عام ۱۸۵/۲۵۵ - جلسہ ۲۰/۹ - خاص ۵۵/۶۸ + جماعت چک ۹ میں چوہدری اللہ بخش صاحب سیکرٹری مال ایک خاص فرد ہیں۔ آپ ہر وقت مالی خدمات کے لئے اپنے آپ کو تیار پاتے ہیں۔ اور اپنے حلقہ کے احباب سے بھی وصول کرنے میں اپنا نمونہ پیش کرکے کوشاں رہتے ہیں۔ اس رقم داخل شدہ میں بڑا حصہ چندہ کا ان کا اپنا ذاتی چندہ ہے۔ اور ان کے ساتھ مولوی مہر الدین صاحب بھی چوہدری صاحب کی طرح مالی قربانی کا نمونہ ہیں۔ ان کے علاوہ چوہدری حاکم علی صاحب بھی اپنی طرف سے کوشش فرماتے ہیں۔ مگر ان کی توجہ ان کے متعلقین اور اپنے چندوں میں مزید درکار ہے۔ فصل خریف کا چندہ عام اور چندہ خاص وجلسہ سالانہ کا بقایا امید ہے۔ کہ ماہ فروری میں ضرور وصول ہو جاویگا۔ میں یہ کہوں گا۔ کہ اگر حضرت کے حکم کی تعمیل میں لگاتار وفد بناکر وصول ہو۔ تو کامیابی کی بڑی حد تک امید ہے۔

## چک نمبر ۴۰۷

عام ۷۴/۴۴ - جلسہ ۳۷/۴۴ - خاص ۳۰/۴۴ + چک ۳۷ میں چوہدری اللہ داد خاں عرف گگو خاں صاحب کی توجہ کو ان کے چندہ عام وخاص کی طرف پھیرتا ہوں۔ چوہدری صاحب کے دل میں سلسلہ کا دردمند دل پاتا ہوں۔ اور آپ کو سلسلہ کے کاموں میں فدا۔ جس طرح انہوں نے باوجودیکہ ان کے مائنر میں نہر کے پانی کم ہونے سے کم پانی ملتا ہے۔ چندہ سالانہ پورا کر دیا ہے۔ اس طرح سے وہ حضرت کے حکم کی تعمیل میں وفد بناکر چندہ عام وخاص وصول کریں۔ اور وہ یہ عہد کرلیں۔ کہ اپنے بجٹ کو ہر حال پورا کرینگے جیسا کہ دوسری جماعتیں یا افراد باوجود کمزوری کے کام کرتی ہیں۔ اور بجٹ کو پورا کرتی ہیں۔ تو میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ بھی اپنا بجٹ پورا کرلیں گے۔ پس میرے مکرم چوہدری اللہ داد خاں صاحب خاص توجہ فرماکر مشکور فرماویں۔

## چک نمبر ۳۳

عام ۱۱۰/۳۵۰ - جلسہ ۲۲/۴۵ - خاص ۲۰ + چوہدری غلام حیدر صاحب نمبردار نے اس سال میں کم توجہ کی ہے حالانکہ وہ بیت المال کا کام محنت سے کرنے والے احباب میں سے ہیں۔ جس طرح سے جلسہ سالانہ کی رقم میں برائے نام کمی ہے۔ جس کا پورا کرنا مشکل نہیں ہے۔ اس طرح حضرت کے حکم کی تعمیل میں چندہ فصل ربیع کا بقایا اور فصل خریف کا چندہ وصول کرکے بجٹ عام وخاص پورا کرنا ضروری ہے۔

## چک نمبر ۱۷

عام ۱۱۰/۲۸۰ - جلسہ ۳۵/۳۵ - خاص ۲۰/۴۵ + چوہدری رحمت خاں صاحب سیکرٹری مال سلسلہ کا کام اپنا ذاتی سمجھ کر کرنے والوں میں سے ہیں۔ اور ان کے ساتھ چوہدری اللہ دتا صاحب کام میں پوری طرح سے مدد کرتے ہیں۔ اور چوہدری رحمت خاں صاحب باوجود ایک معمولی حیثیت رکھنے کے اپنی جماعت کے احباب کو مالی کام کے لئے بذریعہ حال وقال تحریک فرماتے رہتے ہیں۔ فصل ربیع کا چندہ تو وصول ہے امید ہے۔ کہ چندہ فصل خریف اور بقیہ چندہ خاص بھی حضرت کے اس حکم کی تعمیل میں کہ احباب چندہ عام وخاص کے چندے وفد بناکر وصول کریں۔ اس وقت تک کہ سلسلہ کے سر پر سے یہ بار اتر جاوے۔

## چک نمبر ۸۷

عام ۲۹۶/۲۰۶ - جلسہ ۳۵/۳۵ - خاص ۱۵۰/۱۵۰ - اس جماعت میں چوہدری فتح خاں صاحب کا وجود ایک نمونہ ہے۔ باوجودیکہ آپ ایک عام آبادکار اور نمبردار کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مگر خدا نے دل ایسا عطا فرمایا ہے۔ کہ سلسلہ کی مالی قربانی کے واسطے ہر وقت طیار رہتے ہیں۔ یہی نہیں کہ باشرح دینے کا خیال رکھیں۔ بلکہ عموماً شرح سے زیادہ ہی ادا کرتے ہیں ہمیشہ سبقت کرتے ہیں۔ چنانچہ چندہ خاص کی تحریک پہلے ہی ایک سو روپیہ بذریعہ تار ارسال کیا۔ اور فصل ربیع کا چندہ بھی پورا بھیجا ہے۔ امید ہے کہ فصل ربیع کا چندہ عام بقیہ بجٹ کے پورا کرنے کے واسطے اور بقیہ رقم چندہ خاص اپنی جماعت کی بھی جلد تر ارسال فرماکر مشکور فرماوینگے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی قربانیوں کو قبول فرماوے۔ اور اجر عظیم عطا فرماوے۔

## چک نمبر ۳۵

عام ۸۲/۱۲۷ - جلسہ ۲۲/۲۲ - خاص ۱/۲۷ - اس جماعت میں عموماً بجٹ کے پورا کرنے والے مکرمی چوہدری مولا بخش صاحب [illegible] چندوں کے ادا کرنے والے فرد واحد ہیں۔ اور اس وجہ [illegible]

ہیں۔ کہ ہر طرح سے سلسلہ کی ضرورت حالت کے مطابق چندہ زیادہ سے زیادہ دیتے ہیں۔ فصل خریف کے چندے کے آنے پر (ضروری ہیں) نہ صرف چندہ عام و خاص کا بجٹ پورا ہوگا۔ بلکہ امید ہے کہ بڑھ جاوے گا ٭

## چک نمبر ۴۹

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible] + اس جماعت کے لئے مکرمی چوہدری محمد خاں صاحب سفید پوش کو خاص طور پر توجہ کر کے جماعت کی حالت کو بہتر بنانا چاہیئے۔ آپ نے ایک دفعہ وعدہ بھی کیا تھا۔ کیونکہ سیکرٹری مال بعض وجوہات سے باہر رہتے ہیں ٭

## چک نمبر ۹۹

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible] + اس جماعت نے فصل ربیع کا چندہ عام باوجود متواتر فصلوں کی کمی کے پورا ارسال کیا ہے۔ اور فصل خریف کا چندہ امید ہے کہ ماہ جنوری و فروری میں ارسال کرینگے۔ اور چندہ جلسہ سالانہ کی مقررہ رقم امیر جماعت چوہدری غلام محمد اور چوہدری غلام رسول صاحب و منشی محمد علی صاحب نے خاص کوشش و سعی سے نہ صرف خود حتی المقدور بانشرح دیا ہے۔ بلکہ دوسرے احباب سے وصول کرنے میں مدد دی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء ٭

## چک نمبر ۹۸

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ [illegible] + اس جماعت کے متعلق یہ کہنا ہے۔ کہ ملک غلام نبی صاحب کو خاص طور پر چندوں میں توجہ کرنا چاہیئے۔ منشی محمد علی صاحب مدرس محاسب کو زیادہ ہوشیار ہونا چاہیئے۔ جس طرح حضرت کے حکم میں چندہ جلسہ سالانہ جماعت نے پورا کر دیا ہے۔ اسی طرح سے چندہ عام و خاص بھی حضور کے حکم کی تعمیل میں ماہ فروری میں پورا کرنا چاہیئے ٭

## چک نمبر ۸۷ و ۷۹

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ چوہدری مرزا خاں صاحب سیکرٹری مال نے فصل ربیع کا چندہ تو پورا ارسال کیا ہے۔ لیکن میں حیران ہوں۔ کہ انہوں نے چندہ جلسہ سالانہ اور چندہ خاص کیوں اب تک نہیں بھیجا۔ چوہدری صاحب اچھا کام کرنے والے احباب میں سے ہیں فصل خریف کے چندے کے ساتھ جلسہ سالانہ بھی پورا کر کے حضرت کے حکم کی پوری تعمیل فرماویں ٭

## سلانوالی

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible] + ڈاکٹر منظور احمد صاحب سیکرٹری مال کی کوششیں اس بات میں رہتی ہیں۔ کہ احباب سے جس قدر روپیہ زیادہ سے زیادہ مل سکے۔ مرکز میں ارسال کیا جاوے۔ چنانچہ جلسہ سالانہ اور چندہ خاص کا بجٹ تو پورا کر دیا ہے۔ البتہ چندہ عام میں جو کمی ہے۔ وہ مالی سال کے ختم ہونے سے پہلے پوری کر دی جاویگی ٭

## بھیرہ

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible] + اس جماعت کا معائنہ منشی محمد الدین صاحب و مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے ۱۷ دسمبر کو کیا ہے۔ چندہ عام کی رقم بقایا -/۲۰۰ سے اوپر تھی جس کو ایک وفد کے ذریعہ جس کے ممبر منشی خادم حسین جنرل سیکرٹری۔ مخدوم محمد ایوب صاحب امیر جماعت عطاء الرحمن صاحب محاسب اور ہر دو انسپکٹران تھے۔ ۴۸ گھنٹہ کی لگاتار محنت شاقہ اور سخت سردی میں وصول کیا ہے۔ اور رپورٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ احباب کرام بھیرہ نے باوجود اپنی مالی حالت کے سخت کمزور ہونے کے ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہاں تک کہ احباب بھیرہ میں سے سوائے ایک دو کے باقی تمام احباب نے اپنے بقائے چندے سلسلہ کی اہم ضرورت کو مقدم کرتے ہوئے قرض لے کر ادا کرنے ضروری سمجھے۔ مولوی صاحب و منشی صاحب سردی کے سبب کام کرتے کرتے بیمار ہو گئے۔ مگر اسی حالت میں کام کیا۔ اور میاں فضل الٰہی صاحب معمار نے ان دوستوں کی بہت مدد کی ہے۔ جماعت بھیرہ نے تمام اپنے بقائے دسمبر تک کے صاف کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے ہماری غریب اور کمزور جماعت کو بقایا کے بوجھ سے سبکدوش فرمایا۔ یہ سب کچھ حضرت اقدس کی توجہ باطنی اور آنمکرم جیسے سرگرم کارکنان کی سعی جمیل کا نتیجہ ہے۔ ورنہ ہم تو دم بخود اور مایوس ہی تھے۔ جیسا کہ گجرات نے اپنا بقایا صاف کیا۔ بیت المال مقامی میران جماعت اور میاں فضل الٰہی صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے حضرت کے حضور میں دعا کی درخواست کرتا ہے ٭

## ادرحمہ

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible] + جماعت ادرحمہ کے سیکرٹری مال مولوی خدا بخش صاحب کی خاص کوششوں کا نتیجہ ہے۔ کہ آپ نے اپنے بجٹ عام کا قریباً [illegible] حصہ پورا کر لیا ہے۔ اور چندہ جلسہ سالانہ پورا بھیجا ہے۔ چندہ خاص اور چندہ عام کا بقیہ بجٹ ۳۰ اپریل تک بفضلِ خدا نہ صرف پورا کرینگے۔ بلکہ بڑھا دینگے۔ اس کے ساتھ منشی محمد الدین صاحب مدرس بھی خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ کہ آپ بھی سلسلہ کی مالی کام میں خاص مدد فرمایا کرتے ہیں ٭

## ڈڈرانجھا

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible] + یہ جماعت وہ ہے۔ جس کے امیر جماعت شیخ شمس الدین صاحب ہیں۔ اور سیکرٹری مال مولا بخش ہیں۔ جن کو ہر وقت مال کا کام پورا کرنے کا پورا خیال لگا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ یہ دوست بجٹ کو عموماً بروقت پورا کرتے ہیں۔ امیر جماعت سیکرٹری مال اور جماعت کے احباب کا خاص طور پر شکریہ ہے ٭

## گھوگھیاٹ

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]

## کوٹ مومن۔ حویلی بہادر خاں

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible] + دوست محمد صاحب سیکرٹری مال نے رپورٹ کی ہے۔ کہ ہمارے ذمہ حضرت نے [illegible] کی رقم چندہ جلسہ سالانہ مقرر فرمائی تھی۔ وہ رقم ارسال کر چکے۔ بلکہ اس سے زیادہ رقم کی سعی کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی چندہ عام و خاص کے لئے بھی وصول ہو رہا ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ اس جماعت نے اپنی ہر سہ مدات کے بجٹ پورے کئے ہیں۔ چندہ عام میں جو کمی ہے۔ وہ امید ہے۔ کہ ساری وصول ہو کر پوری ہو جاویگی ٭

## مجوکہ

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible] + مولوی غلام رسول صاحب مجوکہ کو چندوں کے لئے خاص توجہ کرنا چاہیئے۔ اس سال میں کوئی رقم بھی چندہ کی ملی نہیں۔ حالانکہ حضرت اقدس کا دستخطی ارشاد بھی بھیجا گیا تھا۔ اور جماعتوں نے تو چندے ارسال کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور سے ثواب حاصل کیا ہے۔ لیکن جماعت مجوکہ بالکل اس سال خاموش ہے۔ ملک فضل الٰہی صاحب نمبردار کی بھی توجہ کرنے کی ضرورت ہے ٭

## خوشاب

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible] + ملک ہدایت اللہ صاحب سیکرٹری مال ہیں۔ جو اپنے غیر احمدی رشتہ داروں سے بھی مناسب موقعہ چندہ وصول کر کے بھجوانے کا خیال رکھتے ہیں۔ اور بہت مستعدی سے کام کرتے ہیں۔ چندہ عام و خاص میں جو کمی ہے۔ امید ہے وہ پورا کرینگے۔ اور ابھی سے مزید کوشش میں مصروف کار ہونگے ٭

## چک نمبر ۱۱۶

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible] + سیکرٹری مال سید علی اکبر شاہ صاحب کو چندہ عام و خاص

کے لئے خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ اور کوشش سے بقایا پورا کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ انہوں نے چندہ جلسہ سالانہ پورا کر دیا ہے۔ اسی طرح سے چندہ عام و خاص کو پورا کریں۔ بہترین راہ یہ ہے۔ کہ بااثر احباب کا وفد بنا کر کام کیا جاوے۔ اور وہ وفد اس وقت تک کام کرے۔ جب تک کہ سلسلہ کا بار اتر جاوے جیسا کہ حضرت اقدس کا منشا مبارک ہے ؏

## چک نمبر ۳۳ جنوبی

عام ۱۳۲/۱۵۰ - جلسہ ۱۲۵/۱۲۵ - خاص ۸/۱۵ ؁ چک نمبر ۳۳ میں مکرمی چوہدری علی بخش صاحب نمبردار ایک ایسے دوست ہیں۔ جو سلسلہ کا مالی کام بہت توجہ سے کرتے ہیں۔ اور سب سے پہلے اپنا چندہ ادا کر کے دوسروں کے لئے نمونہ بنتے ہیں۔ اور کہ اپنا چندہ عام باشرح اور باقاعدہ دیتے ہیں۔ نیز کسی خاص تحریک میں شرح سے بھی زیادہ حصہ لیتے ہیں۔ یہ سب کچھ ان کی اپنی حالت کمزور ہونے کے ساتھ ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ انہوں نے چندہ عام و خاص کے بجٹ کو قریباً پورا کر لیا ہے۔ اور ان میں جو کمی ہے۔ وہ تھوڑی سی ہے۔ جو انشاء اللہ تعالےٰ جلد تر پوری کر دیںگے۔ اور چندہ جلسہ سالانہ مقررہ رقم حضرت سے زیادہ ارسال کیا ہے۔ ان کے نمونہ کے سبب میاں جمال صاحب چوکیدار نے باوجود اپنی حالت نہایت پتلی کے حضرت اقدس کا یہ حکم کر اپنے بقائے چندہ عام و خاص کے جلد تر ادا کرو۔ انہوں نے اپنا بقایا یکمشت ادا کیا۔ اور اس طرح مکرمی چوہدری سردار خاں صاحب نے بھی اپنے بقائے یکمشت ادا کئے جزاہم اللہ احسن الجزاء ؏

## جھنگ

عام ۱/۵۰ - جلسہ ۷/۲۰ - خاص ۷/۲۰ - اس سے پیشتر جماعت جھنگ شہر کے ساتھ مگھیانہ بھی شامل تھا مگر جھنگ مگھیانہ کی جماعت نومبر ۱۹۲۹ء سے الگ ہو گئی۔ جس کی الگ رپورٹ وصول ہوئی ہے۔ جماعت جھنگ کے متعلق گذشتہ سالوں بہت رقم چندہ کی وصول ہوتی رہی ہے۔ اور اب کچھ عرصہ سے بابو رمضان علی صاحب نے کام شروع کیا ہے۔ مگر ابھی ان کو مزید توجہ کی ضرورت ہے۔ اس سے قبل چوہدری محمد حسین صاحب کام کرتے تھے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ جماعت جھنگ مگھیانہ کے احباب نے جھنگ شہر کے احباب کی سلسلہ کی طرف عام توجہ دیکھکر اپنی جماعت الگ کر لی ہے۔ مجھے اس جماعت کے احباب سے یہ التماس کرنا ہے۔ کہ وہاں کے بارسوخ احباب کا وفد بنا کر وصولی کا کام کیا جاوے۔ تو ان کے بجٹ کے پورا کرنے میں دقت نہ ہوگی ؏

## شورکوٹ

عام ۲/۷ - جلسہ ۵/۱۰ - خاص

## چنیوٹ

عام ۵/۷ - جلسہ ۵/۱۱ - خاص ؁ چوہدری مولا بخش صاحب سابق محرر جوڈیشل سیکرٹری ہیں۔ سیکرٹری مال کی تحریک پر میاں محمد صدیق صاحب ساکن چنیوٹ نے اپنی شادی کے موقعہ پر ۵ روپیہ اشاعت اسلام کے لئے دینے کا وعدہ کیا تھا۔ جو وصول ہو چکے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ چوہدری صاحب موصوف کی توجہ مذکورہ بالا مدات کے چندوں کی طرف مبذول کی جاتی ہے ؏

## بستی دریام کملانہ

عام ۷/۵۱ - جلسہ ۹/۲۷ - خاص ۷/۲۷ ؁ سیکرٹری مال مہر سمند صاحب ہیں۔ جو بااثر اور بارسوخ انسان ہیں۔ اس کے علاوہ مالی کام بھی اچھا کرنے والے ہیں۔ گذشتہ سال آپ نے چندوں کے وصول کرنے میں خاص توجہ اور محنت سے کام کیا تھا۔ اس سال امیر جماعت حاجی محمد صاحب کی خدمت میں متعدد یاددہانی کی ہے۔ مگر جواب کا انتظار رہی رہا ہے۔ میں اس کے ذریعہ جہاں امیر جماعت کو متوجہ کرتا ہوں وہاں جناب مہر سمند صاحب سے بھی التماس کرتا ہوں۔ کہ آپ مثل سال گذشتہ خاص توجہ فرما کر مشکور فرماویں

## لاہور

عام ۵۵۸۳/۶۰۰۰ - جلسہ ۹۲۳/۱۵۰۰ - خاص ۱۴۲/۲۴۵ - لاہور کی وسیع جماعت میں وصولی چندہ کیلئے

محلہ وار حلقے مقرر تھے۔ لیکن انتظام کو زیادہ مفید بنانے کے لئے حلقہ دار وصول شدہ رقم کو براہ راست قادیان بھیجنے کی اجازت دی گئی۔ ان حلقوں کا علیحدہ علیحدہ کھاتہ کھولا گیا لیکن اس انتظام میں مقامی عہدہ داروں کو جماعت کے مقامی نظام میں ضعف اور انتظام میں کمزوری محسوس ہوئی۔ اور چندہ کی بے قاعدگی کی اصلاح میں بوجہ حلقوں کے براہ راست تعلق رکھنے کے وہ جیسا کہ چاہیئے حصہ نہیں لے سکے۔ اس لئے اب اس سال تمام حلقوں کا مجموعی بجٹ چندہ عام ۶۰۰۰ اور چندہ خاص ۲۴۵ - چندہ جلسہ سالانہ ۱۵۰۰/- مقرر کیا گیا ہے۔ جو چندہ بجٹ کے بالمقابل دکھایا ہے وہ سب حلقوں سے آئے ہوئے چندوں کی میزان ہے۔ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ حلقوں کی کارگذاری کے متعلق کچھ نوٹ کر دیا جائے۔ چنانچہ لکھا جاتا ہے۔ کہ ان حلقوں میں جن احباب نے کام کیا ہے۔ ان میں سب سے پہلے بابو غلام محمد صاحب فورمین کا نام لکھتا ہوں۔ جنہوں نے ایک سخت مشکل حلقہ میں نہایت محنت سر دردی اور جفاکشی سے لگاتار کام کیا ہے۔ اور بالکل اسکی پرواہ نہیں کی۔ کہ ان کو کہاں تک کامیابی ہوئی ہے۔ مگر باوجود ان کی کوشش کے افسوس ہے۔ کہ ان کے حلقہ دہلی دروازہ میں کثرت سے دوست ایسے ہیں۔ جن کے چندے باقاعدہ نہیں ہیں۔ اور گو عام قاعدہ یہ ہے۔ کہ وصولی کی بیقاعدگی وصول کرنے والوں کی کوشش کے مطابق کم یا زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن یہ قاعدہ ان کے حلقہ پر چسپاں نہیں ہے۔ انہوں نے بہت کوشش کی ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ کام خاطر خواہ نہیں ہو سکا۔ حالانکہ میاں معراج الدین صاحب عمر جیسے خیرخواہ سلسلہ اسی حلقہ میں تشریف فرما ہیں۔ جنہوں نے چندہ خاص کے جاری رکھنے کے لئے خاص طور پر مجلس مشاورت میں زور دیا تھا۔ کوئی وجہ نہیں کہ وہ اپنے محلہ میں بھی اس کی تحریک نہ فرمائیں ؏

حلقہ بھاٹی دروازہ میں جس قدر احباب ہیں۔ ان کی تعداد زیادہ نہیں ہے۔ مگر بابو وزیر محمد صاحب اور حکیم سراج الدین صاحب کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ کہ چندہ کے معاملہ میں خاص طور پر باقاعدگی ہے۔ حلقہ گنج میں مستری حسن الدین صاحب اور سول لائن میں بابو محمد امین صاحب اور مزنگ میں چوہدری عبد الجلیل صاحب و مرزا اصغر رضا صاحب و محمد یوسف صاحب۔ مرزا قدرت اللہ صاحب دہلی دروازہ میں کی سعی خاص قابل ذکر ہے۔ چندہ جلسہ سالانہ کے لئے میں نے جناب حکیم محمد حسین صاحب قریشی کی خدمت میں ایک خط لکھا تھا۔ کہ وہ احباب کو ان کے فرض کی طرف توجہ دلانے میں عہدہ داران کی امداد فرمائیں۔ چنانچہ کئی روز تک برابر کام کیا۔ اور پہلی قسط ۵۳۵/- کی ارسال فرمائی۔ امید ہے۔ کہ وہ آئندہ بھی اپنی توجہ کو اس ضروری کام کی طرف مبذول رکھیں گے۔ امید ہے۔ کہ امیر جناب چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب اور نائب امیر جناب سید دلاور شاہ صاحب اس وقت کی کمی پورا کرنے کے لئے خاص انتظام فرماویں گے۔ کہ آخر سال تک سب بجٹ پورے ہو جائیں ؏

لجنہ اماء اللہ لاہور کی سیکرٹری صاحبہ مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ نے جلسہ سالانہ کے چندہ کے لئے خاص کوشش فرمائی ہے۔ امید ہے۔ کہ وہ دوسرے چندوں کی طرف بھی توجہ فرمائیں گی ؏

طلباء کالجیٹ کے لئے چندہ جلسہ سالانہ کی رقم ۳۰۰/- مقرر تھی۔ لیکن سیکرٹری صاحب انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن فرماتے ہیں۔ کہ بوجہ امتحان کے اس تحریک کو طلباء میں وقت پر پیش نہیں کر سکے لیکن پھر بھی چوہدری غلام احمد صاحب بی۔ اے نے پچاس طلباء سے ۹۱ کے وعدے لئے۔ اور ۷۳ نقد ارسال کئے ہیں۔ ان کا خیال ہے۔ کہ بقیہ طلباء بھی اگر اسی طرح حصہ لیں تو کل رقم ۳۸۰/- تک پہنچ سکتی ہے خاندان نبوت سے تعلق رکھنے والے ہوسٹل میں میاں صاحبان نے اس چندہ میں خاص طور پر اعلیٰ نمونہ دکھایا ہے ؏

## چک نمبر ۶ علی پور

عام ۸۹/۱۶۹ - خاص ۷/۲۴ - جلسہ ۲۳/۴۵ ؁ فصل خریف کا واجب الوصول ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ چندہ فصل خریف وصول ہونے پر بجٹ پورا ہو جاوے گا۔ اور خاص کی کمی بھی نہ رہے گی۔ چوہدری محمد الدین صاحب کی چندوں میں کوشش قابل شکریہ ہے ؏

## کوٹ رادھاکشن

جماعت کوٹ رادھاکشن سے اس سال میں نہ چندہ عام و نہ خاص نہ جلسہ آیا ہے۔ اگرچہ جماعت دو ہی احباب کی ہے۔ لیکن تاہم بھی میاں عزیز الدین صاحب کو چندہ ارسال کرنا چاہیئے تھا۔ اب بھی قبل

ختم سال چندہ ہر سہ مدات ارسال فرماویں ؏

## بھیمہ

عام [illegible] - جلسہ [illegible] - خاص ۵ - میاں نبی بخش صاحب سیکرٹری مال کوشش سے کام سرانجام دیتے ہیں - چندہ عام تو بہت اچھا آیا ہے - امید ہے - کہ بجٹ نہ صرف پورا ہوگا - بلکہ اس سے زیادہ ارسال کرینگے - لیکن چندہ جلسہ سالانہ - چندہ خاص کے بجٹ ان کی توجہ کے محتاج ہیں - توجہ فرما کر ان مدات کی کمی بجٹ کو آخیر سال تک پورا فرماویں ؏

## گجرات

عام [illegible] - جلسہ [illegible] - خاص [illegible] - مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری و منشی محمد الدین صاحب نے اس جماعت کا معائنہ کیا - مولوی صاحب نے جمعہ کے دن خطبہ میں انفاق فی سبیل اللہ پر تقریر کرتے ہوئے چندوں کے بقائے فی الفور ادا کرنے کی تحریک کی - اور بعد جمعہ ملک برکت علی جنرل سیکرٹری - چوہدری شاہ محمد صاحب سب انسپکٹر پولیس - مرزا اکرم بیگ صاحب محصل و عزیز بشیر احمد ابن امیر جماعت کا ایک وفد بنایا گیا - جو انسپکٹروں کے ساتھ رات ۱۱ بجے تک سخت سردی میں خدمت سلسلہ کے لئے پھرتا رہا - اور دوسرے دن ۱۱ بجے کام کیا - اس کا نتیجہ یہ کہ احباب گوجرات نے نہ صرف چندہ عام - خاص - جلسہ سالانہ کے بقائے ادا کئے بلکہ دوستوں نے سلسلہ کی ضروریات کو مقدم کرتے ہوئے چندہ ماہ دسمبر بھی پیشگی ادا کر دیا - جزاہم اللہ احسن الجزاء ؏

محاسب صاحب محنت اور توجہ سے کام کرتے ہیں - اور مرزا اکرم بیگ صاحب محصل بھی اپنا فرض منصبی ادا کرتے ہیں - چوہدری بشیر احمد صاحب ابن امیر جماعت نے چندہ کے وصول کرانے میں سرگرم کوشش کی ہے - بیت المال ان احباب کی کوششوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے حضرت اقدس کے حضور میں ان احباب کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے ؏

## شیخ پور

عام [illegible] - جلسہ [illegible] - خاص [illegible] - اس جماعت کے اصل روح رواں میاں میراں بخش صاحب رئیس ہیں - جو حقیقت میں فدائے سلسلہ ہیں - مرکز کی ہر ایک تحریک میں نہ صرف خود سب سے بڑھکر حصہ لیتے ہیں - بلکہ دوسروں سے بھی باقاعدہ لینے میں کوشاں رہتے ہیں - یہی وجہ ہے - کہ ان کے بجٹ ہر سہ مدات کے قریباً پورے ہیں - جو کمی برائے نام ہے - وہ نہ صرف پوری ہو گی - بلکہ اصل بجٹ سے چندہ زیادہ داخل ہو جاویگا - اس کے محاسب منشی غلام محمد صاحب بھی ان کے رنگ میں رنگین ہیں - ان احباب کا اور جماعت شیخ پور کا بیت المال شکریہ ادا کرتے ہوئے حضرت کے حضور میں دعا کی درخواست کرتا ہے ؏

## فتح پور

عام [illegible] - جلسہ [illegible] - خاص [illegible] - منشی عبد الکریم صاحب سیکرٹری مال کام کرتے ہیں - تعجب یہ ہے - کہ اس جماعت نے باوجود حضرت اقدس کا ارشاد پہنچنے کے چندہ جلسہ سالانہ پورا نہیں کیا ہے - بااثر احباب سید زین العابدین اور سید محمد شاہ صاحب کو خاص توجہ حضرت کے حکم کی تعمیل میں کرنی چاہیئے - چندہ جلسہ سالانہ کے علاوہ چندہ خاص و عام بھی حسب الحکم حضرت ارسال کرنے کی کوشش کریں - مناسب ہے کہ یہ بااثر احباب مل کر ایک وفد بنا دیں - تاکہ چندہ وصول ہو وے ؏

## دھیر کے کلاں

عام [illegible] - جلسہ [illegible] - خاص [illegible] - حافظ غلام محمد صاحب کی کوششوں کا نتیجہ ہے - کہ ہر سہ مدات کے بجٹ پورے ہیں - آپ مالی کام میں پوری کوشش کرنے والے ہیں - اور یہ بھی کوشش کرتے ہیں - کہ چندہ وصول شدہ بروقت مرکز میں داخل ہو جاوے - بیت المال ان کی کوشش کا مشکور ہے ؏

## شادیوال

عام [illegible] - جلسہ [illegible] - خاص [illegible] - یہ جماعت بہت کوشش اور توجہ سے کام کر رہی ہے - اور مولوی عبد الغفار صاحب اس کے سیکرٹری مال توجہ سے کام کرتے ہیں - اس جماعت کے افراد اور سیکرٹری کا خصوصیت سے شکریہ ہے ؏

## کنجاہ

عام [illegible] - جلسہ [illegible] - خاص [illegible] - شیخ عنایت اللہ صاحب سیکرٹری مال نہ صرف اپنے چندہ کو باقاعدہ ادا کرتے ہیں - بلکہ دوسرے احباب سے بھی تن دہی سے وصول کرتے ہیں - اس جماعت کے افراد اکثر باہر تجارت پر رہتے ہیں - جو براہ راست چندہ ارسال کرتے ہیں ؏

## گوبیگی

عام [illegible] - جلسہ [illegible] - خاص [illegible] - پیر بشیر احمد صاحب سیکرٹری مال نے مولانا مولوی امام الدین صاحب ابو المکمل کے دار الامان تشریف لانے کے بعد مال کا چارج اپنے ہاتھ میں لیا ہے - آپ نے مالی کام کو نہایت اچھی طرح سے سرانجام دیا ہے - چنانچہ چندہ خاص مقررہ رقم سے تین گنا کیا ہے - اور جلسہ سالانہ بھی زیادہ ہے - اور چندہ عام میں پہلے بجٹ کا ارسال ہے - آپ مالی کام کو نہایت تندہی سے اور کوشش سے پورا کرنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں - اور احباب سے چندے ان کی فصلوں کے وقت ہی وصول کیا کرتے ہیں - یہی وجہ ہے - کہ ہر ایک مد کے چندہ میں بیشی نظر آتی ہے - میں پیر صاحب کی سعی اور کوشش کا دل سے قدردان ہوں - حضرت کے حضور میں پیر صاحب اور جماعت گوبیگی کے احباب کیلئے دعا کی درخواست کرتا ہوں ؏

## جسو کے سدوکے

عام [illegible] - جلسہ [illegible] - خاص [illegible] - اصل میں یہ دو جماعتیں ہیں - جو اس سال سے الگ کام کرتی ہیں اس سال میں اس جماعت کا کھاتہ ایک ہی ہے - آئندہ سال الگ الگ کر دیا جائیگا - دونوں جماعتوں کے سیکرٹری مال خوب تن دہی سے کام کر رہے ہیں ؏

## لنگے

عام [illegible] - جلسہ [illegible] - خاص [illegible] - وصول شدہ چندہ فصل ربیع کا ہے - جو قریشی امیر احمد صاحب محصل نے جا کر وصول کیا تھا - اور ان کے ساتھ چوہدری خان محمد و حافظ سراج الدین - چوہدری غلام حیدر صاحب چوہدری سہتا صاحبان نے اپنے چندے بانشرح سب پہلے ادا کر کے دوسروں کے لئے عملی نمونہ پیش کر کے وفد کی صورت میں چندہ وصول کیا - جزاہم اللہ احسن الجزاء ؏

فصل خریف کے چندے کے وصول ہونے پر امید ہے - کہ نہ صرف مدات کی کمی پوری ہو گی - بلکہ اصل بجٹ سے زیادہ ہو جاویگا ؏

## چک سکندر

عام [illegible] - جلسہ [illegible] - خاص [illegible] - چوہدری عبد المالک صاحب سیکرٹری مال بڑی تن دہی سے کام کرتے ہیں - اور مالی کام کو اپنا ذاتی سمجھ کر کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں ہونے دیتے - بیت المال ان کی کوششوں کا شکریہ ادا کرتا ہے - چوہدری صاحب کے ساتھ میاں محمد عظیم و میاں محمد بھنڈ اور چوہدری سلطان علی صاحب بھی چندوں کے وصول کرنے میں خاص امداد دیتے ہیں ؏

## جلال پور جٹاں

عام [illegible] - جلسہ [illegible] - خاص [illegible] - اس جماعت میں صرف مولوی فتح الدین صاحب اور میاں محمد صدیق صاحب ہیں - چندوں کی طرف توجہ کی ضرورت ہے ؏

## کڑیانوالہ

عام [illegible] - جلسہ [illegible] - خاص [illegible] - اس جماعت کے سیکرٹری شیخ محمد اسمعیل صاحب ہیں - جنہوں نے گذشتہ سنین میں بہت اچھا کام کیا ہے - اور اس سال بوجہ آپس میں مقدمہ بازی اور خانگی رنجشوں کے چندوں میں کمی واقع ہوئی - اور یہ کمی بھی نمایاں طور پر ہے ؏

## گوٹریالہ

عام [illegible] - جلسہ [illegible] - خاص [illegible] - منشی سلطان عالم صاحب مدرس گو اس جگہ سے تبدیل ہو چکے لیکن بسبب قرب کی تبدیلی کے اپنے چندوں کو باقاعدہ ادا کرنے کے ماسوائے احباب گوٹریالہ سے چندہ لینے کی خاص توجہ رکھیں - کیونکہ ان احباب سے وصولی آپ کے ذریعہ ہی ہو سکتی ہے ؏

## بھبوا

عام ۲۱/۳۰ - جلسہ ۵/۰ - خاص ۰/۰ + مولوی علم الدین صاحب سیکرٹری ہیں - اپنی طرف سے حتی الوسع اچھا کام کرتے ہیں - اس امر کو ذہن نشین رکھنا چاہیئے - کہ چندہ کا روپیہ کسی کے ہاتھ نہیں بھیجنا چاہیئے - بلکہ بذریعہ ڈاک ارسال کیا جاوے - کیونکہ بغیر ڈاک کے روپیہ کا راستہ میں گم ہونے کا خطرہ ہے - چندہ عام اور چندہ خاص کی کمی کو پورا کرنے کی پوری سعی فرماویں *

## کھاریاں

عام ۳۵۹/۲۸۴ جلسہ ۱۴/۱۲ - خاص ۵۸/۱۲ + امیر جماعت مولوی فضل الدین صاحب کے ماتحت چوہدری فضل الٰہی صاحب سیکرٹری مال کا کام کرتے ہیں - آپ میں یہ خوبی ہے - کہ اپنا چندہ خود سب سے پہلے پیش کر کے احباب میں تحریک کرتے ہیں - اور وصولی چندہ کے ہر ممکن ذرایعہ کو عمل میں لاتے ہیں - چنانچہ جب ان کو معلوم ہوا - کہ چندہ مفصلانہ وصول ہونے میں دیر ہو گئی ہے - تو انہوں نے مولوی فضل الدین امیر جماعت کے ماتحت ایک وفد جس میں چوہدری محمد خاں نمبردار - چوہدری سلطان احمد صاحب نمبردار - چوہدری حسن خاں صاحب عرائض نویس کا تیار کیا - اور محصل قریشی امیر احمد صاحب کے جانے پر وصولی کا انتظام کیا - اور رقوم احباب سے وصول کیں - یہی سبب ہے - کہ ان کے چندے سب مدات کے قریباً پورے نظر آ رہے ہیں *

## لالہ موسیٰ

عام ۳۲۸/۴۲۲ - جلسہ ۹/۱۲ - خاص ۳/۴۲ - سیکرٹری مال ماسٹر غلام رسول صاحب اطلاع دیتے ہیں - کہ مولوی عبدالعزیز صاحب - میاں فضل الٰہی صاحب اور خاکسار نے اپنا چندہ جلسہ سالانہ ڈیوڑھا کر دیا -

## تہال

عام ۱۲/۱۲ - جلسہ ۰/۳ - خاص ۳۲/۲ + منشی محمد الدین صاحب مدرس تہال اس جماعت کے روح رواں ہیں - آپ تہال کے دیہات سے بھی دورہ کر کے چندہ وصول کرتے ہیں - اور نہایت کوشش سے روپیہ بر وقت ارسال کرتے ہیں - امید ہے - کہ چندہ عام کی کمی کو سال کے اخیر تک پورا کر دینگے *

## ککرالی

عام ۰/۰ - جلسہ ۰/۰ - خاص ۰/۱۵ + سیکرٹری مال رحمت اللہ خاں صاحب مدرس رپورٹ کرتے ہیں کہ میں ایک ہندو کی شرارت سے ایک سخت مصیبت میں مبتلا ہوں - اور اب بھی ہوں - اس وجہ سے چندہ عام وغیرہ پورا وصول نہیں کر سکا - لیکن تاہم بھی میں سلسلہ کے اس اہم فرض سے غافل نہیں رہا - میں جلسہ کے ایام میں ۔۔۔ چندہ عام اور ۔۔۔ چندہ سالانہ داخل کروں گا - رقم کا انتظار ہے *

## پوڑانوالہ اسمٰعیل

عام ۱۰/۹ - جلسہ ۵/۱۱ - خاص ۲۲/۲۲ - اس جماعت کے ممبران نے یعنی اسمٰعیلیہ اور پوڑانوالہ نے یہ دستور بنا رکھا ہے - کہ اپنے چندے کی رقوم باشرح سب سے پہلے اپنے کھلیانوں ہی سے علیحدہ کر کے غلہ گھر لے جاتے ہیں - اور چوہدری محمد ابراہیم صاحب اسماعیلیہ اس جماعت کے سیکرٹری مال ہیں - جنہوں نے یہ دستور تمام جماعت میں رائج کر رکھا ہے - یہی وجہ ہے - کہ ان کے چندے ہر سہ مدات کے پورے وصول ہیں - اگر زمیندار جماعتیں اس جماعت کے نقش قدم پر چلیں - تو نہ صرف ان کے چندے ہی بروقت وصول ہوں - بلکہ وہ جماعتیں اللہ تعالےٰ کے دین کی اشاعت کر کے اپنے اموال کو خوب بڑھالیں - کیونکہ خدا کسی کے احسان اپنے ذمہ نہیں رکھتا *

## گگھیڑ

عام ۵/۹ - جلسہ ۲۳/۲۵ - ۰/۰ + سید فاضل شاہ صاحب کا ہی خاندان ہے - آپ سب سے پہلے پنشن کے ملنے پر چندہ کا روپیہ نکال کر منی آرڈر کرتے ہیں - بعد میں بقیہ رقم گھر لے جاتے ہیں - نہایت باقاعدگی سے چندہ ادا فرماتے ہیں *

## جوڑہ کرنانہ

عام ۲۵/۳۴ - جلسہ ۲/۵ - خاص ۰/۰ + سردار محمد علی صاحب سے التماس ہے - کہ ان مدات کے بقیہ چندے براہ کرم پورے کر کے مشکور فرماویں *

## کھوکھر

عام ۱۸۳/۲۵۰ - جلسہ ۳۵/۳۵ - خاص ۵/۱۵ - چوہدری میاں خاں صاحب سیکرٹری مال اور چوہدری سلطان علی صاحب ذیلدار اپنی جماعت میں توجہ سے کام کرتے ہیں - چندہ عام کی کمی فصل خریف کے چندے سے انشاء اللہ تعالےٰ پوری ہو جاویگی *

## نسووالی

عام ۳۳/۲۴ - جلسہ ۰/۵ - خاص ۰/۱ + اس جماعت کے روح رواں مرزا بہادر بیگ صاحب ہیں . . . . . . . . . باوجود اپنی مالی مشکلات کے انہوں نے چندہ جلسہ سالانہ اپنی گرہ سے ادا کیا - اور باقی مدات کا چندہ بھی پورا ہے - اللہ تعالےٰ ان کے اموال میں برکت عطا فرماوے *

## ڈنگہ

عام ۱۹۳/۲۷۹ - جلسہ ۰/۳ - خاص ۳۴/۴۲ + حافظ احمد الدین ڈنگوی اس جماعت کے روح رواں ہیں - جن کو مالی کام کے ساتھ ایک خاص دلی ہے - جب سال کا آخیر آتا ہے - تو بجٹ میں جس قدر کمی ہو - اسے اپنے پاس سے پورا کرنا اپنا فرض خیال کرتے ہیں - اور مرکزی تحریک میں بھی نہ صرف خود باقاعدہ اور باشرح حصہ لیتے ہیں - بلکہ دوسرے احباب سے بھی پوری مستعدی اور سعی سے وصول کیا کرتے ہیں - بیت المال حافظ صاحب کی کوششوں کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتا ہے *

## ہیلاں رجوعہ

عام ۵/۴ - جلسہ ۱۵/۱۵ - خاص ۰/۵ + جماعت ہیلاں رجوعہ کے سیکرٹری مال چوہدری بڈھا صاحب ساکن رجوعہ ہیں - جو ایک سلسلہ کے مخلص اور کارکن دوست ہیں - آپ نے حضرت کا ارشاد چندہ جلسہ سالانہ وعام وغیرہ سنکر فوراً اپنے پاس سے چندہ جلسہ سالانہ ۔۔۔ ارسال کیا - تاکہ حضور کے ارشاد کی تعمیل ہو جاوے - بعض احباب چلے جانے اور فوت ہو جانے کے سبب بجٹ چندہ عام بجائے ۔/۰۰ ہے کے ۔/۱۴۰ رہ گیا ہے - جس میں سے ۔/۷۵ وصول ہیں - باقی رقم بجٹ کی امید ہے - کہ فصل خریف سے پوری کر دینگے *

## مونگ

عام ۲۱۶/۲۲۹ - جلسہ ۱۲/۲ - خاص ۶۱/۳۲ + سیکرٹری مال سید حیدر شاہ صاحب خاص شکریہ کے مستحق ہیں - کیونکہ آپ چندوں کے پورا کرنے میں کوشاں رہنے والے ہیں - ہر سہ مدات کے چندوں میں جو کمی ہے - وہ سید صاحب پوری نہیں کرینگے - بلکہ بجٹ سے زیادہ کرینگے - میاں احمد الدین صاحب بھی چندوں کے وصول کرانے میں خاص امداد کرتے رہتے ہیں - اور یہ خود بھی سب سے پہلے اپنا چندہ باشرح ادا کر کے عملی تحریک احباب میں کرتے ہیں *

## سعد اللہ پور

عام ۱۲/۱۸۰ - جلسہ ۲/۵ - خاص ۲۳/۲۵ + مولوی غلام علی صاحب اس جماعت کے واسطے نمونہ ہیں - موصوف اپنے چندوں کو سب سے پہلے ادا فرما کر عملی نمونہ پیش کرتے ہیں - جلسہ سالانہ کا چندہ تو مقررہ سے ۲ گنا ہے - اور چندہ خاص پورا - چندہ عام کی کمی جو ہے - وہ نہ صرف سال کے آخیر تک پوری ہو گی - بلکہ توقع ہے - کہ مولوی صاحب زیادہ فرما دینگے *

## بارہ موسیٰ

عام ۳۰/۱۰۵ - جلسہ ۰/۹ - خاص ۰/۲ + میاں اللہ دین صاحب سیکرٹری مال ہیں - جماعت نئی بنی ہے - چندوں کی طرف خاص توجہ رکھنی چاہیئے *

(باقی دارد)

## بے نظیر طبی کتابیں

یہ معلومات علم طب میں بیا انمول موتی ہیں۔ جسے درکار ہوں۔ وہ کوڑیوں کے مول منگوالے انیسویں صدی کی دو بےنظیر طبی کتابیں مؤلفہ جناب حکیم محمد سعید صاحب چودھری نائب صدر انجمن ترقی اردو مدراس کلیات طب جدید ۲۲۶ صفحے قیمت ۲؍ روپیہ تحقیقات نسیم حصہ اول ۴۶۲ صفحے قیمت عہ پر دو کے ایک ساتھ خریدار کو ۲؍ روپیہ محصولڈاک ہر حالت میں علاوہ۔ بڑے بڑے طبیبوں ڈاکٹروں علماء فضلا اور ادیبوں سے خراج تحسین حاصل کرچکی ہیں۔ طب جدید کے معلومات کا ذخیرہ میڈیکل سائنس کے اعجاز نما انکشافات کا خزینہ اور مغربی تحقیقات کا مختصر انسائیکلوپیڈیا طبیبوں اور غیر طبیبوں کیلئے یکساں مفید۔ زبان دلچسپ سلیس اور عام فہم اردو لٹریچر میں ایک جلیل القدر اضافہ قابل مطالعہ دلائق دید۔ درخواست پر پراسپکٹس مفت روانہ کیا جائیگا۔ المشتھر عبدالحمید حسن بی۔اے۔ ایل ایل بی (علیگ) سکریٹری انجمن ترقی اردو مدراس نمبر ۱۰ اقبال

## مجھے رشتہ کی ضرورت ہے

دو احمدی لڑکیوں کیلئے جو دو نیکلر مڈل پاس کرچکی ہیں۔ اور اب ٹریننگ اسکول میں داخل ہونیوالی ہیں۔ علاوہ ترجمۃ القرآن وکتب حضرت مسیح موعودؑ کے عربی۔ فارسی۔ انگریزی پڑھتی ہیں رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکے احمدی مبایع تعلیم یافتہ۔ تندرست برسر روزگار ہوں اکثر بنجاب صوبہ یوپی۔ دہلی یا قادیان کے رہنیوالے ہوں۔ لڑکیوں کی عمر ۱۸۔۱۴ سال ہے خط وکتابت بعد تصدیق مقامی سکریٹری پتہ ذیل پر ہونی چاہئے۔ بمقام تحصیل موٹھ ضلع جھیر پور (یو۔پی) محمد بشیر الدین گرداور قانونگو ؏

طب ہومیوپیتھی کی مکمل نایاب و نادر تصنیف

## "پیام صحت" رجسٹرڈ (مشتمل بر دو جلد)

جلد اول :۔ در بارہ تشریح جسم انسانی وافعال الاعضا حفظان صحت فلسفہ طب ہومیوپیتھی۔ طریق تشخیص امراض۔ طریق دواسازی وخواص الادویہ ضخامت ۹۰۰ صفحات۔ تصاویر ونقشہ جات زائد از دوصد قیمت آٹھ روپے۔ علاوہ محصولڈاک :۔ جلد دوم :۔ در بارہ علم العلاج۔ علامت واسباب مرض۔ تشریح العلامات۔ دوائیہ گری۔ وطبی لغات۔ ضخامت گیارہ سو صفحات قیمت بارہ روپیہ علاوہ محصولڈاک

رعایت :۔ ہر دو کے خریدار سے صرف اٹھارہ روپیہ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ :۔ ہومیوپیتھک میڈیکل ہال چھاؤنی فیروزپور

اخبارات کے ریویو، نامور اطبا کی رائے، مضامین مندرجہ کی تفصیل مفت طلب کریں۔

## ہومیوپیتھک علاج

کے ضرورت مند اصحاب مفصلہ ذیل پتے پر خط وکتابت کریں۔ پرانی مردانہ وزنانہ تکالیف کا نہایت احسن طریق سے بذریعہ خط وکتابت علاج ہوتا ہے۔

المشتھر :۔ ڈاکٹر محمد حسن۔ ایچ۔ ایم۔ ڈی۔ نواب گنج کانپور

## زمین سکنی وزرعی

چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے کے مکان واقع بہشتی کے قریب زمین ارزاں اور با موقعہ فروخت ہوتی ہے خط وکتابت سے فیصلہ کریں۔ نرخ فی کنال ۵۰ ہزار کنال ۱۰۰ روپے فی کنال۔ معرفت منیجر الفضل قادیان ؏

## احمدی جنتری ۱۹۳۰ء

قادر ہے وہ بارگہ جو ٹوٹا کام بنادے

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ احمدی جنتری ۳۰ء کا نہایت شاندار ایڈیشن چھپکر شائع ہوگیا۔ جس کی لکھائی چھپائی اعلیٰ۔ کاغذ نفیس۔ سرورق خوبصورت چکنے کاغذ پر رنگدار جس میں علاوہ بار مجھا ساتھ عمدہ تبلیغی دلکش مضامین درج ہیں۔ جبکہ میں نے اسکا ہدیہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کو بھیجا۔ تو حضور نے دست مبارک سے یہ لکھکر بھیجی السلام علیکم احمدی جنتری ۳۰ء ملی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے کام میں برکت دے۔ اور دوستوں کو اسکے خریدنے کی توفیق دے۔ والسلام خاکسار میرزا محمود احمد ؏ ایہا الاحباب۔ میں اس سے زیادہ کیا عرض کرسکتا ہوں قیمت فی جنتری ۴؍ ۔ رعیسائی ۸ کاپیاں ۲؍ ۔ آنہ میں پیڈ ہوسکتی ہے

خادم قدیم محمد یامین تاجر کتب قادیان ؏

اطلاع :۔ جنتری کے صفحہ ۱۳ پر نعمت اللہ خان صاحب گوہر کا مضمون ہے

## خدا کی نعمت

### نرینہ اولاد

۱۹۱۰ء میں خلیفۃ المسیح اول مولانا مولوی نورالدین صاحب نے میری شادی کرائی۔ بعدازیں میرے گھر یکے بعد دیگرے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ چونکہ مولوی صاحب تمام مخلوق کے لئے رحمت تھے۔ آپ میرے ساتھ مہربانی فرماتے۔ کیونکہ ۱۹۰۷ء سے میں نے آپکے پاس رہنا شروع کیا۔ آپ مجھے پڑھاتے اور شفقت فرماتے رہے۔ ایک روز طب کا سبق پڑھاتے ہوئے مجھ سے فرمایا "میاں بچے تمہارے گھر لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور یہ بیماری ہے۔ یہ نسخہ بنا کر استعمال کرو۔ خدا کے فضل سے لڑکے پیدا ہونگے میں۔ یہ عجیب علاج ہے" میں نے خیال نہ کیا۔ پھر میرے گھر تیسری لڑکی تولد ہوئی۔ تب میں نے آپ کی بتائی ہوئی دوائی استعمال کی۔ اس کے استعمال کے بعد میرے تین لڑکے خدا کے فضل سے ہوئے۔ میں نے اپنے کئی دوستوں کو یہ دوائی کھلائی۔ ان کے ہاں بھی اللہ تعالیٰ نے نرینہ اولاد عطا فرمائی جن دوستوں کو نرینہ اولاد کی خواہش ہو۔ یہ دوائی منگا کر استعمال کریں۔ خدا کے فضل سے نرینہ اولاد ہوگی۔ قیمت چھ روپے آٹھ آنے (علاوہ محصول)

عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان

## وصیتیں

نمبر ۳۱۰۹ :۔ میں عائشہ بی بی زوجہ حافظ باغ علی شاہ قوم سید پیشہ زمیندارا عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن معین الدین پور ڈاکخانہ خاص تحصیل گجرات ضلع گجرات پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر تینتیس روپیہ اور زیور کنٹھا طلائی ۴ تولہ۔ ڈنڈیاں طلائی ۲ تولہ۔ نتھ ۲ تولہ۔ بلاک ۱ تولہ۔ پھول طلائی ۱ تولہ۔ کل گیارہ تولہ جسکی موجودہ قیمت ۲۴۲ روپے ہوتی ہے۔ گویا کل موجودہ جائداد ۲۷۵ روپے ہے اسکے علاوہ اسوقت میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی لکھدیتی ہوں۔ کہ اگر بوقت وفات مزید جائداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم۔ ۲۹/۶/۲۹ء العبد۔ عائشہ بی بی موصیہ۔ گواہ شد حافظ باغ علی شاہ بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد کاتب الحروف سید علی اصغر شاہ سکرٹری وصایا چک ۱۱۷ جنوبی علاقہ سرگودہا۔ بھائی موصیہ بقلم خود

نمبر ۲۸۷۶ :۔ میں طالب دین ولد کرم بخش قوم ..... پیشہ کاشتکاری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷ مئی ۱۹۲۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت جائداد ایک ہزار روپیہ کی زمین گروی لی ہوئی ہے۔ لیکن میرا گذارہ اس آمدنی زمین پر نہیں ہے۔ بلکہ اور زمین برائے کاشت لی ہوئی ہے۔ جس کا نصف حصہ مالک زمین کو ادا کرتا ہوں سبہا آمد ششماہی ہوتی ہے جو قریباً ..... مانی ہے۔ کبھی کم کبھی زیادہ۔ میں تازیست اپنی ششماہی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ حصہ جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کردوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جائیگا۔ العبد۔ طالب دین موصی۔ گواہ شد۔ خیرالدین احمدی ساکن گھنوکے ججہ۔ گواہ شد :۔ حکیم محمد فیروز الدین قریشی بقلم خود۔ دستخط کاتب یعقوب خان مدرس گھنوکے ججہ بقلم خود ؏

## دال ماش کس کی ہے

۱۲ دسمبر ۲۹ء کو جو ٹرین صبح ۸ بجے قادیان سے چلی تھی اس سے امرتسر اترتے وقت کوئی دوست دال ماش ایک تھیلی میں بندھی ہوئی بھول گئے جس کی دال ماش ہو۔ وہ بذریعہ کارڈ خاکسار کو اطلاع

# ہندوستان کی خبریں!

——— دہلی۔ ۱۲ ؍جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈاکٹر مونجے فنڈ جمع کرکے گول میز کانفرنس کے سلسلہ میں ایک زبردست ڈیپوٹیشن انگلستان بھیجنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اسی غرض سے انہوں نے آل انڈیا ہندو مہاسبھا کمیٹی کا ایک اجلاس بھی مدعو کیا ہے۔

——— نئی دہلی۔ ۱۱ ؍جنوری۔ کوئٹہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ چند ایک لٹیروں نے بلوچستان کی ایک سرحدی پولیس چوکی گلستان پر حملہ کر دیا۔ اور کچھ مال واسباب اور بندوقیں اٹھا کر لے گئے۔ انہوں نے دو متصل دیہات میں غارت گری کی۔ اور جاتے ہوئے چوکی کو نذر آتش کر گئے۔

——— فیروز پور۔ ۱۰ ؍جنوری۔ موضع کانیاتی تحصیل مکتسر میں ایک شخص نے پہلی رات ہی اپنی دلہن کو گلا گھونٹ کر قتل کر دیا تفاصیل ابھی تک معلوم نہیں ہو سکیں۔

——— الہ آباد۔ ۱۲ ؍جنوری۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی میں جو اطلاعات اب تک پہونچی ہیں۔ ان سے پایا جاتا ہے۔ کہ سنٹرل اور پراونشل مجالس قانون ساز سے ۱۴۶ ارکان مستعفی ہو چکے ہیں۔ صوبہ بنگال سے ۲۷ ممبروں نے استعفے بھیجے ہیں۔

——— لاہور۔ ۱۵ ؍جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ رائے زادہ ہنسراج کے استعفا سے اسمبلی میں جو نشست خالی ہوئی ہے پنڈت مالوی اور ڈاکٹر منجی نے اس کے لئے ڈاکٹر نارنگ کو امیدوار بننے کے لئے کہا ہے۔ ڈاکٹر نارنگ ۱۸ ؍جنوری کو ڈاکٹر منجی کی کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے دہلی گئے۔

——— دہلی۔ ۱۳ ؍جنوری۔ سوراجی ارکان کے مستعفی ہو جانے پر دہلی کے سیاسی حلقوں میں اسمبلی کی آئندہ سب سے بڑی قوم پرست جماعت کے متعلق چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ بعض کا خیال ہے۔ کہ اسمبلی کی آئندہ سب سے بڑی جماعت کی رہنمائی مسٹر جناح کرینگے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے مسٹر جناح اور سر ذوالفقار علی خان کی پارٹیوں کا الحاق کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس صورت میں ان کی مجموعی قوت ۵۰ کے قریب ہو جائے گی۔

——— بنارس۔ ۱۳ ؍جنوری۔ لارڈ پیل سابق وزیر ہند آج صبح ہندو یونیورسٹی بنارس میں پہونچے۔ اور پنڈت مالویہ کے ساتھ جو آج صبح ہی کلکتہ سے واپس آئے۔ طویل گفتگو کی۔ دونوں کے درمیان سیاسیات حاضرہ پر تبادلہ خیالات ہوا ہے۔ لیکن تفصیلات معلوم نہیں ہو سکیں۔

——— مدراس۔ ۱۵ ؍جنوری۔ ویرایاڈی کے قریب چلتی گاڑی میں بارود کو آگ لگ جانے کا جو حادثہ ہوا۔ اس میں سات مسافر ہلاک اور چھ مجروح ہوئے۔ بارود کسی آتش باز نے گاڑی میں رکھا ہوا تھا۔

——— لاہور۔ ۱۶ ؍جنوری۔ آج بوقت چار بجے بعد دوپہر مسٹر لوئس ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے بھٹا چاریہ اور پی رائے کے خلاف رام گلی کے مقدمہ بم کا فیصلہ سنا دیا۔ فاضل مجسٹریٹ نے فیصلہ سناتے ہوئے کہا۔ میں ہر دو کو سات سات سال قید بامشقت کی سزا دیتا ہوں۔

——— احمد آباد۔ ۱۶ ؍جنوری۔ مسٹر گاندھی نے ۲۶ ؍جنوری کو کامل آزادی کا دن منانے کی اپیل کی ہے۔ جس میں کہا ہے۔ کہ اس روز کانگریس کے مقاصد کی تعمیل میں ہر شہر اور ہر قریہ میں ان کے ہم خیال کچھ تعمیری کام مثلاً چرخہ کاتنا۔ اچھوتوں کی خدمت۔ ہندو مسلم اتحاد کی کوشش اور مسکرات کے خلاف وعظ وغیرہ کریں۔

——— نیو دہلی۔ ۱۶ ؍جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اسمبلی کی مدت عمر میں ۱۲ ؍جولائی ۱۹۳۰ء تک توسیع کر دی گئی ہے۔ اس لئے موسم خزاں کا اجلاس جو ماہ ستمبر میں ہوتا تھا۔ اس سال ماہ جون و جولائی میں ہوگا۔

——— پنڈت مالویہ ہندوستان کی تمام سیاسی جماعتوں کی ایک کانفرنس کرنے والے ہیں۔ تاکہ گول میز کانفرنس کی شرکت کے لئے نمائندے منتخب کریں۔

——— مدراس۔ ۱۶ ؍جنوری۔ آج صبح گورنر مدراس پر ایک خفیف عمل جراحی ہوا۔

——— ریاست نابھہ سے چھ سال قبل جن اشخاص کو جلاوطن کر دیا گیا تھا۔ ان کے متعلق حکومت نابھہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اپنی نیک چلنی کا مچلکہ دے کر واپس آ سکتے ہیں۔

——— ریاست جموں و کشمیر میں اخبار سیاست کا داخلہ مزید چھ ماہ کے لئے بند کر دیا گیا ہے۔

——— باردولی۔ ۱۴ ؍جنوری۔ سردار وبھ بھائی پٹیل نے کسانوں کو حکم دیا ہے۔ کہ آج سے حکومت کو کوئی ٹیکس یا لگان ادا نہ کیا جائے۔ سول نافرمانی شروع ہو گئی ہے۔

——— سیالکوٹ۔ ۱۶ ؍جنوری۔ سٹی کانگریس کمیٹی کا ایک وفد سردار کھڑک سنگھ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ان سے درخواست کی۔ کہ وہ یوم آزادی کی تقریب کی قیادت کریں۔ سردار صاحب نے کانگریس کی رکنیت کے فارم پر دستخط کر دیئے۔ جلسہ کی صدارت کا وعدہ بھی کر لیا ہے۔ آپ ۲۶ ؍تاریخ کو قومی جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کرینگے۔ اور جلوس کی قیادت بھی فرمائیں گے۔

——— بمبئی۔ ۱۶ ؍جنوری۔ آج لارڈ اروِن نے وادیہ ملز کا معائنہ کیا۔ اور مزدوروں کے کوارٹر ملاحظہ کئے۔ سڑک کے دونوں طرف خلقت کا کثیر ہجوم تھا۔ جس نے نہ تو خیر مقدم کیا۔ اور نہ نعرے بلند کئے۔ حیرت انگیز سکوت اور خاموشی طاری تھی۔

# ممالک غیر کی خبریں!

——— لندن۔ ۱۱ ؍جنوری۔ ٹائمز کا نامہ نگار مقیم دہلی رقمطراز ہے۔ کہ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اگر لاہور کانگریس کے فیصلے کے مطابق مقاومت مجہول یا معنویانہ تقاریر کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ تو اسے قانون کے زور سے دبا دیا جائیگا۔

——— رائیٹر کو معلوم ہوا ہے۔ کہ مارچ کے مہینہ میں نئے انڈیا ہاؤس کی رسم افتتاح ادا کرنے کے لئے ملک معظم کو مدعو کیا جائیگا

——— نیو یارک۔ ۱۰ ؍جنوری۔ انگریزی جہاز میری کے کپتان برنجر کو مجرم قرار دیتے ہوئے۔ عدالت نے دو سو پونڈ جرمانہ اور ایک سال قید کی سزا دی۔ جہاز کے ملاحوں کو ایک ایک ماہ قید کی سزا ہوئی کیونکہ گرفتار کئے جانے کے بعد اس جہاز میں ۵۰۰ پیپے شراب پائی گئی۔

——— قاہرہ۔ ۱۱ ؍جنوری۔ مصر میں ۸ صوبوں کے گورنروں کی برطرفی کے احکام صادر کر دیئے گئے ہیں۔ ان کی جگہ حامیان وفد کا تقرر عمل میں لایا جائیگا۔

——— قاہرہ۔ ۱۱ ؍جنوری۔ آج شاہ فواد نے پرجوش مناظر کے درمیان مصر کی پارلیمنٹ کا افتتاح کیا۔ نحاس پاشا وزیر اعظم نے بادشاہ کی تقریر پڑھی۔ جس میں اس حقیقت پر خوشی کا اظہار کیا گیا۔ کہ یہ اجلاس برطانیہ اور مصر کے درمیان مفاہمت اور باآور اتحاد کے ایک دور جدید کا آغاز کرے گا۔ حکومت مصر برطانیہ کی وہ تجاویز جو مودت کی رپورٹ میں تحریر کی گئی ہیں۔ خوشی سے پارلیمنٹ میں پیش کرے گی۔

——— پیکن۔ ۱۴ ؍جنوری۔ چین کے امداد قحط زدگان کے بین الاقوامی کمیشن کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ شانسی اور شینسی کے صوبوں میں بیس لاکھ اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔ اور جون سے پہلے پہلے بیس لاکھ اور اشخاص کے ہلاک ہو جانے کا شدید خطرہ ہے۔ وجہ یہ ہے۔ کہ ۱۹۲۶ء سے فصلیں تباہ ہو رہی ہیں۔ شدید اور ناقابل برداشت سردی پڑ رہی ہے۔ باربرداری کے سامان کی قلت ہے۔ کیونکہ قحط زدہ باشندے گاڑیاں توڑ کر ایندھن کی جگہ جلاتے اور حیوانوں کو کھاتے ہیں نیز ان پر فوجوں کا بوجھ ہے۔ اور بدنظمی کا دور دورہ ہے۔

——— رگبی۔ ۱۴ ؍جنوری۔ سینٹ جبی کے قریب ایک برطانوی فوجی جہاز طوفان میں پھنس کر غرق ہو گیا۔ اور تین افسر اور بیس بحری سپاہی ضائع ہو گئے۔ نیز خشکی پر بھی تیرہ آدمی ہلاک ہوئے۔

——— اسٹنٹ واقعہ انگلستان سے ۳۰ میل شمال کی جانب طوفان باد کی وجہ سے ایک برطانی جہاز غرق ہو گیا۔ ۲۳ آدمی غرق ہو گئے پانچ بچا لئے گئے۔

——— مسٹر لائیڈ جارج ڈیلی میل میں لکھتے ہیں۔ کہ ہندوستان میں خلاف ورزی قانون کی جو تحریک شروع ہونے والی ہے۔ وہ ناقابل برداشت

(عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)